وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

البیّنات

اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنھوں نے اللہ کے واضح احکام
کے باوجود اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے

قرآنِ حکیم ۳ : ۱۱

فہرست مضامین

فہرست مضامین

متفرقات

۶
اجتماعیات

الاصباح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ؕ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ

مسلمانوں کی شخصی واجتماعی پستی اور کمزوری کے اسباب و علل مدبرین عالم کے نزدیک جو کچھ ہیں ان کا حصر مجملاً چند ہی لفظوں میں کیا جا سکتا ہے اور وہ "عالم آرا کتاب ہدایت" کا ترک ہے سلطنت عباسیہ کی تباہی، حکومت امویہ اندلس

متفرقات

یگانگت ہے۔ مرکزِ اجتماعی کی تعیین اور ملتِ انسانیت کی تشکیل
کے لئے جس طرح وحدتِ ایمانی اور وحدتِ عملی کے عناصر ضروری
ہیں۔ اُسی طرح وحدتِ لسانی بھی لابدی ہے۔ ایک عالمگیر مذہب
کے لئے جس کے افراد ترک، ایرانی، المانی، یورپی، امریکی
اور ہندی مختلف زبان اور ملک کے ہوں، کیا اس کی ضرورت
نہیں کہ عقائد و اعمال میں وحدت و یکسانیت کے علاوہ زبان میں بھی
ہو؟ تاکہ دنیا کے مختلف رنگ، نسل اور مرز و بوم کے باشندے
رسمی وطنیت کے اعتبار سے کسی زبان کے بولنے والے ہوں،
ایک مشترک زبان بھی جانتے ہوں جس کی بدولت وہ ایک عالمگیر
انسانی قبیلہ میں رکنِ مفید کی حیثیت سے شرکت کر سکیں۔

فرض کیجئے کہ آج دنیا کے مسلمانوں کا ایک مرکزی اجتماع
ہو۔ اس میں چینی، ترک، ایرانی، ہندی، عرب، افریقی،
المانی غرض سطحِ ارضی کے مختلف خطوں کے مسلمان جمع ہوں۔

کی بربادی ان کے علاوہ فاطمیہ، سلجوقیہ، ترکیہ، غزنویہ اور تیموریہ حکومتوں کا بساطِ عالم سے ایک ایک کرکے اُٹھ جانا نتیجہ ہے اسی کتابِ الٰہی کو معناً وعملاً چھوڑ دینے کا۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا	اور رسول کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اِس قرآن کو ترک کر دیا۔

یہ موقع نہیں کہ تاریخی شواہد اس حقیقت کے اثبات میں پیش کئے جا سکیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء کا دقیقہ رس اور حقائق آشنا طبقہ، جو گو چند ہی نفوس پر مشتمل ہے، اس کا معترف کر چکا ہے۔ اور اس نے اپنی علمی کوششوں کا مرکز معارفِ قرآنی کی نشر و اشاعت کو قرار دے لیا ہے۔

اسلام کا عظیم الشّان نظریہ عالم گیر وحدت اور جہان آرا

وَّمُسْلِمَۃٍ میں العلم کے معنی امتدادِ زمانہ سے آج بدل گئے ہوں تو اور بات ہے ورنہ العلم میں ال تعریفی و تخصیصی سے واضح طور پر مستنبط ہوتا ہے کہ یہ وہی العلم ہے جو قرآن حکیم میں کئی مقامات پر وارد ہوا ہے۔ مثلاً

۱ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ (آل عمران - ع۲)	۱- اہل کتاب نے جو علم و حکمت ملنے کے باوجود اختلاف کیا اس کی وجہ ان کے آپس کی ضد اور سرکشی تھی۔
۲ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (الرعد - ع۵)	۲- اور اس طرح ہم نے عربی زبان میں علم و حکمت کی کتاب نازل کی، اگر تو نے اس علم کی موجودگی میں ان (گمراہوں) کی خواہشات کا خیال کیا تو یاد رکھنا کوئی مددگار اور بچانے والا نہ ہوگا۔

وہاں اصلاحِ تمدن و معاشرت کے مسائل درپیش ہوں، وقتی ضروریات سے سب کو روشناس کرنا ہو، زمانہ کے حوادث اور خطرات کے مردانہ وار مقابلہ کے لئے تحریض و تحریک مقصود ہو، دل کی بیماریوں کے اسباب و علاج بتانے ہوں، تو اِن مختلف زبان جاننے والے مسلمانوں کی اس مرکزی انجمن میں کون سی زبان استعمال کی جائے کہ سب سمجھ سکیں؟ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے حج بھی ایک رُکن ہے، جس سے مقصدِ اعظم دُنیا کے مسلمانوں کا سال میں ایک مرتبہ ایک مرکز پر جمع ہو کر وحدت، مواخاۃ، مساوات اور عالمگیر قومیت کے مظاہرہ کے علاوہ نظامِ عمل اور انضباطِ کار سے متعلق مشاورت بھی ہے اس کی تکمیل نہیں ہو سکتی جب تک وحدتِ لسانی کی روح افراد میں نہ ہو۔

حدیث پاک طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

تو کیا کمالاتِ انسانی کی تکمیل ہو سکے گی؟ عورت اپنا کام کرے اور مرد اپنے فرائض ادا کرے مگر دونوں العلم یعنی قانونِ الٰہی، کتابِ الٰہی، قرآنِ مقدس اور عالم آرا اصول قدرت کا علم ضرور حاصل کریں کہ اسی سے انسانیت کی تکمیل ہو گی، شخصی و تمدنی زندگی بنے گی، اور حسنِ معاشرت کی ضیا پاشی سے گھر روشن رہے گا، اور یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک عربی زبان کم از کم بقدرِ ضرورت نہ سیکھی جائے۔ جس طرح کسی مقدس فرض اور عظیم المرتبت مہم سرانجام دینے کے لئے اس کے وسائل و اسباب جو اختیار کرنے ہوتے ہیں، ان کا تقدس اور ان کی برتری بھی مسلم ہو جاتی ہے اسی طرح عربی زبان اس وجہ سے کہ اس میں اللہ کی کتاب نہ صرف عرب بلکہ دنیا کی عام ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے برتر اور مقدس ہے۔

پس اسلام میں عربی کی تحصیل ہر مسلم پر فرضِ اوّلین ہے۔

۳ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۳- بلکہ وہ آیات بینات ہیں اُن لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔

پس اَلْعِلْم سے مراد قرآنِ پاک کا علم ہے سنۃ اللہ کا علم ہے، قانونِ فطرت کا بقدرِ ضرورت علم ہے عالمگیر تمدّن و قومیّت کی بقا و تحفظ کا علم ہے۔ اور یہ اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک عربی زبان نہ سیکھی جائے۔ اس کا سیکھنا کتاب اللہ یعنی العلم سے باخبر ہونے کے لئے ہر فردِ مسلم پر فرض ہے وہ عورت ہو خواہ مرد۔ نہ یہ کہ ریاضی، منطق، فلسفہ، نجوم، طبیعیات کیمیا، نفسیات، فلاحت اور عمارت جیسے علوم کی تحصیل "غیر ضروری حد تک" مرد و عورت پر فرض ہو۔ عورت اور مرد کے دو مختلف الخواص عناصر سے پیکرِ انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ ایک دل ہے دوسرا دماغ۔ دل اور دماغ دونوں کا ایک ہی قسم کے کام پر متعین ہو جانا قانونِ فطرت کے منافی ہے۔ اور اگر ہو جائیں

سے قطع نظر آج وہ تعلیمی ادارے جہاں دینیات کا درس ہوتا ہے اور جہاں حدیث، فقہ، معانی اور منطق کی کتابیں پڑھا کر فضیلت و مولویت کی سند عطا کی جاتی ہے، وہاں بھی قرآنِ حکیم کی صحیح اور مکمل تعلیم کا کوئی مستقل اور قابلِ ذکر نظام نہیں۔ اور اگر کسی جگہ ہے تو ایسی شکل میں کہ قرآنی تعلیم کی حیثیت ضمنی اور فرعی ہو کر رہ گئی ہے۔

قریب قریب تمام مذاہب میں دُنیا و آخرت دو جدا گانہ چیزیں قرار دی گئی ہیں۔ اس لئے ان کے افراد تحصیل علوم میں مذہبیات کو دنیاوی علوم سے الگ رکھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں انسان کا ہر فعل و عمل خواہ وہ نفس و قویٰ سے متعلق ہو خواہ آفاق سے مذہب میں شامل ہے۔ اس لئے ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ کتاب الٰہی کو نصاب تعلیم میں مقدم رکھا جاتا اور دوسرے علوم کو موخّر۔

اسی کے ذریعہ سے وہ کتاب الٰہی کی مقدس تشریحات، توضیحات اور مطالب عالیہ تک پہنچ سکتا ہے اسی کے وسیلہ سے عالمگیر وحدت کی بنا قائم ہو سکتی ہے قرآن ہی سے نماز و عبادت میں روحانی لذت و کیف کا حصول ممکن ہے - قرآن ہی سے ایمان و ایقان کی باطل شکن روح پیدا ہوتی ہے - قرآن ہی سے طمانیت و مسرت کی جان فزا موجیں دل میں لہراتی ہیں - اس کے دل نشین طرز ادا وجد آفریں اسلوب بیان، کثیر المعنی اشارات، جامعیت مطالب، اعجازی توضیحات، تاریخی شواہد و نظائر اور جا بجا مظاہر فطرت کی سحر شکن تضمین سے ذہن میں وسعت، خیالات میں رفعت، فکر میں تعمق، عقل میں پرواز، جذبات میں ہیجان، بصارت میں حدت اور بصیرت میں روشنی پیدا ہوتی ہے -

---

ہماری بے حسی اور جمود کی یہ کیفیت ہے کہ سرکاری مدارس

ملتے۔ اب بالعموم جس طرح قرآن پڑھایا جاتا ہے، اس سے کیا حاصل جبکہ پورا قرآن پڑھ چکنے کے بعد بھی پڑھنے والا یہ نہیں جانتا کہ زمین و آسمان کے باعظمت شہنشاہ کا یہ قانون کن احکام پر مشتمل ہے، اس میں ترقی کی کون سی شاہراہ دکھائی گئی ہے، اقبال و ادبار دولت و مسکنت، عزت و ذلت اور رنج و مسرت کے اسباب کیا ہیں۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ (جمعہ۔ ع۲)

ان لوگوں کی مثال جن کو توریت پڑھائی گئی ہے۔ اور وہ اس پر عمل نہیں کرتے اس گدھے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں

قرآن کو فاتحہ کی مجلس اور نماز و وظائف میں پڑھ دینے سے ممکن ہے حسنِ اعتقاد کی بنا پر کچھ اجرت مل جائے۔ مگر حسنِ عمل کا ہنگامہ آفریں جذبہ اور حیاتِ طیبہ کی محشر خیز تڑپ تو قرآنِ مقدس کی معنی خیز ترتیل و تلاوت ہی سے متعلق ہے ع

ہمارے ملک میں پہلے یہ عام رسم تھی کہ بچے کی ابتدائی تعلیم مکتب میں قرانِ کریم سے ہوتی ۔ ناظرہ خوانی کے بعد یا تو حفظ کراتے یا فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھائی جاتیں یا درس نظامیہ کے نصاب کی تکمیل کرائی جاتی ۔ مگر جب سے سرکاری درس گاہیں کھل گئی ہیں تب سے اِن مکاتب کو بھی زوال ہو گیا ہے ۔ از روئے حقیقت ان مکاتب کا عدم اور وجود برابر ہے ، کیونکہ اُس وقت جو کچھ پڑھایا جاتا تھا اور اب بھی بعض مقامات پر جس طرح پڑھایا جاتا ہے شاید یہ کہنا بعید از حقیقت نہ ہو کہ غیر منتج یا زیادہ سے زیادہ بہت ہی کم نفع بخش ہے ۔ کیونکہ شاہ ولی اللہ ، شاہ عبد العزیز ، شاہ عبد الغنی مجددی ، شاہ عبد الحق ، شاہ عبد الحی علیہم الرحمۃ جیسے متبحر ، پاک طینت با اخلاص اور روشن نفس علماء کی مسندِ درس خالی ہو گئی اور آج ان کے سچے جانشین اور صحیح قائم مقام چراغِ تحقیق لے کر ڈھونڈنے سے بھی کسی گوشۂ ملک میں نہیں

اس سے یہ اعتراض رفع نہیں ہوتا۔

پس جب صورتِ حالات یہ ہو تو کھوئی ہوئی عظمت و طاقت کا حصول ایک خواب ہے اور فلاح و کامیابی سراب۔ تفوق و استیلا فریب ہے اور خوش حالی و سرسبزی وہم و خیال۔

پشت پا زن بر ہوس آنکہ ہوائے عشق کن
تا بتِ خود شکند کافر مسلماں کے شود

دورِ حاضر کے مسلماں اپنی ہستی کی بقا و تمکین کے لئے قرآنِ حکیم کو معنوی و عملی حیثیت سے طاق میں رکھ کر لاکھ جد و جہد کریں آئے دن "صدائے احتجاج" بلند کریں، تمدنی و آئینی مجالس میں علمی شان و شکوہ کی دلفریب نمائش سے ماحول میں چمکتے رہیں ادبی محفلوں میں اپنی آتش بیانی سے آگ لگا کر پروانوں کی خاکستر سے لاکھوں قلیس و فرہاد پیدا کرتے رہیں، جادو اثر تھاریہ اور جگر دوز مواعظ سے قوم کے اخلاقی و اجتماعی امراض و اسقام کے دفعیہ

خرقہ از مصحف اگر سازم مسلماں نیستم

جب تک نظامِ تعلیم تمامتر حکومت کے قبضۂ اختیار میں رہا ہمارے علمائے کرام اور جدید تعلیم یافتہ حضرات بھی یہی کہتے آئے کہ "ہم کیا کر سکتے ہیں؟" مگر اب جبکہ دس بارہ سال سے ابتدائی مدارس سے لے کر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں تک میں ہندوستان کے روشن خیال تعلیم یافتہ اصحاب کا دخل ہو گیا ہے اور نصاب کی ترتیب و تشکیل ان کے ذہن و دماغ کی مرہونِ منت ہو رہی ہے کیا حال ہے؟ - اور تو اور بدقسمتی سے آج جن مرکزی حیثیت رکھنے والے شہروں میں مسلمانوں کی اعلیٰ درسگاہیں ہیں وہاں کے پراسپکٹس اٹھا کر دیکھ جائیے نصاب میں کہیں قرآنِ حکیم کی کوئی سورت بھی ہے؟ - بیضاوی اور جلالین کے بعض حصے اگر کسی شعبۂ امتحان میں شامل ہوں، تو

کہا جا سکتا ہے۔

بابل اور نینوا میں عظیم الشان حکومت کرنے والی قوم فنا ہو گئی عاد و ثمود کی توانا اور طاقت ور قوموں کو فنا کے ہاتھ نے گہری نیند میں ہمیشہ کے لئے سلا دیا۔ نمارده و فراعنہ جیسی ہزاروں ہستیاں معدوم ہو گئیں۔ اور نہ معلوم اس سطحِ ارضی کے جہاتِ اربعہ میں کتنی قومیں آسمانِ ترقی پر پہنچ کر خاکِ مذلت پر گریں اور خاک ہو گئیں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

(انعام - ع)

اُن سے پہلے کئی زمانوں میں ایسی قومیں ہو چکی ہیں جن کو ہم نے زمین پر ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو نہیں جمایا۔ پھر ان کی بدعملی سے ہم نے ہلاک کر دیا۔

ایسا کیوں ہوا؟ ہاں! عاقل ہوتے ہوئے مجنونانہ حرکات سے ہوا فرقہ آرائی اور اختلافِ باہمی سے ہوا، اللہ کے واضح احکام

کی لاکھ تدبیریں کریں فاطرِ فطرت کا یہ غیر متبدل قانون ہے کہ جو سعی و عمل سنّۃ اللہ، فطرت اللہ یعنی قرآنِ حکیم کے مطابق نہ ہو وہ لایعنی اور غیر مثمر ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝

پوچھ! کیا ہم تم کو بتائیں کہ عمل کی رو سے بدترین خسارہ میں کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی محنت دنیاوی زندگی ہی میں بیکار محض ہوتی ہے مگر وہ خیال یہی کرتے ہیں کہ ہم بہت اچھا اور مفید کام کر رہے ہیں۔

جس طرح پانی کا پانی ہوکر سیّال نہ ہونا، اور بُو کا بُو ہو کر ہوا سے اختلاط نہ کرنا قانونِ فطرت کے منافی ہے اسی طرح سعی و عمل کا خالص ہو کر ہنگامہ آفرین اور ظلمت شکن نتائج پیدا نہ کرنا ایک ایسا نظریہ ہے جسے قطرب زدہ دماغ ہی کا تراشیدہ

یعنی زمانہ یا تاریخ قرونِ ماضیہ شاہد ہے کہ انسان خسارہ میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان و یقین کی دولت سے بہرہ مند اور اعمالِ نیک سے متمتع ہیں۔ ایک دوسرے کو سچائی اور آزادی کی صبر و استقلال کی محنت و مشقّت کی اور شدائد و تکالیف کے برداشت کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ ہم اس دورِ فلاکت میں اپنے ایمان و عمل کا احتساب قرآن کی روشنی میں کریں۔ کیونکہ جو ایمان و عمل ذلت و مسکنت اور ادبار و فلاکت کو مستلزم ہو وہ کسی طرح کتابِ ہدایت کے موافق تو نہیں ہو سکتا ؎

زایماں گر دلت آسیب می یابد بدیرش بر
کہ بر بندند حرز کفر بر بازوئے ایمانش

اس تطویل کا ماحصل یہ ہے کہ شخصی حیات و اجتماعی بقا کے لئے جو جد و جہد اور جو سعی و عمل قرآنِ حکیم کے اصول و ضوابط

اور آیاتِ بیّنات کے علی الرّغم خود ساختہ آئین و قوانین اور ذہنی پیدا وار کی اتباع سے ہوا۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۔ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ (مریم ۔ ع۴)

اُن کے بعد اُن کی جانشین ایسی نسل ہوئی جس نے نماز و عبادت کو ضائع کر دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئی ۔ اب وہ عنقریب ہلاکت میں گر جائے گی۔

اور ہاں! علم و یقین کے مقابلہ میں قیاس آرائی سے ہوا بدعملی، سستی، غیر مستقل مزاجی، کم حوصلگی اور بے ایمانی سے ہوا۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

رسالوں اور کتابوں کی اشاعت کا غیر مختتم سلسلہ جاری ہو گیا۔ بعض بعض جگہ اس کی اشاعت و تبلیغ کے لئے انجمن و ادارے بھی قائم ہو گئے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ، گو ان میں سے ہر ایک مہتم بالشّان حیثیت کا حامل سہی، بلند نظر مسلم کے نزدیک عرش مقصود کی منزل میں ایک قدم بھی نہیں۔ اس مقدس فرض کی ادا کے لئے اوّلین ضرورت اس امر کی تھی کہ کم از کم ہندوستان کے مختلف فرقوں کے اکابر علماء کا ایک مرکزی اجتماع ہوتا۔ اور اس میں باہمی مشورہ سے اس کی پاکیزہ تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کا لائحۂ عمل مرتّب کیا جاتا۔ قرآنِ کریم کے صحیح نسخہ کی طباعت و اشاعت کا ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا جاتا۔ مختلف زبانوں میں صحیح تراجم و تفاسیر کا نظام بالاتفاق منضبط کیا جاتا، اتنے بڑے ملک میں کم سے کم ایک مہتم بالشّان درسگاہ قرآنِ حکیم کی خالص تعلیم کے لئے قائم کی جاتی۔

کے تحت میں نہ ہوگی وہ غیر مثمر اور غیر منتج ہوگی، یاس انگیز اور حسرت خیز ہوگی، قوائے عملیہ و قلبیہ کو مفلوج کر دے گی۔ جس کا نتیجہ لازماً ذلاکت و ادبار کی مہیب اور ہلاکت آفریں صورت میں نمودار ہوگا۔

عہد حاضر کے بعض اکابر علماء نے اپنی پیش بیں نگاہوں سے اس تاریک مستقبل کے آثار دیکھ لئے اور فکر و تدبر سے، مقام مسرت ہے، وہ بھی اس قطعی و آخری نتیجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ اسی کتاب مقدس کے وسیلہ سے گمراہوں کی ہدایت اور روحانی و اجتماعی امراض کی شفا ممکن ہے۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ	کہہ دے کہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

چنانچہ اردو زبان میں اس کے کئی ترجمے اور کئی تفسیریں اس قلیل عرصہ میں شائع ہوئیں۔ اس کی تعلیمات و مطالب پر مختلف

مدت سے یہ خیال میرے دل میں مضطربانہ کیفیت پیدا کر رہا تھا کہ فلسفۂ الٰہی اور فلسفۂ انسانی کے اس پُر آشوب ہنگامہ میں تعلیماتِ قرآنیہ کا ایک مختصر نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص (خواہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو) جس کی عقل فطری طور پر صحیح ہو اور جس کی آنکھوں میں تعصب کا پانی نہ اُترا ہو، قرآنِ حکیم کی محکم تعلیم کا مطالعہ کر کے فیصلہ کر سکے کہ انسانیت کی تکمیل کے لئے کیا اس سے بہتر تعلیم ہو سکتی ہے؟ دنیا میں اجتماعی امن اور شخصی خوش حالی قرآنی قوانین کے بغیر ممکن بھی ہیں؟ میں نے بہت تلاش کی مگر اس قسم کی کوئی مختصر اور جامع کتاب نہیں ملی۔ ارادہ کیا کہ خود جمع کر کے کیوں نہ شائع کروں۔ مگر ایک طرف میری علمی کم مائگی اور زبانِ عربی سے محدود واقفیت تھی اور دوسری طرف زمین و آسمان کی کروڑوں دنیاؤں کے خالق اور مالک کے کلام کا ناپیدا کنار سمندر۔ عقل کہتی تھی تو تیراک نہیں، تیرے

جو فرقہ وارانہ اختلاف اور ما بہ النزاع مسائل سے یکسر خالی ہوتی۔ یہ اس لئے کہ نزاع و اختلاف اور اُن سے فرقہ آرائی ہی ہماری ہر قسم کی کمزوریوں کا سبب ہے اور اس کے دور کرنے اور متحد ہو جانے کا واحد ذریعہ قرآن ہی ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ؕ	یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے، اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے ڈرو۔
(مومنوں۔ ع۴)	

ہم بے شمار فرقوں میں متفرق و منقسم سہی مگر یہ مشترکہ خصوصیت کہ ہم میں کا ہر فرقہ اس کتاب کے منزل من اللہ اور صحیح ہونے کا یقین رکھتا ہے، سب میں پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے ہم میں ابھی وحدتِ ملیہ کا مبارک منظر دُنیا کو دکھا دینے کی فطری استعداد و صلاحیت موجود ہے۔

۲- ہر مسلمان اُردو خواں کے پاس بطور دستور العمل ہمیشہ رہے تاکہ فرصت کے اوقات میں وہ پڑھا کرے اور اُسے قرآن پاک کی تعلیم کا کچھ کچھ علم ہو جائے۔

۳- مدارس کے طلبہ جب کچھ اُردو کی کتابیں پڑھنے لگیں اور قرآن کے دو چار پارے ناظرہ پڑھ چکیں تو ان کو بطورِ درس یہ کتاب پڑھائی جائے۔ اور حفظ کرائی جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔

۴- مدارسِ دینیات کے نصاب میں شامل کر دی جائے۔

۵- تبریک، تہنیت، تعزیت، کامیابی، ناکامی، حوصلہ افزائی اور استقلال غرض ہر پیش افتادہ امر سے متعلق جب کسی کو خط لکھنے کی ضرورت ہو تو بجائے اور مضمون لکھنے کے کوئی مناسب آیت مع ترجمہ لکھ دیا کریں تاکہ تعلیماتِ قرآنیہ کی نشر و اشاعت عوام میں ہوتی رہے۔

۶- نو آموز مقررین اور انشا پرداز اپنے مضمون کو مدلل اور

بازوؤں میں اتنی قوت نہیں جو اس سمندر کی سطحی ہواؤں کا بھی مقابلہ کر سکے مگر عشق کہتا تھا اس میں فنا ہو جانا ہی "منتہائی مقصود" ہے فیصلہ عشق کے حق میں رہا ؎

ذرہ را تا نبود ہمت عالی حافظ
طالبِ چشمۂ خورشیدِ درخشاں نشود

اس کتاب میں کیا ہے؟ اس سے متعلق مجھے کچھ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہے آیندہ اوراق میں ہے۔ ہاں اسقدر ضرور کہوں گا کہ اس کی اشاعت سے مقصد دنیوی تجارت اور مالی منفعت نہیں اور نہ ہونی چاہیئے۔

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (البقرہ۔ ع۵)	میری آیات قلیل رقم کے معاوضہ میں نہ بیچو۔

حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر اسے شائع کر رہا ہوں۔

۱۔ دنیا کے سامنے "تعلیمات قرآنیہ" کا مختصر نمونہ ہو۔

کردوں کہ وہ از روئے خدمت قرآنی جلد سے جلد اس کا مطالعہ کرکے مجھے متنبہ فرمائیں۔ تاکہ بطور ضمیمہ علیحدہ شائع کردوں اور طبع ثانی کے موقع پر صحیح نسخہ کی اشاعت ہو سکے۔

وَمَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

دفتر "البیّنات" امراوتی (برار)

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ نزول قرآنی

م ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء

محمد سلیم

متین بنانے کے لئے قرآنِ حکیم کی آیات بآسانی دیکھ سکیں۔

میں حقیقتاً اس کتاب کا مرتّب نہیں کیونکہ قرآن پہلے ہی سے مرتّب ہے۔ اور اس کا مرتّب اللّٰہ ہے۔ جامع بھی نہیں، کہ یہ منتشر اور پراگندہ کب تھا۔ اسی لئے سرورق پر کچھ بھی لکھنے کی جسارت نہیں کی۔ ترجمہ سے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اس موقع پر مختلف مستند تراجم و تفاسیر اور عربی لغت کی کتابیں پیشِ نظر رہی ہیں۔ کہیں کہیں ترجمہ کی توضیح کے لئے اشارات کا بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ چونکہ میں عربی کا ادیب نہیں اور نہ سند یافتہ عالم، اس لئے ممکن ہے علمائے کرام کی نظر میں کہیں خطا اور کہیں فروگذاشت ہو، جس کے رفع و ازالہ کے لئے میں نے یہ سوچا ہے کہ چھپنے کے بعد اس کی ایک ایک جلد ملک کے اکابر علماء کے پاس بھیج کر ان سے درخواست

مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

بلحاظِ مذہب اُس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے

جو صرف اللہ ہی کے آگے جُھکتا اور نیک عمل کرتا ہے

قرآن کریم ۴ : ۱۸

بَیِّنَاتٍ وَمَا یَکْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفَاسِقُوْنَ ○

(البقرہ۔ ع۱۲)

واضح قرآنی آیات نازل کیں جن سے انکار صرف فاسق ہی کو ہوگا۔

۵ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (آل عمران ع۱۴)

۵ یہ دُنیا کے تمام انسانوں کے لئے ایک وضاحت اور تشریح ہے۔ اور متقی لوگوں کے لئے ہدایت اور نصیحت۔

۶ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ○

(النساء۔ ع۱۱)

۶ پھر کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ کہ اگر یہ اللہ کے سوا دوسرے کا کلام ہوتا تو وہ اس میں بہت سے اختلافات پاتے۔

۷ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ

۷ لوگو! تمہارے آقا کی طرف سے تمہارے پاس یہ قرآن واضح

قرآن

۱ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ (البقرہ - ع۱)	۱ یہ وہ خاص کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔
۲ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ (البقرہ - ع۱)	۲ یہ رہنمائی (کا ذریعہ) ہے متقی لوگوں کے لئے۔
۳ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرہ - ع۳)	۳ اگر تم کو اس قرآن کے متعلق جسکو ہمنے اپنے بندے پر نازل کیا ہے، شک ہے۔ تو اس کی سی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے دوسرے حمائتی لوگوں کو بھی اس کے لئے بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔
۴ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍ	۴ اور ہم نے تجھ پر صاف صاف اور

۹ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (مائدہ - ع)	۹ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کریگا وہ کافر ہے۔
۱۰ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (مائدہ - ع)	۱۰ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔
۱۱ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (مائدہ - ع)	۱۱ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کرے وہ فاسق ہے۔
۱۲ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ع (مائدہ - ع)	۱۲ اور جو یقین رکھنے والے ہیں انکے لئے اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے۔
۱۳ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ	۱۳ قرآن اس کے سوا کچھ نہیں کہ

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ○	آیا - یعنی ہم نے تمہاری طرف
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ	بہت صاف روشنی بھیجی - تو جو
وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ	اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے
فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ	اس کتاب کو مضبوط پکڑ لیا وہ عنقریب
وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا	اس کے فضل و رحمت میں داخل ہونگے
مُّسْتَقِیْمًا ○ (نساء - ع ۲۴)	اور سیدے راستہ کیطرف انکی رہنمائی ہوگی
۸ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ	۸ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّھْدِیْ بِہِ	یہ کتاب واضح جو آئی ہے، ایک نور
اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ	ہے جس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں
سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخْرِجُھُمْ مِّنَ	کو سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے جو اسکی
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ	خوشنودی کا خیال رکھتے ہیں اور
وَیَھْدِیْھِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ	ان کو اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی
(مائدہ - ع ۳)	میں لے آتا ہے اور سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے

۱۷ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ
يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(یونس - ع ۴)

۱۷ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ قرآن کسی غیر
اللہ کا دل سے گڑھا ہوا کلام ہو۔
بلکہ یہ تو گزشتہ آسمانی کتابوں کی
تصدیق کرتا ہے۔ اور تمام جہانوں کے
مالک کی ایک مفصل کتاب ہے،
جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

۱۸ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
(یونس - ع ۴)

۱۸ کیا وہ لوگ قرآن کو من گھڑت
کہتے ہیں؟ کہہ دے کہ اگر تم اپنے
دعوے میں سچے ہو تو تم جن کو مدد
کے لئے بلا سکو اللہ کے سوا سب کو
بلالو اور اس جیسی ایک ہی سورت پیش کر دو۔

۱۹ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ
مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ

۱۹ اے دنیا کے انسانو! (یہ قرآن) تمہارے
پروردگار کی طرف سے جو آیا ہے۔

(انعام - ع۱)	تمام دنیا کے لئے نصیحت ہے۔
۱۴ وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا	۱۴ اور یہ کتاب جسکو ہمنے نازل کیا ہی برکت والی ہی۔ یہ تصدیق کرتی ہی ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں۔ یہ اسلئے نازل ہوتی ہی کہ تم اس سے شہر مکہ کے باشندوں کو اور انکو جو اسکے چاروں طرف رہتے ہیں (گمراہی کے نتائج سے) ڈراؤ
(انعام - ع۱۱)	
۱۵ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط	۱۵ تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے عقل کی باتیں آچکی ہیں۔ تو اب جو کوئی ان سے عاقل اور صاحب بصیرت بنیگا اپنی ہی لئے بنیگا اور جو اندھا بنیگا اسکا وبال اسی پر پڑیگا
(انعام - ع۱۳)	
۱۶ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (انعام - ع۱۹)	۱۶ یہ برکت والی کتاب ہی جسے ہمنے نازل کی ہی پس تم اسی کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ بہت ممکن ہی تم پر رحم کیا جائے

۲۳ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ (حجر - ع ۱)	۲۳ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اللہ اکبر! کتنا سچا وعدہ ہے لفظی وظاہری حفاظت کا یہ عالم ہے کہ اب تک کہیں ایک نقطہ اور اعراب میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور معنوی حفاظت کی یہ کیفیت کہ ترقی کی منزلیں طے کرنیوالی قوموں کیلئے اس کی تعلیمات پر عمل ناگزیر ہے یہ ضروری نہیں کہ قرآن ہی پڑھ کر وہ ہدایت یافتہ ہوں۔ وہ اس زمانہ میں کسی زبان میں تعلیم حاصل کریں، قرآن کی روشنی انہیں ملے گی اور خبر بھی نہ ہوگی کہ یہ قرآن کی تعلیم ہے اسکا سبب یہ ہے کہ قرآن کی برکت سے ذہنی ارتقاد کا شباب ہے جو علما و صالحین سلف کے ذریعہ اطراف عالم میں مدت ہوئی پھیل چکی ہے ؎

چراغ اہل عشق از کلبۂ من میشود روشن　　نشین ذرہ گر بر روز نم پروانہ می خیزد

۲۴ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ	۲۴ ہم نے تیرے پاس قرآن اسلئے نہیں بھیجا کہ تو مشقت اور سختی میں پڑ جائے۔ بلکہ یہ نصیحت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔

لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّ
رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (یونس ۔ ع ۶)

پند و نصیحت ہے۔ تمہارے دل کی بیماریوں کیلئے
نسخہ شفا ہے۔ اور یقین رکھنے والوں کیلئے ہدایت و رحمت ہے

۲۰ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي
هِيَ أَقْوَمُ (بنی اسرائیل ۔ ع ۱)

۲۰ یقیناً یہ قرآن نہایت سیدھے راستہ
کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۲۱ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ
وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا
(بنی اسرائیل ۔ ع ۹)

۲۱ اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جس میں
ایمان و یقین رکھنے والوں کیلئے سراسر
شفا و رحمت ہے۔ اور ظالموں کو کچھ
فائدہ نہیں ہوتا سوائے نقصان کے۔

۲۲ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ
الْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ
هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا
(بنی اسرائیل ۔ ع ۱۰)

۲۲ کہہ دے کہ اگر اس قرآن کی نظیر پیدا
کرنے کیلئے سب انسان اور جن ایک جگہ
جمع ہوں تب بھی ناکام رہیں گے۔ خواہ وہ
آپس میں متفق ہو کر ایک دوسرے کے
کتنے ہی حامی و مددگار ہو کر کوشش کریں

(ص - عٰ ۵)

۲۸ سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۔

(حمٓ سجدہ - عٰ ۶)

۲۹ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝

(زخرف - عٰ ۴)

۳۰ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ

ہی دنوں کے بعد اسکے خبر ونکی حقیقت تم جان لوگے۔

۲۸ ہم اپنی نشانیاں خود اُن میں اور کائنات میں دکھاتے رہیں گے حتیٰ کہ ان پر یہ واضح ہو جائیگا کہ واقعی قرآن ایک حقیقت ہے۔

۲۹ اس قرآن پر جو وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے قائم رہ۔ یقیناً تو سیدھے راستہ پر ہے۔ یہ قرآن تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے عبرت و نصیحت ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے جبکہ تم (اس کے متعلق پوچھے جاؤ گے (کہ کہاں تک اس کے احکام کی تعمیل کی)

۳۰ کیا یہ لوگ قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے

الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى
(طٰه - ع ۱)

یہ اُس کی طرف سے نازل ہوا ہے جو زمین
اور بلند آسمانوں کا خالق ہے۔

۲۵ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ
الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ
الْاَوَّلِيْنَ ۝ (شعرا - ع ۱۱)

۲۵ اس قرآن کو روحِ امین نے تیرے
دل میں اُتارا تاکہ تو ڈرانے والا (پیغمبر)
بن سکے۔ یہ واضح عربی زبان میں
ہے۔ اس قرآن کا ذکر اگلی آسمانی
کتابوں میں بھی ہے۔

۲۶ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ
لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
(ص - ع ۳)

۲۶ یہ ایک مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے
تیری طرف بھیجا اس لئے کہ لوگ
اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں
اور صاحبِ عقل نصیحت حاصل کریں۔

۲۷ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ

۲۷ (قرآن کیا ہے؟) وہ صرف نصیحت کی
کتاب ہے ساری دنیا کے لئے تھوڑی

(البقرہ - ع ۱۹)

بڑی رحمت والا اور تمام کائنات پر رحم کرنیوالا ہے۔

۵ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

(البقرہ - ع ۲۰)

۵ ہر طرح کی قوت پوری پوری اللہ ہی کو ہے۔

۶ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

(البقرہ - ع ۲۳)

۶ جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو کہہ دے میں قریب ہی ہوں۔ جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں سنتا ہوں۔

۷ اَللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ؕ

(البقرہ - ع ۲۵)

۷ اللہ اپنے بندوں پر بہت شفقت رکھتا ہے۔

۸ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ

(البقرہ - ع ۳۲)

۸ بے شک اللہ تمام انسانوں پر فضل و بخشش کرنے والا ہے۔

۹ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ؕ

(البقرہ - ع ۳۳)

۹ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد - ع ۳)	یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں۔ (دل کے احساسات مردہ ہو چکے ہیں)

۲- اللہ

۱ لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ (البقرہ - ع ۹)	۱ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔
۲ اَللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (البقرہ - ع ۱۱)	۲ اللہ اچھی طرح دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔
۳ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ - ع ۲)	۳ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔
۴ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (البقرہ - ع ۱۹)	۴ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	کوئی معبود نہیں صرف وہی ایک ہی جو بہت

الْاَرْضِ ط (آل عمران - ع ۱)

بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

۱۵ اَللّٰہُ مَوْلٰیکُمْ ج وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ۝ (آل عمران - ع ۱۹)

۱۵ اللہ ہی تمہارا آقا ہے۔ اور وہی بہترین مددگار ہے۔

۱۶ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ ط (آل عمران - ع ۱۹)

۱۶ ساری باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

۱۷ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (آل عمران - ع ۱۹)

۱۷ اللہ سینے میں چھپے ہوئے خیالات کو خوب جانتا ہے۔

۱۸ اَللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ط (آل عمران - ع ۱۹)

۱۸ اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے۔

۱۹ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران - ع ۱۹)

۱۹ تمام آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔

۲۰ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ (النساء - ع ۲۰)

۲۰ سب قسم کی عزت اور ہر قسم کا غلبہ اللہ کے لئے ہے۔

۱۰ هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ (آل عمران - ع ۱)	۱۰ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہے (اس کو زوال وفنا نہیں) کائنات ہستی کی ہر چیز کا قیام اُسی کی بدولت ہے۔ وہ اپنے قیام کیلئے کسی اور کا محتاج نہیں۔
۱۱ اَللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؕ (آل عمران - ع ۲)	۱۱ اللہ بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے۔
۱۲ اَللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ (آل عمران - ع ۴)	۱۲ اللہ کرتا ہے جو بھی چاہتا ہے۔
۱۳ لَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ؕ (آل عمران - ع ۹)	۱۳ تمام آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہے اسکی جناب میں خوشی سے یا مجبور ہو کر جھکا ہوا ہے اور اسی کیطرف آخر کار سب رجوع ہوتے ہیں۔
۱۴ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی	۱۴ تمام آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ

۲۶ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط (انعام - ع ۲)	۲۶ وہی اپنے تمام بندوں پر غالب ہے۔
۲۷ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط	۲۷ حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے۔
۲۸ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (انعام - ع ۷)	۲۸ اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں (یعنی وہی ہر قسم کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے) اسے کوئی نہیں جانتا، مگر صرف وہی وہ جانتا ہے جو کچھ بھی زمین اور سمندر میں ہے۔ جو پتہ نیچے گرتا ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں جو بھی دانہ ہے، اور کائنات کی ہر قسم کی خشک و تر چیز اس کے کتاب علم میں واضح طور پر موجود ہے۔
۲۹ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ	۲۹ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے (یعنی فضائے آسمانی سے)

۲۱	اِنَّ اللہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ○ (مائدہ - ع ۱)	۲۱	یقیناً اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔
۲۲	یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ (مائدہ - ع ۳)	۲۲	وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔
۲۳	اَللہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ○ (مائدہ - ع)	۲۳	اللہ غالب ہے (اور ہر عمل کے لئے) جزا و سزا رکھنے والا ہے۔
۲۴	اَللہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ○ (مائدہ - ع)	۲۴	جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔
۲۵	ھُوَاللہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ○ (انعام - ع ۱)	۲۵	وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔ تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو وہ جانتا ہے اور تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو اس کا بھی علم رکھتا ہے۔

(انعام - ع ۱۲)

وہی تمہارا اللہ ہے پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟

۳۲ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

(انعام - ع ۱۲)

۳۲ وہی رات کی سیاہ چادر کو پھاڑ کر صبح نمودار کرنیوالا ہے اسی نے رات کو راحت و سکون کے لئے بنا دیا۔ اور سورج اور چاند کو وقت و زمانہ کے حساب کے ذریعے بنائے (جن میں ایک سکنڈ کی کمی بیشی نہیں ہوتی) یہ اسی زبردست عالم اور سب پر غالب کا مقرر کیا ہوا قانون ہے۔

۳۳ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ

(انعام - ع ۱۲)

۳۳ وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے کہ تم ان سے زمین اور سمندر میں راستہ پالو۔

۳۴ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

۳۴ وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے اسکا

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ (انعام - ع ۸)

کوئی عذاب بھیج دے یا تمہارے پیروں تلے سے (یعنی زمین ہی سے) کوئی عذاب پیدا کردے یا ایسا کردے کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایکدوسرے کی سختی کا مزا چکھادے

اس آیت کو غور سے پڑھو اور یورپ کی جنگ عظیم، زلزلے، اور وبائی امراض وغیرہ حوادث کا خیال کرو۔ تو اسکی عالمگیر قدرت کا یقین دل میں پیدا ہو جائیگا

۳۰ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ (انعام - ع ۹)

۳۰ میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے

۳۱ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

۳۱ بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈالدی جاتی ہے) شق کردیتا ہے وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندے سے نکالنے والا ہے۔

۳۶ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

(انفال - ع ۳)

۳۶ اور جان لو کہ اللہ، انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہے۔

۳۷ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(توبہ - ع ۱۰)

۳۷ کیا وہ نہیں جانتے؟ کہ یقیناً اللہ انکے دلی راز اور خفیہ مشوروں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔

۳۸ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۤءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ

(یونس - ع ۱)

۳۸ وہ اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو مجسم روشنی اور چاند کو منور پیدا کیا۔ اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کر سکو۔

۳۹ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۤءِ

۳۹ پوچھ تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی

اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ

(انعام - ع ۱۳)

بیٹا کوئی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اسکی بیوی نہیں اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہی ہر چیز کا بہتر علم رکھتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا پالنے والا اور تمہاری تربیت کرنے والا ہے۔

۳۵ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ

(انعام - ع ۱۳)

۳۵ تمام قسم کی آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں مگر وہی ہے کہ ہر قسم کی بصارت دیکھتا رہتا ہے۔

بصارت یا آنکھیں کئی قسم کی ہیں۔ خیال کی آنکھ۔ عقل کی آنکھ دل کی آنکھ۔ ظاہری آنکھ۔ خواب میں اشیاء کا مشاہدہ کرنے والی آنکھ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کی آنکھ سے اللہ کا ادراک نہیں ہو سکتا مگر وہ ہر ایک مخلوق کی ہر قسم کی آنکھ کی کیفیت کو اچھی طرح دیکھتا رہتا ہے۔ اور یہ چاہئے بھی کیونکہ وہی خالق ہے۔

يُعِيدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (یونس ع ۴)

واسباب کے کوئی مخلوق پیدا کر دی پھر فنا کر کے دوبارہ اسے پیدا کر دے؟ کہہ دے یہ قدرت صرف اللہ ہی کو ہے۔ پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟

۴۱ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ (یونس ع ۴)

۴۱ پوچھ۔ کیا تم جن کو اللہ جیسی قدرت والے کہتے ہو ان میں سے کوئی ہے جو حقیقت کی راہ دکھا سکے؟ کہہ دے اللہ ہی حقیقت کا راستہ دکھاتا ہے تو فرمانبرداری کا مستحق وہ ہے جو رہنمائے حقیقت ہے یا وہ جو خود ہدایت نہیں پاتا جب تک ہدایت نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو؟

۴۲ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

۴۲ بے شک اللہ ان پر بہت فضل کرتا ہے۔ مگر ان میں سے اکثر شکر نہیں

وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ	دیتا ہے؟ یا کون مالک ہے تمہارے
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ	کان اور تمہاری آنکھ کا؟ اور کون
یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ	بے جان چیزوں سے جاندار پیدا
یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ	کرتا اور جاندار سے بیجان چیزیں
مَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ	نکالتا ہے۔ جواب میں وہ کہیں گے
اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۔	"اللہ" پھر کہہ دے تو کیا تم اس سے
فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ	نہیں ڈرتے؟ یہی اللہ تمہاری تربیت
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ	کرنے والا مالک ہے۔ یہی سراسر حقیقت
فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ؀	ہے۔ اور حقیقت کے سوا جو بھی ہو
(یونس۔ ع ۴)	گمراہی ہے۔ پھر کہاں بہکے جا رہے ہو؟

اشارہ = آسمان سے روزی دینے سے مراد ابر سے پانی برسانا ہے۔

۴۰ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ	۴۰ پوچھ۔ کیا تم جن کو اللہ جیسی قدرت
مَنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ	والے کہتے ہو ان میں سے کوئی ہے جو بغیر اجزا

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ۔

(رعد - ع ۱)

وقت مقررہ تک چل رہا ہے (وہی) ہر کام کا خوبی سے انتظام کرتا ہے۔ دلائل اور نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ ان کی روشنی میں تم اپنے پروردگار کی جناب میں پیش ہونے پر یقین کرو۔

اشارہ۔ کیونکہ جو ایسی عظیم الشان قدرت کا مالک ہو اس کے لئے قیامت کا برپا کرنا اور اس میں مردوں کو زندہ کرکے جزا و سزا دینا کچھ مشکل نہیں۔

۴۸ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

(رعد - ع ۲)

۴۸ ہر عورت کے حمل میں جو کچھ ہوتا ہے اور پیٹ کے بچہ دانی میں جو کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے اللہ سب جانتا ہے۔ اس کی جناب میں ہر چیز کی ایک خاص معین مقدار ہے۔

لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

(یونس - ع ۶)

کرتے۔

۴۳ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

(ہود - ع ۹)

۴۳ بے شک تیرا پروردگار جو ارادہ کرتا ہے اچھی طرح پورا کرسکتا ہے۔

۴۴ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

(ہود - ع ۱۰)

۴۴ سارا کام اور ساری باتیں اسی کی جناب میں پیش ہوتی ہیں اور ہونگی

۴۵ اَللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

(یوسف - ع ۳)

۴۵ اللہ اپنے کام پر اپنی حکومت پر اور اپنی بات پر ہر طرح قادر ہے۔

۴۶ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

۴۶ کئی مختلف خدا اور معبود اچھے یا ایک اللہ؟ جو بہت بڑا اور ہر طرح غالب ہے ۹

۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

۴۷ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو اونچا کھڑا کیا جنھیں تم بے ستون دیکھ رہے ہو اور سورج، چاند کو مسخر رکھا ہر ایک

۵۳ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ
وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۝
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝
(نحل - ع ۶)

۵۳ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہوں از قسم
جاندار مادی یا روحانی فرشتے سب
اللہ کی جناب میں سجدہ کرتے ہیں۔
اور سرکشی نہیں کرتے۔ وہ سب اپنے
پروردگار سے ڈرتے ہیں جو ان پر غالب
ہے۔ اور جن کاموں کا مامور ہیں کرتے رہتے ہیں

اشارہ۔ یہاں سجدہ سے مراد تعمیلِ حکم ربانی ہے اللہ نے جس چیز میں
جو خاصیت رکھی ہے اس کا بروز و ظہور "تعمیلِ حکم ربانی" یا" اطاعت الٰہی کے
مترادف ہے

۵۴ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ
اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا
وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

۵۴ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ
سے نکالا تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔
تمہارے سننے کے لئے کان، دیکھنے
کے لئے آنکھیں اور غور و فکر کے لئے

۴۹ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ

(رعد - ع ۶)

۴۹ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے لکھتا اور نقش کرتا ہے۔ اسی کے پاس اصلی کتاب ہے۔ (دیکھو عنوان "جبر" ۲)

۵۰ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ط

(ابراہیم - ع ۳)

۵۰ ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں جبکہ اسی نے ہماری (کامیابی اور خوش حالی کی) راہوں کی طرف رہنمائی کی۔

۵۱ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ (ابراہیم - ع ۶)

۵۱ زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

۵۲ اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝

(نحل - ع ۲)

۵۲ جو اللہ کے سوا دوسروں سے مانگتے ہیں وہ دوسرے تو ایسے ہیں کہ کوئی چیز نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں۔

۵۸ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَۙ

(مومنوں - ع ۵)

۵۸ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی معبود ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے کے چلتا اور ان میں سے ایک دوسرے پر چڑھائی کر کے غالب آتا۔ اللہ اُن باتوں سے پاک ہے جن سے یہ لوگ اُسکو موصوف کرتے ہیں۔

۵۹ اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ‌ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ‌ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ

۵۹ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال کے لئے یہ فرض کرو کہ ایک طاق ہے جسمیں ایک شمع ہے اور وہ شمع ایک فانوس کے اندر ہے، فانوس صفائی میں روشن ستارے کے مانند ہے۔ وہ شمع زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیجاتی ہے اس کا رُخ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی

(النحل - ع۱)

دل بنا دیے۔ تاکہ تم احسان مانو۔

۵۵ لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

(انبیا - ع۲)

۵۵ اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور خرابی، فساد اور بدامنی دونوں جگہ پیدا ہو جاتی۔

۵۶ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

(حج - ع۲)

۵۶ بیشک اللہ کرتا ہے جو کچھ ارادہ کرتا ہے۔

۵۷ اِنَّ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ (حج - ع۱)

۵۷ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں سے مانگتے ہیں، اُن دوسروں کا حال یہ ہے کہ وہ ایک مکھی بھی تو نہیں پیدا کر سکتے جتنی کہ اسکے لئے سب کے سب جمع ہو کر کتنی ہی کوشش کریں اور اگر مکھی اُن سے کوئی چیز چھین لے جائے۔ تو اس سے وہ چھڑا بھی نہ سکینگے پس طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہوئے

طالب سے مراد مشرک اور مطلوب سے مراد غیر خدا ہے۔

لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

(روم - ع ۳)

تاکہ تم کو اُن کے پاس آرام و سکون ملے۔ اور تمہارے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کی۔

۶۳ وَمِنْ آيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

(روم - ع ۳)

۶۳ اس کی ہستی کی دلائل میں سے زمین اور آسمان کی پیدائش اور تمہاری زبانوں کا اور رنگوں کا اختلاف ہے۔

۶۴ وَمِنْ اٰيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ (روم - ع ۳)

۶۴ اس کی ہستی کی دلائل میں سے رات اور دن میں تمہاری نیند اور معاش کی تلاش ہے۔

۶۵ وَمِنْ آيَاتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِيْ بِهِ الْاَرْضَ

۶۵ اسکی ہستی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے۔ اور

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ
يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
(النور ۔ ع ۵)

طرف (بلکہ ہر طرف ہے) روغن زیتون بھی اسقدر
صاف شفاف ہے کہ دیکھنے سے معلوم ہو کہ بے سلگائے
ہی جل اُٹھے اور جب اُسے سلگا دیں تو کیا کہنا
نور ہی نور ہے۔ اللہ اپنے اس نور کیطرف جسکو چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے

۶۰ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ
شَاْنٍ ۝ (رحمٰن ۔ ع ۲)

۶۰ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اُسی سے سوال کرتا
اور اُسی کا محتاج ہے۔ وہ ہر روز کسی نہ کسی
عظیم الشان کام میں مصروف ہے۔

۶۱ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ
بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝
(روم ۔ ع ۳)

۶۱ اس (اللہ) کی ہستی کے دلائل میں سے
ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا،
پھر تم آدمی بن کر (ہر طرف) منتشر ہو گئے۔

۶۲ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

۶۲ اُس کی ہستی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے
تمہارے لئے تم میں ہی سے جوڑے پیدا کئے

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ (ق - ع۱)	بھی قریب تر ہیں۔
۷۰ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ (واقعہ - ع۲)	۷۰ ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے۔
۷۱ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ط ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ (واقعہ - ع۲)	۷۱ تم جو (رحم میں) منی ٹپکاتے ہو اس پر کبھی غور کیا؟ اُسے تم بناتے ہو! ہم بناتے ہیں؟
۷۲ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ لا عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط (واقعہ - ع۲)	۷۲ ہم نے موت کو تمہارے لئے مقدر کردیا اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تم جیسے تمہاری جگہ اور پیدا کردیں اور تم کو ایسی صورت میں پیدا کردیں جس کا تم کو علم نہیں۔
۷۳ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ط ○	۷۳ جو کچھ تم زمین میں بوتے ہو اس پر غور۔

بَعْدَ مَوْتِهَا ط

(روم - ع ۳)

وہی ابر سے پانی برساتا ہے اور اس سے مُردہ زمین میں جان ڈال دیتا ہے۔

۶۶ وَمِنْ آيَاتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ط

(روم - ع ۳)

۶۶ اس کی ہستی کی ایک دلیل یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُسی کے حکم سے قائم ہیں۔

۶۷ اَللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط كَذَالِكَ النُّشُوْرُ ○

(فاطر - ع ۲)

۶۷ اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادل کو اُٹھاتی ہیں۔ پھر ہم اس کو مردہ زمین کی طرف ہکالے جاتے ہیں اور اس کو زندہ کر دیتے ہیں (قیامت میں) اسی طرح مردوں کا بھی اُٹھنا ہے۔

۶۸ دیکھو عبرت و بصیرت کا عنوان

۶۹ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ

۶۹ ہم انسان کی رگ جان سے

اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝

(واقعہ - ع۲)

درخت کو پیدا کیا؟ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

۳- قرآنی دُعائیں

۱ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(فاتحہ - ع۱)

۱ اللہ! تو ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ اُن کا نہیں جن پر غضب ہوا۔ اور نہ اُن کا جو گمراہ ہوئے۔

۲ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ؁

(البقرہ - ع۸)

۲ اللہ مجھے جاہل ہونے سے بچائے۔

۳ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

۳ اے پروردگار! اس جگہ کو محفوظ بنادے

ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ

بھی کیا؟ اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُس کو چورا چورا کردیں اور تم حواس باختہ ہو جاؤ۔

(واقعہ - ع ۲)

۷۴ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝

۷۴ تم نے اس پانی پر بھی خیال کیا جسے تم پیتے ہو؟ تم نے اُسے ابر سے برسایا یا ہم نے؟ اگر ہم چاہیں تو اُس پانی کو تلخ کھاری بنا دیں۔ پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔

(واقعہ - ع ۲)

۷۵ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا

۷۵ کیا تم نے اس آگ کو دیکھا جسے تم سلگاتے ہو؟ کیا تم نے اس کے

۷ رَبَّنَا! وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج (البقرہ - ع ۴۰)

۷ اے مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلوں پر تو نے ڈالا تھا۔

۸ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْ لَنَا۔ وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ - ع ۴۰)

۸ اے پروردگار! وہ ذمہ داری ہم پر نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ ہمیں معاف کر۔ ہمیں بخشدے۔ ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہی۔ ہمکو کافروں کے مقابلہ میں غالب رکھ۔

۹ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (البقرہ - ع ۴۰)

۹ اے ہمارے پالنے والے! سیدھا راستہ دکھانے کے بعد ہمارے دل کو ڈانوا ڈول نہ کر۔ اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر۔ بیشک تو بہت انعام اور بخشش والا ہے۔

اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط

(بقرہ ۔ ع ۱۵)

اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ عمدہ پھل اور اناج روزی کر۔

۴ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

(بقرہ ۔ ع ۱۵)

۴ اے ہمارے پالنے والے ہماری محنت قبول فرما۔ بیشک تو سمیع اور علیم ہے۔

۵ رَبَّنَا! اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵

(بقرہ ۔ ع ۲۵)

۵ اے ہمارے مالک! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۶ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج (بقرہ ۔ ع ۴۰)

۶ اے مالک! اگر (کام کرنے میں) ہم سے بھول چوک ہو جائے تو گرفت نہ کر

فِی النَّهَارِ وَ تُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران ۔ ع ۳)

ہر ایک چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے تو ہی جاندار کو بے جان کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بے اندازہ روزی عطا فرماتا ہے۔

۱۳ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ؕ

(آل عمران ۔ ع ۴)

۱۳ اے رب! اپنی جناب سے مجھے ایک پاک اولاد عطا فرما۔

۱۴ رَبَّنَا! اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ○

(آل عمران ۔ ع ۵)

۱۴ اے ہمارے مالک! جو کچھ تو نے نازل کیا اس پر ہم ایمان لائے اور ہم نے رسولؐ کی تقلید کی۔ پس ہمارا نام شاہدین کی فہرست میں لکھ لے۔

۱۰ رَبَّنَا! اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔
(آل عمران ع ۱)

۱۰ اے مالک! یقیناً تو قیامت کے دن سب انسانوں کو جمع کرے گا۔ اللہ وعدہ مقررہ کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔

۱۱ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(آل عمران۔ ع ۲)

۱۱ اے ہمارے پالنے والے! ہم ایمان لائے۔ اس لئے ہمارے گناہ بخشدے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔

۱۲ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ اللَّیْلَ

۱۲ اے اللہ! تو ہی شہنشاہی کا مالک ہے۔ جس کو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی دست قدرت میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ یقیناً تو

(آل عمران - ع ۲۰)

کے ساتھ موت دے۔

۱۸ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

۱۸ اے ہمارے رب! تونے اپنے پیغمبروں سے جو وعدہ فرمایا ہے عطا کر۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(آل عمران - ع ۲۵)

۱۹ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ

۱۹ اے ہمارے مالک! ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔ اپنی جناب سے ہمارے لئے معاون و مددگار پیدا کر۔

(النساء - ع ۱۰)

۲۰ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ

۲۰ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے آسمان سے خوانِ نعمت اتار جو ہمارے زمانے والوں کے لئے اور ہمارے بعد آنے والوں کے

۱۵ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(آل عمران - ع ۱۵)

۱۵ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم نے اپنے کام میں جو بے اعتدالیاں کیں انہیں معاف فرما اور ہمارے قدم جما دے (استقلال عطا فرما) اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

۱۶ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

(آل عمران - ع ۲۰)

۱۶ اے ہمارے مالک! جس کو تو نے دوزخ میں داخل کیا اسکو رسوا کر دیا۔ اور ظالم کا تو کوئی مددگار نہیں۔

۱۷ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

۱۷ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا وہ ایمان کیطرف بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لائے اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ ہماری برائیوں کو دور کر دے اور نیکوں کے

۲۴ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ (توبہ - ع۱۶)

۲۴ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ صرف وہی ایک معبود ہے۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عظیم الشان تخت حکومت کا مالک ہے۔

۲۵ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ

۲۵ اے ہمارے مالک تو ہم کو ظالموں کا تختۂ مشق ستم نہ بنا اور اپنی رحمت سے کافروں سے نجات دے۔

۲۶ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ (اعراف - ع۱۱)

۲۶ اے ہمارے پروردگار! ہماری اور قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کردے۔ کیونکہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۷ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

۲۷ اے مالک! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔ کیونکہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ط

(مائدہ - ع ۱۵)

لئے باعث مسرت رہے اور تیری طرف سے ایک نشانِ امتیازی ہو یعنی ہمیں روزی نصیب کر بیشک تو ہی بہترین روزی رساں ہے،

۲۱ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(مائدہ - ع ۱۶)

۲۱ اے اللہ! میرے دل میں جو کچھ ہے تو جانتا ہے اور جو کچھ تیرا ارادہ ہے اُسے میں نہیں جانتا۔ بیشک تو ہی سب پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔

۲۲ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(اعراف ع ۹)

۲۲ اے ہمارے پالنے والے! ہم نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً بہت نقصان اُٹھائیں گے۔

۲۳ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (اعراف - ع ۱۲)

۲۳ اے ہمارے رب تو ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ؁

(یوسف۔ ۱۱ع)

واٰخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے ایک مسلم کی موت دے اور نیک بندوں میں مجھے شامل کر۔

۳۱ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؁

(ابراہیم ۶ع)

۳۱ اے مالک! اس سرزمین کو یا شہر کو پُرامن بنا رکھ۔ اور مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے بچا۔ اے رب! ان بتوں نے بہتوں کو بہکایا تو جو میری پیروی کرے: وہ میرا ہے اور جو میرا کہنا نہ مانے تو ہی رحم اور بخشش کرنے والا ہے۔

۳۲ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ

۳۲ اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیری حرمت والے گھر (کعبہ) کے پاس غیر

(اعراف - ع ۱۸)

۲۸ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ○ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَیْكَ ط

۲۸ اے اللہ! تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما۔ تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں خوش حالی لکھ دے کہ ہم تیری جناب میں رجوع ہوئے ہیں۔

(اعراف - ع ۱۹)

۲۹ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ط

۲۹ اے پروردگار! تو مجھے اس بات سے بچا کہ میں تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔

(ہود - ع ۴)

۳۰ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۳۰ اے پروردگار تو نے مجھے حکومت دی اور خواب کی تعبیر کا علم سکھایا۔ تو ہی زمین و آسمان کی فطرت کا خالق ہے۔ تو ہی دنیا

۳۴ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۔ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ (ابراہیم ۔ ع ۶)

۳۴ اے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند رکھ ۔ اے پروردگار دعا قبول فرما۔

۳۵ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ (ابراہیم ۔ ع ۶)

۳۵ اے میرے مالک! مجھے، میرے والدین کو اور ایمان والوں کو قیامت کے دن بخش دینا۔

۳۶ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ۝ (بنی اسرائیل ۔ ع ۹)

۳۶ اے پروردگار! تو مجھے جہاں داخل کرے اور لے جائے وہ سچائی کی جگہ ہو اور جہاں نکال لائے وہ بھی سچائی ہی کا مقام ہو۔ اور اپنی جناب سے ایسا غلبہ عطا فرما جیسے تیری غیر فانی نصرت ہو۔

۳۷ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

۳۷ اے ہمارے پالنے والے! اپنی جناب سے ہمیں اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے

الْمُحَرَّمِ لا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ط
(ابراہیم۔ ع ۶)

مزروعہ سرزمین میں بسایا۔ اس لئے
اے پروردگار کہ وہ نماز و عبادت کے
پابند رہیں۔ پس تو لوگوں کے دل انکی
طرف مائل کر دے اور ان کو پھل اور اناج
روزی کرتا کہ وہ شکر کریں۔

۳۳ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا
نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ
اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ
رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝
(ابراہیم۔ ع ۶)

۳۳ اے ہمارے پروردگار! بیشک تو جانتا
ہے جو کچھ ہم خفیہ طور پر کرتے ہیں اور جو
کچھ بر ملا کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی
جناب میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے
بہترین حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے
جس نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل
اور اسحٰق دو بیٹے عطا فرمائے یقیناً
میرا مالک دعا کا سننے والا ہے۔

گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لگیں۔

۴۰ - رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ - ع۶)

۴۰ - اے تربیت کرنیوالے مالک میرے علم کو بڑھا تارہ۔

۴۱ - لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (انبیا - ع۶)

۴۱ - کوئی معبود نہیں مگر صرف تُو۔ تو ہر طرح کے عیب و نقص سے پاک ہے۔ واقعی میں ہی ظالم گنہگار ہوں۔

۴۲ - رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ (انبیا - ع۶)

۴۲ - اے پروردگار! مجھے تنہا نہ رکھ (کوئی اولاد عطا کر جو وارث ہو) گو تو ہی سب سے بہترین وارث ہے (کیونکہ غیر فانی ہے)

۴۳ - رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (المومنون - ع۲)

۴۳ - اے پالنے والے! مجھے ایک مبارک مقام پر اُتار دے، کیونکہ تو ہی بہتر اُتارنے والا ہے۔

۴۴ - رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ

۴۴ - اے پروردگار! میں تیری جناب میں شیاطین کے وسوسہ اور تکلیف سے

رَشَدًا۔ (کہف-ع)

کام میں کامیابی کے اسباب مہیا کردے۔

۳۸ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ م بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ج وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآئِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ج وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا۔ (مریم-ع)

۳۸ اے مالک! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ میں تیری جناب میں دعا کرکے کبھی نامراد نہیں رہا۔ میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں (کہ نہ معلوم وہ میرے سچے جانشین ہوں نہ ہوں) اور میری بیوی بانجھ ہے۔ پس اپنی جناب سے ایک بیٹا عطا فرما جو میرا اور اولاد یعقوب کا وارث بنا ہو اور اے پروردگار! اُسے برگزیدہ اور پسندیدہ

۳۹ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔

۳۹ اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے (یعنی مجھے بہت ذہین اور طباع بنا دے) میرا کام میرے لئے آسان کردے اور میری زبان کی

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (الشعراء ع۵)

مستحقین میں مجھے رکھ۔ اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہ ہے۔ اور جس دن سب زندہ ہو کر اٹھیں اس دن مجھے رُسوا نہ کرنا۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ مال و اولاد نفع نہ دیں گے مگر ہاں جو اللہ کے پاس قلب سلیم (صحیح دل) لے کر آئے گا۔

۴۸- رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الشعراء ع۶)

۴۸- اے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ اس لئے میرے اور انکے درمیان فیصلہ کر دے۔ اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو نجات دے۔

۴۹- رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

۴۹- اے پروردگار! مجھے اور میرے متعلقین کو مخالفین کے اعمال سے

اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ○

(المومنون-ع۶)

پناہ چاہتا ہوں۔ اور اے مالک اس سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں

۴۵- رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ط

(مومنون-ع۶)

۴۵- اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو ہی بہترین رحم کرنیوالا ہے۔

۴۶- رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○

(الفرقان-ع۶)

۴۶- اے ہمارے پروردگار! ہماری بیوی اور اولاد کی خوشحالی سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھ اور ہم کو نیک اور پرہیزگار لوگوں کا سردار بنا دے۔

۴۷- رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ- وَاجْعَلْنِیْ

۴۷- اے میرے مالک! مجھے علم و حکمت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر اور متاخرین میں میرا ذکر نیک جاری رکھ اور جنت نعیم کے

يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ۔

(فاطر۔ ع۴)

۵۲۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(صافات۔ ع۳)

۵۳۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (ص۔ ع۳)

۵۴۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

کوئی تکلیف ہے اور نہ تکان۔

۵۲۔ اے پروردگار! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

۵۳۔ اے رب! مجھے بخش دے۔ اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے بعد کسی سے ویسی نہ ہوسکے۔ بیشک تو بہت بڑا فیاض ہے۔

۵۴۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ بے شک تو بہت

(الشعراء - ع ۹)

(وبال وعذاب سے) نجات دے۔

٥٠- رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ۔

(النمل - ع ۲)

٥٠- اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی۔ اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اور مجھے اپنے نیک بندوں میں اپنی رحمت سے داخل فرما۔

٥١- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُنِ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا

٥١- حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم واندوہ دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا مالک بخشنے والا اور قدر شناس ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں غیر فانی جگہ میں اُتارا جہاں نہ ہم کو

۴۔ امثالِ قرآنی

مذبذبین، دو دلے۔ غیر مستقل مزاج اور کمزور عقیدہ والوں کی مثال

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝

(البقرہ - ع۲)

۱۔ اُن کی مثال اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے آگ سلگائی اور جب اُس نے گرد و پیش کو روشن کر دیا معاً اللہ نے روشنی چھین لی اور ان کو تاریکی میں چھوڑ دیا جس میں کچھ نہیں دیکھتے۔

۲۔ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ج يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ

۲۔ یا یہ مثال ہے کہ آسمان سے خوب بارش ہو رہی ہو اس میں تاریکی ہو اور بجلی کی چمک اور کڑک۔ ایسے موقع پر وہ موت کے خوف سے اپنے کانوں میں اُنگلیاں

(الحشر - ع ۱)

شفقت اور رحمت والا ہے۔

۵۵- رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝

(الدخان - ع ۱)

۵۵- اے ہمارے رب! ہم پر سے یہ عذاب و تکلیف ہٹا دے۔ کیونکہ ہم مومن ہیں۔

۵۶- رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

(ممتحنہ - ع ۱)

۵۶- اے ہماری تربیت کرنیوالے! ہم تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ تیرے ہی پاس ہمیں پناہ مل سکتی ہے۔

۵۷- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(ممتحنہ - ع ۱)

۵۷- اے ہمارے مالک! تو ہمیں کافروں کا تختہ مشق ستم نہ بنا۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو بڑی زبردست حکمت والا ہے۔

اشارہ۔ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ کسی مخلوق یا کائنات کی تخلیق کے ذکر میں جہاں جہاں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں ان سے مراد "ارادہ خداوندی" یا "مشیت الٰہی" ہے چنانچہ ایک جگہ قرآن پاک ہی میں اس کی تفسیر ہے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ "اِذَا اَرَدْنَاہُ" اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ٥ (یٰسٓ۔ رکوع آخر)

یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ ارادہ ہی بمنزلہ "کن" ہے اور اسی سے وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

الغرض اللہ کے سوا سب کسی چیز کے بنانے میں "اسباب" کے محتاج ہوتے ہیں مگر اس کو اسباب اور سامان کی ضرورت نہیں، صرف ارادہ ہی کافی ہے۔ ارادے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ وہ

حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللّٰهُ
مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ
الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ
كُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ
وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا
وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ
وَاَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(بقرہ - ع ۲)

۳- اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ
كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ۝

ٹھونس رہے ہوں۔ حالانکہ اللہ کافروں
پر ہر طرح حاوی ہے۔ بجلی ایسی چمکتی
ہے کہ معلوم ہوتا ہے ان کی بینائی
زائل کر دے گی۔ جب (اس چمک سے)
روشنی ہوتی ہے تو راستہ دیکھ لیتے ہیں اور
تھوڑی دور چلتے ہیں اور جب اندھیرا
ہو جاتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اگر
اللہ چاہے تو ان کی سماعت اور بصارت دونوں
چھین لے کہ بیشک وہ ہر بات پر کامل قدرت رکھتا ہے

۳- اللہ کی جناب میں عیسیٰ کا بے باپ کے
پیدا ہو جانے کی مثال آدم کی پیدائش
ہے، جس کو اس نے مٹی سے بنایا
اور حکم دیا کہ ہو جا (بس اس کے

مِّنْهَا ط (انعام ۔ ع ۱۵) | ہے؟ جو اندھیروں میں ہو اور اُس سے باہر نہیں نکلتا۔

اشارہ ۔ یہ مومن اور کافر کی مثال ہے۔

۶ - هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

(اعراف ۔ ع ۷)

۶ - وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوش خبری کے طور پر بھیجتا ہے۔ پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ بھاری بھاری بادلوں کو اُٹھا لاتی ہیں۔ جن کو ہم مردہ زمین کی طرف دوڑ جانے کا حکم دیتے ہیں۔ اور پانی برساتے ہیں پھر اُس سے انواع و اقسام کے اناج اور پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو (ایک دن) نکالینگے اس مثال سے ممکن ہے تم نصیحت حاصل کرو۔

اشارہ ۔ بارش سے پہلے آفتاب کی شدت سے زمین مردہ ہو جاتی ہے، اس پر سبزہ اور

چیز اُسی وقت عالم وجود میں آجائے یا برسوں میں۔ وہ مصالح عالم کا بہترین علیم ہے اس کا فعل حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ کائنات یا اس کے کسی حصّہ کے لئے جب کسی چیز کی ضرورت دیکھتا ہے یا مصلحت سمجھتا ہے عین اُسی وقت وہ چیز موجود، مخلوق اور مشہود ہو جاتی ہے۔

۴- مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ ط (مائدہ - ع ۴)

۴- زمین پر چلنے والے حیوان اور ہوا میں بازوؤں سے اُڑنے والے پرندے تمہاری ہی طرح اُمتیں اور جماعتیں ہیں۔

۵- اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ

۵- کیا وہ آدمی جو مُردہ تھا، ہم نے اُسے زندہ کیا اور اُسے ایک روشنی دیدی جس سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے، اُس آدمی جیسا ہو سکتا

ظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ
عَلَيۡهَاۤ اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا
اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا
كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ
(یونس - ع ۳)

۹- اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا
فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا
رَّابِيًا ط وَمِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ
عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ
حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ
مِّثۡلُهٗ ط كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ
اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ط

کر لیا کہ اب کیا اب تو اس پیداوار
پر قابض ہیں تو یکایک ہمارے
حکم سے ایک حادثہ رات یا دن
میں آپڑا اور ہم نے اس کو ایسا
صاف کر دیا گویا کل کچھ تھا ہی نہیں

۹- اللہ نے آسمان سے پانی برسایا جس سے
دریا اور ندیاں اپنی مقدار کے مطابق
بہنے لگیں۔ اور سیلاب نے اوپر اوپر جھاگ
پیدا کی۔ ایسی جھاگ زیور اور دوسری
چیزیں بنانے کے لئے جب دھاتوں
کو آگ میں پگھلاتے ہیں تب پیدا ہوتی
ہے اللہ حق و باطل کی ایسی ہی
مثال دیتا ہے۔ دیکھو جھاگ تو

روئیدگی کا کہیں نشان نہیں ہوتا۔ مگر چند ہی روز کی بارش سے ہر طرف سر سبزی نظر آتی ہے پس جو
خالق مردہ زمین کو ازسرِ نو سرسبز کرنے پر قادر ہے وہ زمین سے مردوں کو بھی دوبارہ اٹھا سکتا ہے۔

۷۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۝ (اعراف۔ ع)	۷۔ جو اچھی زمین ہوتی ہے، اللہ کے حکم سے اُس میں پیداوار بھی خوب ہوتی ہے اور جو بُری ہوتی ہے اُس میں بہت ہی کم۔

اشارہ۔ فطرت اور استعداد کے مطابق ہی فیض پہنچتا ہے۔

۸۔ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ	۸۔ دُنیاوی زندگی کی مثال یہ ہے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کی پیداوار خوب گھنی نکل آئی جس کو انسان اور چوپائے کھاتے ہیں جب زمین نے اپنی پوری زینت اور سرسبزی حاصل کر لی اور اسکے مالک نے یہ خیال

جس قدر مفید و نفع بخش ہوگا اُسے اسی قدر پائداری ہوگی۔

١٠- مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ۔

(ابراہیم - ع٣)

١٠- جو لوگ اپنے پروردگار سے انکار کرتے ہیں یا اس کی کسی قسم کی ناشکری کرتے ہیں۔ ان کے اعمال کی مثال یہ ہے کہ راکھ ہو اور آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا چلے اور اُڑا لیجائے ایسے لوگ اپنی محنت و کسب پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے۔ یہی بہت دور کی گمراہی ہے

١١- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ

١١- کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے اچھی بات کی مثال کس طرح دی ہے۔ اسکی مثال ایک عمدہ اور پاکیزہ درخت کی ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوط ہو۔ اور اسکی شاخیں اوپر ہی اوپر پھیلتی

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالُ۔ (رعد۔ ع ۲)

ناچیز اور ناکارہ ہو کر معدوم ہو جاتی ہے اور جو چیز انسان کے کار آمد ہے اور نفع پہنچاتی ہے وہ دنیا میں باقی رہتی ہے۔ اللہ ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے۔

تنویر۔ ۱۔ پانی، سونا، چاندی اور دوسری قسم کی دھاتیں انسان کے نفع کے لئے ہیں نیک آدمی اور عمل صالح ایسی ہی چیزوں کے مثل ہیں۔

۲۔ جھاگ جو پانی اور پگھلی ہوئی دھاتوں پر اُٹھتی ہے حقیر اور ناپائدار شے ہے۔ بُرا آدمی اور بد عملی اسی کے مشابہ ہے۔

۳۔ دنیا میں پائداری اُسی وجود کو ہوتی ہے جو انسان کے لئے نفع بخش ہو۔

۴۔ دنیا میں وہ وجود بہت حقیر اور ناپائدار ہے جس سے انسان کو فائدہ نہیں پہنچا۔

اس آیت میں مسئلۂ بقائے اصلح کی معجزانہ تشریح ہے کہ جو دنیا میں

الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ
جَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ
حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ - اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ
بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ
اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ
وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ
نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؕ

(النور - ع ۵)

پانی سمجھتا ہے مگر جب اُس کے قریب
آتا ہے تو کچھ نہیں پاتا ایسا کافر اللہ کے
پاس جب حاضر ہوگا تو پورا پورا حساب کے
دیگا اور اللہ جلدی ہی حساب لینے والا ہے
یا ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے بہت
عمیق سمندر میں تاریکی ہو جس کے اوپر
موج در موج چھائی ہو، اور اس کے
اوپر ابر ہو اور اس طرح تاریکی پر تاریکی
چھائی ہو، حتیٰ کہ جب اپنا ہاتھ نکالے
تو ذرا بھی نہ دیکھ سکے - ہاں اللہ جس کو
نور ہدایت نہ دے اُسے کہیں سے
کوئی نور نہیں مل سکتا۔

رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (ابراہیم - ع)

جا رہی ہوں اور اپنے پیدا کرنیوالے کے حکم سے ہر فصل میں وہ میوہ دیتا رہے اللہ انسان کے لئے مثالیں اسلئے بیان فرماتا ہے کہ وہ اس سے بصیرت حاصل کریں۔

اشارہ - کلمہ طیبہ (اچھی بات) بہت وسیع معنی میں ہے۔ اس سے مراد پاکیزہ کلام۔ عمل نیک اور نیک آدمی ہیں کہ ان کے اثرات و نقوش غیر فانی ہیں۔

۱۲- مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ (ابراہیم) (ع)

۱۲- بُری بات کی مثال اس ناپاک اور خراب درخت کی ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر کھڑا سا ہو اور ذرا بھی قوت ٹھہرنے کی نہ رکھتا ہو (ہوا کی ایک ادنیٰ جنبش اسے گرا دے)

اشارہ - کلمہ خبیثہ کا مفہوم کلمہ طیبہ کے متضاد و متخالف ہے۔

۱۳- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

۱۳- جو کافر ہیں ان کے اعمال مثل چمکدار سراب کے ہیں جس کو پیاسا دور سے

اشارہ:۔ یہ مشرک اور موحد کی مثال ہے۔

۵۔ اسلام

۱ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (پ۳۔ ع۱۰)	۱۔ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر طریق یا مذہب اسلام ہے۔
۲۔ مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ط (النساء ع۱۸)	۲۔ بلحاظ مذہب اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ ہی کے آگے جھکتا ہے۔ نیک عمل کرتا ہے اور نہایت اخلاص سے ملت ابراہیم کی پیروی کرتا ہے۔
۳۔ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط (الحج ع۱۰)	۳۔ اللہ نے تمہارے لئے دین (اسلام) میں کوئی تنگی نہیں رکھی (یعنی اسلام آسان مذہب ہے)
۴۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا	۴۔ پھر ہم نے تجھے اپنے حکم سے ایک خاص طریقہ پر رکھا۔ تو اُسی پر چل۔ اور جاہلوں

۱۴- مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ

(فاطر۔ ع ۳)

۱۴ نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ تاریکی اور روشنی سایہ اور دھوپ برابر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح زندے اور مردے بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

عالم اور جاہل، مسلم اور کافر کی مثال ہے

۱۵ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ یَسْتَوِیَانِ مَثَلًا

(زمر۔ ع ۳)

۱۵ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص غلام ہے جسمیں کئی شریک (ساجھی) ہیں۔ یہ شرکا اس غلام کی ملکیت سے متعلق جھگڑا کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرا آدمی ہے جو پورا ایک ہی آدمی کا غلام ہے تو کیا ان دونوں غلاموں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟

۶ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا
تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ مُنِيْبِيْنَ
اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ
وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ
بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(روم۔ ع ۴)

۶ تو صرف دینِ خالص ہی پر قائم رہ
(جو صرف اللہ کی عبادت و اطاعت
کا حکم دیتا ہے) یہ اللہ کا وہ قانون
طبعی ہے جس پر اُس نے انسان کو پیدا
کیا (یعنی انسان کی فطرت اسی دین کے
موافق ہے) اور اس قانون میں تبدیلی
ممکن نہیں۔ اسی لئے یہ مذہب بہت سیدھا
ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ دیکھو اُسی
اللہ کیطرف متوجہ رہو، اس کی نافرمانی
سے بچو، نماز کی پابندی کرو، مشرک نہیں ہو جاؤ
جنھوں نے مذہب میں پھوٹ ڈال دی اور
کئی گروہ میں بٹ گئے۔ اب ہر گروہ کے
پاس جو کچھ ہے اسی پر اترا رہا ہے۔

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الجاثیۃ۔ ع۲)	کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔
۵۔ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (حج۔ ع۱۰)	۵۔ اسلام تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے "مسلم" رکھا۔ اور اس باب میں رسول تمہارے سامنے ایک کامل نمونۂ مسلم رہیں اور تم دنیا کے لوگوں کے سامنے نمونے رہو

اشارہ (۱) سلام کے معنی "گردن جھکانا" اور "فرماں برداری کرنا" ہیں۔

(۲) مسلم وہ ہے جو احکام الٰہی کے سامنے اپنی گردن جھکا دے۔

(۳) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک کامل نمونۂ مسلم تھے۔

(۴) تمام مسلمانوں کو دنیا کے سامنے اللہ کے فرماں بردار ہو کر نمونہ پیش کرنا چاہئے

ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط

(انفال - ع۱)

سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُنکے دل کانپ جائیں اور جب اُن کے سامنے اسکی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور یقین بڑھ جائے ۔ جو اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں ۔ جو نماز کے پابند ہوں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے مناسب موقع پر خرچ کریں ۔ ایسے ہی لوگ درحقیقت مومن ہیں ۔

اس طرح مومن میں پانچ صفتیں ہوتی ہیں ۔

۱ - اللہ سے ڈرتا ہے ۔

۲ - قرآن پاک سے اُسے شغف ہوتا ہے ۔

۳ - وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہے ۔

۴ - نماز کا پابند ہوتا ہے ۔

۶۔ مُسلم

۱۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ (پ۳۔ ع۳۴)

۱۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔

اشارہ۔ (۱) تاریکی سے مراد مصیبت اور جہالت ہے اور روشنی سے مراد راحت اور علم۔ مومن اور مسلم کو اللہ روشنی میں رکھتا ہے۔

۲۔ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ۔ (مائدہ۔ ع۸)

۲۔ مسلم، مومنوں کے سامنے عاجزی اور انکساری والا اور کافروں کے مقابلہ میں نہایت سخت ہوگا۔

۳۔ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ؕ (مائدہ۔ ع۸)

۳۔ مسلم، ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔

۴۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا

۴۔ بیشک مومن وہی ہیں کہ جب ان کے

۲۔ ہر مسلم کو کہنا چاہئے۔ اور ہر وقت اس پر عمل کرنا چاہئے۔

۹ دیکھو عنوان "اسلام" ۵

۱۰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

۱۰ مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اسکے بعد کسیطرح کا شک و شبہ نہیں رکھتے اور اللہ کے فرمائے ہوئے طریقہ پر مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

۷۔ مذاہب عالم غیر مسلم اقوام

۱۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (انعام۔ ع ۱۳)

۱ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ اُن کے معبودوں کو تم دشنام دو کیونکہ وہ پھر حد سے بڑھکر بے سمجھے بوجھے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں گے

۵۔ اپنی کمائی مناسب اور جائز موقع پر خرچ کرتا رہتا ہے۔

۵ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ (الفرقان۔ ع)	۵ (مسلمان کا) جب کسی لغو بات کی طرف گزر ہوتا ہے تو وہ اُسکے پاس سے نہایت متانت اور سنجیدگی سے بزرگانہ گزر جاتے ہیں (شریک نہیں ہوتے)
۶ اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ (الفرقان۔ ع)	۶ مسلمان وہ ہیں کہ جب ان کے پالنے والے کی قدرت اور آیات کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے اندھا دھند احمق بنکر عمل نہیں کرتے (بلکہ غور و فکر کرکے عاقلانہ عمل کرتے ہیں)
۷۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (المجادلہ۔ ع)	۷ یاد رکھو اللہ کی جماعت (مسلم) ہی فلاح و کامیابی پانیوالی ہے۔
۸۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔ (صف۔ ع)	۸۔ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں۔

۱۔ یہ جملہ حضرت عیسیٰ سے حواریوں نے کہا تھا جبکہ وہ اسلام لائے تھے۔

(عنکبوت - ع۵)

۴- وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ

۴- سب لوگ ایک ہی مذہب وطریقہ پر تھے بعد میں اختلاف پیدا کر لیا۔

(یونس - ع۲)

۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۔ (الحجرات - ع۲)

۵- اے ایمان والو! کسی قوم پر نہ ہنسو ممکن ہے اس میں نیک آدمی ہوں۔ اسی طرح عورتوں پر بھی نہ ہنسو، ممکن ہے ان میں بھی نیک ہوں۔

۶- قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

۶- کہو! ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور ہماری طرف جو قرآن نازل ہوا اس پر اور جو کچھ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور اولادِ یعقوب پر نازل ہوا ہے

۲ إِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فَتَقَطَّعُوْا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(المومنون۔ ع ۴)

۲ (یہ ارشاد تھا کہ دیکھو) یہ تمہاری جماعت در اصل ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں اسلئے صرف مجھ سے ڈرو۔ مگر لوگ ایک دوسرے سے کٹ کر الگ ہو گئے اور اُنھوں نے نئے نئے مذہب بنا لئے ہیں۔ اب ہر ٹولی کے پاس جو کچھ ہے اُسی میں مگن ہے۔

۳- لَا تُجَادِلُوْا أَهْلَ الْكِتٰبِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

۳- جس قوم کے پاس آسمانی کتاب ہو اُس سے جھگڑا نہ کرو مگر ہاں بہت اچھے طریقے سے۔ اس قوم میں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ظالم ہیں۔ اور اُن سے کہو کہ جو احکام ہمارے اور تمہارے لئے نازل ہوئے ان پر ہمارا یقین ہے ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

۲ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ۔ (الحج - ۹ع)	۲ ہر قوم اور ہر جماعت کے لئے ہمنے ایک خاص طریق عبادت مقرر کردیا ہے جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں پس لوگ اس امر خاص میں تجھ سے نزاع نہ کریں۔ اور تو اپنے پروردگار کی طرف بلاتا رہ۔ بیشک تو بہت سیدھے راستہ پر ہے۔
۳ دیکھو ستھے	

۹۔ ہر قوم میں پیغمبر آئے ہیں

۱ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد - ۱ع)	۱ ہر ایک قوم کے لئے رہنما ہوتا رہا ہے۔
۲ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر - ۳ع)	۲ کوئی قوم ایسی نہیں ہے جسمیں کوئی ڈرانیوالا پیغمبر نہ آیا ہو۔
۳ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ	۳ ہمنے ہر رسول کو اُس کی قوم کی زبان مین بھیجا تاکہ وہ (احکام الٰہی) اچھی

وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (بقرہ - ع)

اس پر یقین رکھتے ہیں اور موسیٰ عیسیٰ اور دوسرے تمام پیغمبروں کے پاس جو احکام انکے پروردگار کیطرف سے آئے ان پر بھی یقین ہے ہم نہیں سے کسی ایک کو جدا نہیں سمجھتے ہم تو اللہ کے مسلم ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہے کہ ہر مسلم کو ان تمام انبیا اور کتابوں پر بھی یقین رکھنا چاہیئے جن کا ذکر قرآن پاک میں نہیں ہے

۷ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (توبہ - ع)

۷ غیر قومیں جب تک تم سے سیدھی رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو۔

۸ - طریق عبادت کا اختلاف

۱ - لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا (مائدہ - ع)

۱ تم میں سے ہر ایک گروہ کے لئے ایک خاص طور طریقہ اور دستور العمل ہمنے بنا دیا۔

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ (فرقان ع)	بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے (یعنی وہ بھی انسانی ضروریات رکھتے تھے) اور دنیاوی کاروبار کرتے تھے۔

۱۱- عالم کون ہے؟

۱- اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ع)	۱- اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ حقیقی معنی میں عالم ہے محض بہت سی کتابوں کے پڑھ لینے اور صرف مسائل جاننے سے اللہ کے نزدیک عالم نہیں۔

۱۲- متقی کون ہے؟

۱- لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ	۱- نیکی یہ نہیں ہے کہ تم (عبادت کی

لَهُمْ (ابراہیم - ع ۱)

طرح بیان کرے۔

۴- وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (نحل - ع ۵)

۴- اور بیشک ہمنے ہر قوم یا ہر جماعت میں ایک رسول بھیجا اور اُس کے ذریعہ یہی حکم دیا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور سرکش اور شیطانی قوتوں سے بچو۔

۵ . . وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ (نساء - ع ۲۳)

۵- .... اور کئی رسول ہیں جن کے حالات ہم نے تجھے پہلے ہی سُنا دیے اور کئی رسول ہیں جن کے حالات نہیں سُنائے (کیونکہ ضرورت نہیں تھی)

۶- دیکھو "مذاہب عالم" ۵

۱۰- انبیا دُنیا دار تھے

۱- وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

۱ تجھ سے پہلے جتنے رسول ہمنے

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ - ع ۲)

اشارہ - اس روشنی میں، ظاہری طریقِ عبادت کا اختلاف جو مختلف پیروانِ مذاہب میں ہے، کوئی چیز نہیں - اصل یہی دس امور ہیں؛ جن میں جس قدر موجود ہونگے اسی قدر وہ صدق و اتقا کے درجہ پر ہوں گے۔

۱۳- علمائی سوء ـــــ نقلی عالم

۱- اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (توبہ - ع)

۱ مولویوں اور پیر فقیروں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو جھوٹ اور مکر سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور دینِ الٰہی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔

۲ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ط

۲ کیا تم، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود (جب نیکی کا موقع آتا ہے) بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم اللہ کے کتاب کی

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ
لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَ
ابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ
الضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

وقت) اپنا منہ مشرق اور مغرب کیطرف
کرو۔ بلکہ نیک آدمی وہ ہے جو اللہ،
آخرت۔ فرشتے۔ کتاب الٰہی اور
تمام انبیا پر ایمان لاتا ہے۔ اللہ
کی محبت میں اپنا مال اقارب، یتیم،
مسکین، مسافر اور سائل کو اور غلام
کو آزاد کرنے میں دیتا ہے۔ نماز کی
پابندی کرتا ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے اور
جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے اور مصائب
وتکالیف میں سختیوں کا استقلال
سے مقابلہ کرتا ہے۔ ایسے
ہی لوگ سچے ہیں اور یہی متقی
ہیں۔

وہ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ (آل عمران - ع ۱۱)

۱۵- توحید

۱- دیکھو عنوان "اللہ"

۲- دیکھو عنوان "صرف اللہ سے ڈرو"

۳- دیکھو عنوان "غیر اللہ سے استمداد"

۴- دیکھو عنوان "اسلام"

۵- دیکھو عنوان "اطاعت حق (آزادی)"

۱۶- اولیاء اللہ

۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ

۱- اے قوم یہود اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اولیاء اللہ ہو اور دوسرے لوگ نہیں ہیں تو موت کی آرزو کرو۔ اگر

(پ۱ - ع۱)

۲- مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط

(جمعہ - ع۱)

تلاوت کرتے ہو۔

۲- ان لوگوں کی مثال جن کو توریت پڑھایا گیا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتے، اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔

(۱) یہ آیت بے عمل یہودی علماء کے حال میں نازل ہوئی۔

(۲) ہر بے عمل عالم پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

۱۴- تبلیغ

۱- وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

۱- تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائے پسندیدہ امور کا حکم دے اور ناپسندیدہ امور سے باز رکھے یہی

۳ - کسی چیز کے حسن کی دلکشی، صناعِ حقیقی کی بے مثل صنعت اور بے نظیر خالقیت کا یقین دل میں پیدا کردے۔

۴ - خود اپنی ہی جسمانی ساخت، ظاہری و باطنی اعضا و قوے کے محیر العقول وظائف میں فکر و تدبر اس بے مثل ہستی کا ناقابلِ محو نقش یقین دل میں ثبت کردیں۔

اسی لئے ارشاد ربانی ہے۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (حٰم السجدہ - ع ۶)

یعنی ہم انسان کو اپنی قدرت کی نشانیاں کائنات ارضی و سماوی میں اور خود اُن کے وجود میں دکھاتے رہیں گے، حتیٰ کہ ان پر اچھی طرح ظاہر ہو جائے کہ بے شک اللہ اور اس کا قانونِ قدرت حقیقت ہے جس کا انکار سراسر جہل و نادانی ہے۔

۲- إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ | ۲ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (الجمعہ ۔ ع ۱)

تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔

اشارہ ۔ اولیاء اللہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرتے ۔

۱۷۔ محبّتِ الٰہی

۱۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (بقرہ ۔ ع ۲۰)

۱۔ جو ایمان و یقین والے ہوتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ محبت اللہ کی ہوتی ہے ۔

اللہ کی محبت کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں :۔

۱ ۔ کائناتِ ارضی و سماوی کے نظام میں غور و فکر سے اللہ کی عالمگیر قدرت، خالقیت و ربوبیت کا دل میں یقین ہو جائے ۔

۲ ۔ دنیا میں مختلف قسم کے حوادث، متضاد کیفیات و واقعات اور اُن میں انسانی بیچارگی اور مجبوری کا خیال اللہ کی ہمہ گیر قدرت کا یقین پیدا کر دے ۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ (مزمل - ع۱)

یعنی یہ قرآن، عبرت ہے، بصیرت ہے، رہنما ہے اور نصیحت ہے جس کا جی چاہے (اس کے ذریعہ) اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کرلے۔

۳ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ (انعام - ع۲۰)

۳ بیشک میری نماز، میرا حج میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ (کی خوشنودی) کے لئے ہے جو تمام دنیاؤں کا پروردگار ہے۔

۱۸۔ دُنیا و آخرت

۱ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

۱ دُنیا کا ساز و سامان حقیر ہے اور آخرت متقی کے لئے بہتر ہے۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران - ع ۴)	میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

۱ - جس کو اللہ سے محبت ہو گی۔ اُس کو اللہ کے محبوب و برگزیدہ بندوں سے بھی محبت ہو گی۔ ان میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محبوب ترین اور برگزیدہ ترین بندے اور رسول ہیں۔ اس لئے کہ آپ قرآنی آیات کی رو سے "انبیا کے خاتم" اور "ساری دنیا کے لئے رحمت" ہیں۔ پس آپ کی محبت ہر "عاقل انسان" میں ہونی چاہیئے۔

۲ - جس سے محبت ہوتی ہے، اس کی خوشی و ناخوشی کا خیال ہر وقت پیش نظر رہتا ہے۔ پس اللہ اور رسول کی محبت کے معنی بھی یہی ہیں کہ جن امور میں اللہ کی خوشنودی ہو ان میں شب و روز جدّ و جہد کی جائے اور جن سے وہ ناخوش ہوتا ہو اُن سے پرہیز کیا جائے۔ اور انہی باتوں کی رہنمائی کے لئے "قرآن حکیم" موجود ہے۔ جو ہر "عاقل انسان" کے لئے ایک مکمل دستور العمل ہے۔

۴- اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ - (الحدید-ع۳)

۴- یاد رکھو! دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے زینت ہے، سامانِ مفاخرت ہے، اور مال و اولاد کی کثرت ہے۔

۵- مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ (الشوریٰ-ع۳)

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا خیال کرتا ہے تو ہم اس کی کھیتی میں برکت پیدا کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا خیال کرتا ہے ہم اس کو اسی میں سے (یہیں دنیا میں) دیدیتے ہیں اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

سب نیت کا پھل اور یقین کا ثمرہ ہے۔ جو شخص دنیا میں محنت اور جد و جہد کرتا ہے اور اس کے دل میں آخرت کا یقین ہوتا ہے۔ اسی کو آخرت میں اجر ملیگا۔ مگر جو یہ خیال کرتا ہے کہ "آخرت کوئی چیز نہیں" یا "معلوم نہیں ہے کہ نہیں ہے"

(نساء - ع ۹)

۲- مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ۭ

۲- دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے۔ صرف کھیل تماشا ہے جو متقی ہیں اُن کے لئے آخرت کا مقام بہتر ہے۔

(انعام - ع ۴)

۳- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ۭ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝

۳- ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال یہ بیان کر دے کہ وہ اس بات کے مثل ہے کہ ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جس کے سبب سے زمین پر نباتات اُگ آتی ہے۔ پھر وہ (چند روز میں) سوکھ کر چور چور ہو جاتی ہے۔ ہوا انکو اُڑا دیتی ہے (پھر کہیں نشان نظر نہیں آتا) اللہ ہی ہر بات

(کہف - ع ۶)

اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (نحل ۔ ع ۱۳)	کام کرے گا ہم اُس کو پاکیزہ اور خوش حال زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے عمل سے بہتر اجر ضرور مرحمت فرمائیں گے۔
۲- اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (احقاف ۔ ع ۲)	۲- جو لوگ زبان سے یہ کہتے ہیں کہ "اللہ ہمارا مالک ہے" پھر عملاً اس پر ثابت قدم رہتے ہیں ان کو کوئی خوف نہیں اور وہ کبھی غمگین نہ ہوں گے۔

اشارہ - ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان اور نیک عمل کا نتیجہ دُنیا و آخرت دونوں جگہ خوش حالی اور مسرت ہے۔ جن نام نہاد مسلمانوں کو آجکل یہ حاصل نہیں ان کو اپنے ایمان اور نیک اعمال کا جائزہ لینا چاہئے کہ

اور اس خیال کے ساتھ ساتھ محنت اور عمل بھی کرتا ہے۔ تو اس کا اجر اس کو دُنیا ہی میں دیدیا جاتا ہے۔ جو عین انصاف ہے۔

۶- اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ - (الشوریٰ-ع۲)

۶- جو لوگ قیامت کے متعلق شک رکھتے ہیں وہ یقیناً سخت گمراہی میں ہیں۔

۱۹- دنیا و آخرت کی خوش حالی

۱ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (یونس-ع۷)

۱ جو ایمان والے اور متقی ہیں، اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں کشائش، خوش حالی اور مسرت ہے۔ اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں (اسلئے یہ پکی بات ہے) اور یہی بہت بڑی کامیابی اور فلاح ہے

۲ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

۲ مرد اور عورت میں سے جو کوئی ایمان لا کر نیک

فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ٥ (بنی اسرائیل ۔ ع ۸)	میں بھی اندھا رہے گا ۔ بلکہ زیادہ گمراہ ۔

اشارہ ۔ اندھا ہونے سے مراد کور دل ہونا، نا آشنائے حقیقت ہونا اور حقیر و ذلیل ہونا ہے ۔

۲۱ ۔ انسانی ذمّہ داری

۱ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا (پ ۲ ۔ ع ۳)	۱ ہر شخص پر اس کی وسعت و قوت کے مطابق ذمّہ داری ہے ۔
۲ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ ۔ ع ۸)	۲ اللہ کسی کی جان کو اس کی وسعت و قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے ۔
۳ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (اعراف ع ۵)	۳ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت و قوت سے زیادہ تکلف نہیں دیتے ہیں ۔

وہ قرآنی تشریحات کے خلاف تو نہیں۔

۴ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ۔ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (ابراہیم۔ع۴)	۴ اللہ ایمان والوں کو پکے قول کے ساتھ دنیاوی زندگی میں خوب جما کر رکھتا ہے۔ اور آخرت میں بھی ایسا ہی رکھے گا۔ لیکن ظالموں کو (امن و اطمینان کی) راہ سے ڈگمگا دیتا ہے اور اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔
۵ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى۔ (واللیل)	۵ اللہ کی جناب میں کسی شخص کے لئے کوئی نعمت نہیں جو بطور انعام دیجائے مگر یہ کہ وہ انعام یا نعمت اُسی اپنے پروردگار کی خوشنودی کی تلاش میں ملتی ہے۔

۲۰۔ دُنیا آخرت کا پیش خیمہ ہے

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	جو اس دنیا میں اندھا ہے، وہ آخرت

هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ٥

(زخرف - ع۲)

خود ہی اپنے لئے ظالم ہو جاتے ہیں

۶- دیکھو عنوان "پاداش عمل"

۲۳- نفع و نقصان - حوادث مصائب

۱- مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط

(نساء - ع۱۱)

۱- تجھے جو بھی بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری بدولت ہے۔

۲- اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ٥ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

۲- اے انسان! اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں۔ مگر اسی کی ذات۔ اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچائے تو (کوئی روکنے والا نہیں)

۲۲- اختیارِ انسانی

۱- لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (پ۳-ع۱)	۱- "دین" میں جبر نہیں ہے- کیونکہ ہدایت اور گمراہی دونوں اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہیں۔
۲- مَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْھَا- (انعام ع۱۳)	۲- جو کوئی دیکھے اور سمجھے اس کا فائدہ اُسی کے لئے ہے اور جو اندھا ہو جائے اُس کا وبال اُسی پر آئے گا۔
۳ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ- (انفال-ع۷)	۳ یہ (بُرا حال) اس لئے کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو بخشتا ہے، اُسکو تبدیل نہیں کرتا جب تک اُس قوم کے لوگ اپنے خیالات تبدیل نہیں کر دیتے۔
۴ اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ط (یونس ع۱۰)	۴ تو کیا تو لوگوں کو جبراً مومن بنائے گا؟
۵ وَمَا ظَلَمْنَاھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْا	۵ ہم ان پر ظلم نہیں کرتے بلکہ وہ

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

(الروم ۔ ع ۵)

عمل کا کچھ مزا چکھائے ممکن ہے لوگ باز آ جائیں (اور اپنی اصلاح کر لیں)

۶ - وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(لقمان ۔ ع ۲)

۶ - تجھ پر جو مصیبت اور سختی پڑے اسے استقلال سے برداشت کر۔ بیشک یہ ہمت کا کام ہے۔

۷ - عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(پ ۲ ۔ ع ۲۶)

۷ - جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور جس چیز کو تم چاہتے ہو ممکن ہے تمہارے لئے بُری ہو۔

۸ - دیکھو استقلال

۹ - اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

(القمر ۔ ع ۳)

۹ - ہم نے ہر چیز کو مقررہ اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

(نساء - ع ۱۱)

وہ ہر بات پر قادر ہے۔

۳- لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(توبہ - ع ۶)

۳- جو بھی (نفع و نقصان) ہم کو پہنچتا ہے وہ اللہ ہی کا مقرر کیا ہوا ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے اور اسی پر ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

۴- اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۔

(یونس - ع ۱۱)

۴- اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنیوالا نہیں۔ اور اگر راحت یا فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے اپنا فضل بھیجتا ہے۔

۵- ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

۵- خشکی اور تری میں انسان کی بد عملی کے سبب سے خرابی پھیل گئی تاکہ اسکے

ہیں، تبدیلی نہیں ہوتی۔ اسی کا نام "تقدیر" ہے۔

۴۔ دیکھو عنوان "ہر بات کے لئے وقت مقرر ہے"

۵۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ (کہف ع۲)

۵۔ جس کو اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جسکو وہ گمراہ کردے اُسکا کوئی مددگار اور ہادی تو ہرگز نہ پائیگا۔

۶۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ (توبہ ع۱۴)

۶۔ اللہ کسی قوم کو اس کی ہدایت کے بعد گمراہ نہیں کرتا جب تک اُن باتوں کو صاف صاف واضح نہ کردے جن سے بچنا چاہیئے۔

۷۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (یونس ع۵)

۷۔ اللہ انسان پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا، وہ خود ہی اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں۔

اشارہ۔ خیر و شر اور ہدایت و گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرنے کے دو معنی ہیں:۔

۲۴۔ جبر۔ تقدیر

۱۔ دیکھو عنوان "حوادث" ۱۔۲۔۳ اور ۴

۲۔ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ (رعد۔ ع)

۲۔ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ اصل کتاب اسی کے پاس ہے

اشارہ۔ امّ الکتاب، ایسی کتاب کو کہا جائیگا جس سے پہلے کوئی کتاب نہ ہو اور جو ہر پہلو سے مکمل ہو۔ یہاں اللہ کے "وسیع اور ہمہ گیر علم" سے مراد ہے۔ کیونکہ اس کا علم بھی قدیم اور ہر طرح سے انتہائی مکمل ہے اپنے ایسے علم سے اس کائنات میں جس کو "جزو مفید" جانتا ہے، قائم رکھتا ہے، ورنہ مٹا دیتا ہے۔

۳۔ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۚ (بنی اسرائیل۔ ع)

۳ تو ہمارے قانون میں تبدیلی نہیں پائے گا۔

زہر میں زہر ہی کی خاصیت رہیگی اور مفرّح چیزوں میں تفریح کی۔ غرض دنیا میں جس قدر چیزیں ہیں، ان کے طبائع و خواص، اور افعال و آثار میں جو فطری

اسلام خالقِ کائنات کی معرفت کے لئے جو صفات بیان کرتا ہے، وہ ہر حیثیت سے اکمل ہیں۔ اس لئے یہہ ناممکن تھا کہ اللہ کو بعض قوتوں کا خالق کہتا اور بعض کا نہ کہتا! وہ یہہ تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح وہ تمام موجوداتِ حسّی، عقلی اور روحانی کا خالق ہے، اسی طرح وہ تمام قوتوں کا بھی خالق ہے اور اپنی تمام مخلوقات کی تربیت و نگہداشت کا ذمّہ دار۔ اسی لئے جو قوت بھی کسی جگہ موجود ہے، اقتضائے اسباب کی بنا پر اس کی پرورش کرتا ہے جو اس کی خالقیت،

ربوبیت اور رحمانیت کے لئے

ضروری ہے

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ
وَمَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ (الشوریٰ ع۱۴)

(۱) انسان خود گمراہی اختیار کر لیتا ہے تو اللہ از روئی کمال عدل و انصاف اس کو تباہی اور دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا قانون یہی ہے۔

(۲) انسان کی فطرت میں اللہ نے ایک قوت پیدا کی ہے جو اچھے اور برے محمود و مذموم، راستی اور کجی میں تمیز کرتی ہے۔ پھر اسی فطرت میں یہ قوت بھی ہے کہ تمیز کرنے کے بعد دونوں میں سے ایک کو "عملی حیثیت" سے اختیار کر لے یا قوت سے فعل میں لے آئے۔ اس قوت کو "قوت الٰہیہ" بھی کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ "خیر محض" ہے۔ مگر جب انسان ہدایت کو چھوڑ کر عملی لحاظ سے گمراہی اختیار کر لیتا ہے تو یہ اس کا طبعی و فطری فعل نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی ہوتا ہے جو کثرتِ مشق سے اس کی طبیعت ثانیہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس اعتبار سے ضلالت کی نسبت اللہ کی طرف کی جاتی ہے جو کسی طرح قابلِ اعتراض نہیں جس انسان نے قوتِ تمیز کے حکم سے انحراف کیا، یا اُسے اپنی دوسری اسفل قوتوں سے مغلوب کر کے مُردہ کر دیا اور خود گمراہ ہوا، وہ خطاوار اور گناہ گار ہے۔

۳- وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

(انعام - ع ۱۴)

۳- اور تیرے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہو اسکے کلام کا بدلنے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

۴- لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ط

(احزاب - ع ۸)

۴- اللہ کے قانون میں تو ہرگز تبدیلی نہ پائے گا۔

۵- دیکھو عنوان "جبر و تقدیر"

۲۶- ہر بات کے لئے ایک وقت ہوتا ہے

۱- لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

(انعام - ع ۸)

۱- ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔

۲- كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝

(القمر - ع ۱)

۲- ہر بات یا ہر کام اپنے وقت پر ہو جاتا ہے۔

یعنی جو آخرت کی کھیتی کا خیال کرتا ہے، ہم اس کی کھیتی میں برکت پیدا کرتے ہیں اور جو دُنیا کی کھیتی کا خیال کرتا ہے ہم اس کو اسی میں سے (یہیں دُنیا میں) دیدیتے ہیں۔ اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۸- نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ (انعام - ع)

۸- ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں، بلند کر دیتے ہیں۔

۹- دیکھو "حوادث"

۱۰- دیکھو عنوان "استقلال"

۲۵- اللہ کا قانون

۱- لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا (بنی اسرائیل - ع ۸)

۱- تو ہمارے قانون میں تبدیلی نہیں پائیگا۔

۲- دیکھو عنوان "ہر بات کے لئے ایک وقت"

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ ۝ (رعد ع ۲)

اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں اور وہ انکی مدد کو نہیں پہنچتے ان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ کھول کر پانی لے لے اور منہ تک لیجائے مگر نہ پہنچ سکے کافرونکی دعا ضائع اور بے اثر ہوتی ہے

۲- مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۝ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (عنکبوت - ع ۴)

۲- جو اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز سمجھتے ہیں ان کی مثال مکڑی کی ہے جو گھر بناتی ہے۔ کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہے۔ کاش! وہ اس بات کو جانتے!

۳- فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

۳- (مصیبت کے وقت) ان لوگوں نے کیوں مدد نہیں کی جنکو گمراہوں نے

۲۷- صرف اللہ سے ڈرو

۱- لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ (پ۲- ع۱۸)

۱- تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

۲- لَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (آل عمران ع)

۲- اگر تم ایمان والے ہو تو مومن کی شان یہی ہے کہ تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔

۳- اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (توبہ- ع۲)

۳- کیا تم اُن سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ تم اُس سے ڈرو بشرطیکہ تم مومن ہو۔

۲۸- غیر اللہ سے استمداد

۱- اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

۱ جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے کو

نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ

(البقرہ - ع ۳۷)

ہو یا کوئی نذر و منت مانتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

۲- وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

(حج - ع ۴)

۲- وہ اپنی منتیں پوری کریں۔

۳- يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا

(دہر - ع ۱)

۳- وہ منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔

۴- وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ (نحل - ع ۷)

۴- جسکو وہ نہیں جانتے ہماری دی ہوئی روزی میں سے اسکا حصہ لگاتے ہیں (غیر اللہ کی منت مانتے ہیں) اللہ کی قسم ان افترا پردازیوں کے متعلق تم سے ضرور بازپرس ہوگی۔

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ (احقاف۔ ع)	اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے معبود بنا رکھا تھا۔ ہاں انکا کہیں پتہ نہیں۔
۴۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ (کہف۔ ع۱۲)	۴۔ کیا کافروں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ وہ میرے سوا، میرے بندوں میں سے کیکو اپنا مددگار کارساز یا حاجت روا بنائیں؟

اشارہ۔ ان آیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا مددگار اور حاجت روا بنانا یا سمجھنا گمراہی ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اس طرح انسان کے ضمیر کی آزادی سلب ہو جاتی ہے، وہ محدود النظر ہو جاتا ہے، خوداعتمادی نہیں رہتی اور قوائے عملیہ سست ہو جاتے ہیں۔ جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ مادی و روحانی دونوں قسم کی ترقیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

۱۹۔ منت ـــــ نذر و نیاز

۱۔ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ	۱۔ اور جو کچھ تم خیرات کرتے

۳- دیکھو عنوان "کامیابی"

۴- دیکھو عنوان "متقی کون ہے"

۳۱- مذہب میں بیجا مبالغہ

۱- لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ (النساء- ع۲۳)	۱- اپنے مذہب میں حقیقت و میانہ روی کی حد سے نہ بڑھ جاؤ۔

۳۲- نماز

۱- اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؕ (نساء- ع۱۴)	۱- بے شک نماز ایمان والوں پر بقید وقت فرض ہے۔
۲- اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ	۲- نماز کے پابند رہو۔ بیشک نماز بیحیائی کے کاموں سے اور ناپسندیدہ

نتیجہ۔ نذر و منت صرف اللہ سے مانو اُسکے سوا کسی سے ماننا غضب الٰہی کا موجب ہے۔

۳۰۔ نجات

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ ۱ - ع)

۱۔ بیشک جو لوگ ایمان والے ہیں۔ جو یہود ہیں۔ عیسائی ہیں اور صابی ہیں کچھ بھی ہیں اللہ اور قیامت پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ اُنکے لئے ان کے پروردگار کی جناب میں اجر ہے۔ ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی حزن و ملال۔

اس سے یہ ثابت ہے کہ دُنیا و آخرت میں نجات اور اطمینان کے لئے اللہ اور آخرت پر ایمان اور نیک عمل چاہئیں ظاہری رسوم کا اختلاف حقیقتًا قابلِ التفات شے نہیں۔

۲ دیکھو دُنیا و آخرت کی خوش حالی

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ۔

(توبہ ۔ ع ۸)

کرنیوالے کارکنوں کے لئے ہے اور اور انکے لئے بھی جنکے دل مائل کرنے ہوں ۔ نیز غلاموں کو آزاد کرانے ، قرضداروں کو قرض کی تکلیف سے چھڑانے ، اللہ کی راہ میں جہاد یا تبلیغ کرنے اور دوسرے نیکی امداد میں صرف کیا جائے

۲- وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ط

(البقرہ ۔ ع ۲۷)

۲- اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اور کتنا خرچ کریں (یا خیرات کریں) کہہ دے جو چیز عمدہ ہو ۔ اور جتنی اپنی حاجت سے زیادہ ہو۔

اشارہ ۔ "عفو" کے دو معنی ہو سکتے ہیں (۱) عمدہ چیز (۲) حاجت اور ضرورت سے جتنا زیادہ مال ہو۔

۳- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

۳- اے ایمان والو! (نیک کام میں) عمدہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہو، خرچ کرو۔ اور اس میں سے بھی جو زمین سے ہمنے تمہارے

(عنکبوت۔ ع ۵) امور سے باز رکھتی ہے۔

۳۔ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ (مریم۔ ع ۴)

۳۔ پھر انکے بعد ان کی جانشین ایسی نسل ہوئی جس نے نماز کو ضائع کر دیا، بگاڑ دیا اور شہوات و نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئی یہی لوگ عنقریب ہلاکت میں پڑ جائیں گے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہلاکت و گمراہی کے مجملاً دو اسباب ہیں۔

(۱) نماز کو ضائع کر دینا (یا اس کے اصول و ارکان اور روح کو خارج کر دینا)

(۲) نفسانی خواہشات میں پڑ کر عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنا اور تہذیب و تمدن میں ترقی کرنے کی وسائل قوتوں کو بیکار کر دینا۔

۳۳۔ خیرات۔ صدقہ

۱۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا

۱۔ خیرات، زکوٰۃ اور صدقہ صرف فقیروں، مسکینوں اور صدقہ جمع

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط

(البقرہ - ع ۳۷)

راہ میں گھرے ہوئے ہیں (یعنی جہاد یا تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہیں) اور زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ (یعنی اپنی معاش حاصل کرنیکی فرصت بوجہ مصروفیت انہیں نہیں ملتی) اجنبی آدمی جب انکو دیکھے تو ان کی سیر چشمی سے سمجھے کہ تونگر ہیں البتہ تو ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیگا (کیونکہ فقر و فاقہ کے آثار نمودار ہونگے) وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے ہیں

۷- دیکھو عنوان متقی کون ہے؟

۸- .... وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ

۸- (نیک وہ ہیں جو) اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (بقرہ - ع ۳۷)

لئے پیدا کی۔ اور خراب چیز کے صدقہ کرنے کی نیت نہ کرو۔ کیونکہ ویسی چیز تم خود لینے والے نہیں سوائے اس کے کہ اس کے لینے میں چشم پوشی کر جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں وہی بہترین حمد کے لائق ہے۔

۴- دیکھو عنوان "منت"

۵- اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (البقرہ - ع ۳۷)

۵- اگر تم خیرات و صدقات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر اسکو چھپاؤ اور محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اللہ تمہاری برائیوں یا گناہوں میں سے کچھ دور کر دے گا وہ جو کچھ تم کرتے ہو اچھی طرح جانتا ہے۔

۶- لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا

۶- خیرات ان فقراء کے لئے ہے جو اللہ کی

لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۝ (توبہ - ع ۱۳)

تو فوراً قسم کھالیں اور کہینگے کہ ہمارا ارادہ تو نیک ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ تو ایسی مسجد میں کبھی کھڑا نہ رہ۔

اشارہ۔ گو یہ آیت ایک خاص مسجد میں جانیکی ممانعت سے متعلق ہے۔ مگر اس سے مقصد یہ ہے کہ جس جگہ بھی بدامنی اور اختلاف کی کوئی بات ہو وہاں جانے سے ہر مسلمان کو احتراز کرنا چاہئے۔

۳۵۔ عبرت وبصیرت

۱۔ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (آل عمرن - ع ۱۴)

۱ دنیا کا سیر سفر کرو اور دیکھو (اللہ اور اس کے قانون کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

۲ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

۲ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے کئی زمانوں میں ایسی قومیں ہو چکی ہیں جن کو ہم نے زمین پر ایسا جما دیا تھا کہ تم کو ویسا

لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝

(الدہر - ع ۱)

خوشنودی کے لئے کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے بدلہ نہیں چاہتے اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ شکریہ ادا کرو۔

۹- دیکھو عنوان "شیریں کلامی" ۲

۳۴- کس مسجد میں نہ جانا چاہیے

۱- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

۱- اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے مسجد بنائی ہے (اس لئے کہ) (مسلمانوں کو) ضرر پہنچائیں، اس میں کفر کی باتیں کریں مومنوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور کمین گاہ بنائیں اس شخص کے لئے جو اللہ اور اُس کے رسول کا پہلے ہی سے مخالف ہے۔ (اور اگر اُن سے اس کے متعلق کچھ کہا جائے

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

تُشْرِكُوْنَ ۝ (انعام - ع)

۵- لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ

شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ

تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ

مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

(انعام - ع ١١)

خفیہ دعا کرتے ہو کہ اگر خدا ہمیں اس سے نجات دے

تو ہم ضرور شکریہ ادا کرینگے۔ پھر کہہ کہ اللہ ہی

اُس سے اور ہر طرح کی تکلیف سے تمکو نجات دیتا ہے لیکن

اس پر بھی تم اس کے علاوہ دوسرے کو مانتے ہو۔

۵- (موت کے وقت اللہ کہے گا) آخر تم تنہا

ہمارے دربار میں آئے جس طرح پہلی

مرتبہ تم کو تنہا پیدا کیا تھا اور جو سامان

ہم نے دیا تھا وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے

ہم تمہارے ساتھ تمہاری سفارش کرنے

والوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم اپنے میں

شریک سمجھتے تھے۔ اب سارے

تعلقات ٹوٹ گئے اور تمہارے زعم

سب کھوئے گئے۔

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○

(انعام - ع)

نہیں جایا۔ ہم نے ان پر آسمانی بارش بھیجی تھی جو دن رات برستی تھی اور اُنکی آبادیوں کے نیچے نہریں بہتی تھیں۔ پھر ان کو ان کے گناہوں کے سبب سے ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دَور پیدا کر دیے۔

۳- اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ (انعام - ع)

۳ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تمہاری آنکھ اور کان کی قوت لے لے اور تمہارے دلوں پر مُہر لگا دے (عقل گُم کر دے) تو اُس کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ قوتیں پھر دے سکے۔

۴- قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ

۴- اے رسول! کہہ وہ کون ہے جو تم کو بیابان اور سمندر کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے جس کی جناب میں تم آہ و زاری سے یا

وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ
وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ
صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ
وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ط
(رعد - ع ۱۳)

انگور کے باغ ہیں۔ کھیت ہیں۔ کھجور کے
درخت ہیں بعض جڑ سے دو تنے والے ہیں
اور بعض ایسے نہیں ہیں دونوں کو ایک ہی
پانی دیا جاتا ہے۔ مگر مزے میں ایک دوسرے
سے ہم اچھا بناتے ہیں۔

۱۰- اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ
شَيْئًا ۝ (مریم - ع ۵)

۱۰- کیا انسان یہ یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے
ہی اس سے پہلے اُس کو پیدا کیا حالانکہ
وہ کوئی چیز ہی نہ تھا (معدوم محض تھا)

۱۱- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ
بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ

۱۱- تو کیا انہوں نے دنیا کی سیر نہیں کی کہ انکے
دلوں میں اس سے سمجھنے کی قوت پیدا ہوتی
اور کانوں میں نصیحت سُننے کی صلاحیت آتی
ہاں آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل

۶- وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○

(اعراف - ع۱)

۶- اور کئی بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کر دیا وہاں ہمارا عذاب اچانک لیے وقت پہنچا جبکہ وہاں کے باشندے رات کو سو رہے تھے۔ یا باتیں کر رہے تھے۔

۷- هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ (یونس - ع)

۷- اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ اور دن بنایا کہ اس میں دیکھ سکو (اور معاش کے کام کرو) انہیں سننے اور ماننے والوں کیلئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں

۸- وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○

(یوسف - ع۱۲)

۸- آسمان اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن کو وہ دیکھتے رہتے ہیں مگر (حقیقت یہ ہے) منہ پھیر لیتے ہیں (غور و فکر نہیں کرتے)

۹- وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ

اور زمین پر قطعات ہیں باہم متصل اور

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

(القمر۔ ع۳)

پہلے ہلاک کر دیا۔ پھر کیا تم نے کوئی (غور فکر کر کے) عبرت حاصل کرنے والا ہے؟

۱۵۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

(الحشر۔ ع۱)

پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو

۱۶۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

(حم السجدہ۔ ع۱)

۱۶۔ ہم اُن کو (یعنی انسان کو) اپنی قدرت کی نشانیاں کائناتِ ارضی وسماوی میں اور خود اُن کے وجود میں دکھاتے رہیں گے، حتیٰ کہ ان پر پورا پورا ظاہر ہو جائے کہ بیشک وہ (اللہ اور اس کا قانونِ قدرت) حقیقت ہے۔ اور اسکا انکار سراسر جہالت و نادانی ہے۔

۱۷۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُو

۱۷۔ کیا جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ ہم ان کو ایمان اور عمل نیک والوں کے برابر رکھیں گے؟ اور ان سب کی زندگی

وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ (الحج-ع ۶)

اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

۱۲- يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝

(زمر-ع ۱)

۱۲- (اللہ) تم کو پیدا کرتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش اسی طرح تدریج کئی حالتیں تین تاریک پردوں میں ہوتی ہیں۔ یہی اللہ تمہارا پالنے والا تربیت کرنیوالا، اور نشو و نما دینے والا ہے۔ اسی کی خاص سلطنت ہے۔ سوائے اسکے کوئی معبود نہیں۔ ان دلائل کے بعد تم کہاں بہکے جاتے ہو؟

۱۳- هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(زمر-ع ۱)

۱۳- کیا دانا اور نادان برابر ہو سکتے ہیں؟

۱۴- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ

۱۴- اور بے شک ہم نے تم جیسوں کو اس سے

بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ؕ	دو سمندروں کے درمیان حدِ فاصل بنا دیا؟
ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ بَلْ اَکْثَرُھُمْ	کیا (اب بھی) اللہ جیسی قدرت والا معبود ہی؟
لَا یَعْلَمُوْنَ (النمل-ع ۵)	افسوس اکثر ان باتوں کو نہیں جانتے۔
۲۰- اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا	۲۰- ہاں مجبور اور بے بس کی کون سنتا ہی
دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ	جبکہ وہ اسکو پکارتا ہی- اور اس سے تکلیف دور
یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ	کردیتا ہے۔ اور تمکو روئے زمین کا بادشاہ
ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیْلًا مَّا	بنا دیتا ہی- کیا (پھر بھی) اللہ کا ہمسر کوئی
تَذَکَّرُوْنَ۔ (النمل-ع ۵)	ہے؟ کچھ تو غور و فکر کرو۔
۲۱- اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ	۲۱- ہاں! کون تم کو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ	میں رستہ دکھاتا ہے؟ اور کون بھیجتا ہی اُن
الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ	ہواکو جو پہلے ہی سے باران رحمت کی بشارت
رَحْمَتِہٖ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ	دیتی ہے؟
تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝	کیا (پھر بھی) اللہ کے برابر کوئی معبود ہی؟

الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ (الجاثیہ۔ ع ۳)

اور موت یکساں ہو جائے گی؟ اُن کا یہ فیصلہ بُرا ہے۔

۱۸۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ (النمل۔ ع ۵)

۱۸۔ ہاں! کس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے ابر سے پانی برسایا؟ جس سے ہم نے سرسبز و شاداب باغات اُگائے۔ تم میں یہ قدرت نہ تھی کہ اُن میں ایک درخت تو اُگا دیتے کیا (اب بھی) اللہ جیسی قدرت والا معبود ہے؟ (اگر مشرک غور و فکر نہیں کرتے تو جانے دو) وہ گمراہ ہیں

۱۹۔ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

۱۹۔ ہاں! کس نے زمین کو تمہاری سکونت کے لائق بنایا، اس کے جابجا شگاف میں دریا بہائے۔ اس پر پہاڑ بنائے، اور

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

(آل عمران - ع)

٢٤- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا
ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ
مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ
مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ
فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ يَكَادُ
سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ
بِالْاَبْصَارِ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

ہیں (اور جب کچھ انکشاف ہوتا ہے تو
کہہ اُٹھتے ہیں کہ اُٹھتے ہیں کہ) اے
ہمارے پالنے والے تونے یہ سب فضول اور بیکار نہیں بنایا
٢٤- کیا تونے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ ابر کو رواں
کرتا ہے پھر اس کو دوسرے ابر سے ملا دیتا ہے
پھر اسے تہ بتہ جما دیتا ہے - پھر تو اس کے
بیچ سے بارش دیکھتا ہے اور ابر سے (بعض
وقت) اولوں کے پہاڑ برساتا ہے پھر اسکے ذریعہ
جس پر چاہتا ہے مصیبت ڈالتا ہے اور جسکو
چاہتا ہے بچا دیتا ہے - اس ابر کے بجلی کی
چمک ایسی ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے وہ
بینائی اُچک لے جائیگی - اللہ ہی رات اور
دن کو بدلتا رہتا ہے - بیشک اس میں

(النمل - ع ۱)

۲۲- اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(النمل - ع ۱)

۲۳- اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

مشرک جنکو اللہ کے برابر سمجھتے ہیں اللہ انسے بہت بلند رتبہ ہے

۲۲- ہاں! کون خلقت کو پیدا کرتا ہے پھر اسکو فنا کرتا ہے۔ اور کون تم کو آسمان اور زمین کے ذریعہ روزی دیتا ہے؟ کیا پھر بھی اللہ کا ثانی کوئی اور ہے اور تم اپنے دعوے میں سچے ہو، تو اپنی دلیل پیش کرو۔

۲۳- آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اختلاف میں یقیناً عاقلوں کے لئے بہت سے دلائل ہیں۔ یہ وہ عاقل ہیں جو کھڑے بیٹھے اور کروٹ لیتے اللہ کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمان زمین کی پیدائش پر غور و فکر کرتے رہتے

۵- اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ (نحل- ع۱۳)

۵- اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا، احسان کا اور اقربا کے سلوک کا اور منع کرتا ہے بے حیائی کے کاموں سے، ناپسندیدہ اموروں سے اور ظلم و سرکشی سے۔

۶- اَطْعِمُوا الْبَاۤئِسَ الْفَقِيْرَ (حج- ع۴)

۶- مصیبت زدہ محتاج کو کھانا کھلاؤ۔

۷- اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (حج- ع۵)

۷- قناعت والے اور سوال نہ کرنے والے محتاج کو کھانا کھلاؤ۔

۸- مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ (فاطر- ع۳)

۸- جو کوئی پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی ذات کے لئے پاک ہوتا ہے۔

۹- هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن- ع۳)

۹- احسان یا نیکی کا بدلہ سوائے احسان کے نہیں ہو سکتا۔

۱۰- مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ

۱۰- جو نیکی کریگا ہم اس کے لئے اس

لِاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ (نور - ع ٦)

اریاب بصیرت کے لئے سرمایۂ عبرت ہے۔

۲۵ مَا يَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ط (فاطر ع ٢)

۲۵ دونوں دریا برابر نہیں ہو سکتے یہ میٹھی اور خوشگوار پانی کا ہے اور یہ ملح کھاری پانی کا۔

۳۶ - نیک عملی

۱ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ط (پ ١ - ع ٦)

۱ ہم احسان اور نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ دیں گے۔

۲ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط (بقرہ ع ١٨)

۲ پس نیک کاموں کی طرف سبقت کرو۔

۳ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ط (اعراف - ع ١٤)

۳ بے شک اللہ کی رحمت احسان اور نیکی کرنے والوں سے قریب رہتی ہے۔

۴ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ (یونس - ع ٣)

۴ جنہوں نے نیک کام کیا ان کے لئے اچھا بدلا ہے اور اس سے زیادہ انعام ہے۔

۳- لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ط

(انعام۔ ع ۱۹)

۳- بے حیائی کے کام کے قریب بھی نہ جاؤ۔ وہ کھلم کھلا ہوں یا پوشیدہ ہوں۔

۴- اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(اعراف۔ ع ۱۱)

۴- میرے مالک نے بے حیائی[۱] کے کام خواہ وہ ظاہر ہوں یا خفیہ ہوں۔ گناہ[۲]۔ ناحق بغاوت[۳]۔ اللہ کے[۴] برابر کسی بات میں کسی کو سمجھنا، جس کو کوئی سند نہیں۔ اور اللہ[۵] کے متعلق ایسی باتیں کہنا جن کو تم نہیں جانتے، حرام کیا ہے۔

۵- اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

(توبہ۔ ع)

۵- بے شک مشرک نجس ہوتے ہیں۔

اشارہ - یہ ضروری نہیں کہ نجاست ظاہری سے نجس ہوں۔ بد عملی و بد خُلقی کے لحاظ

لَہٗ فِیۡھَا حُسۡنًا (الشوریٰ ع۴)

میں حسن وخوبی کو بڑھائیں گے۔

۱۱- لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ۔ (مدثر۔ ع۱)

۱۱- زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کر۔

۱۲- دیکھو "امثال قرآنی" ۱۱

۳۷- بدعملی

۱- مَنۡ یَّکۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا یَکۡسِبُہٗ عَلٰی نَفۡسِہٖ۔ (نساء۔ ع۱۶)

۱- جو گناہ کا کام کرتا ہے وہ اپنی ہی جان کے حق میں برا کرتا ہے۔

۲- مَنۡ عَمِلَ مِنۡکُمۡ سُوۡٓءً بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَاَصۡلَحَ فَاَنَّہٗ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (انعام۔ ع۶)

۲- تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھے اور پھر توبہ کرلے اور حالت کی اصلاح کرلے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲- كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (آل عمران ع ۱۵)	۲- ہر شخص موت کا مزا چکھنے والا ہے۔
۳- اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط (النساء ع ۱۱)	۳- تم جہاں کہیں بھی رہو گے تم کو موت پہنچ جائے گی۔ خواہ مضبوط و مستحکم قلعہ میں رہو۔
۴- اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ۔ (الجمعہ۔ ع ۱)	۴- موت جس سے تم بھاگے بھاگے پھرتے ہو یقیناً وہ تم سے ایک دن ملاقات کرے گی۔
۵- مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط (لقمان۔ ع ۴)	۵- کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سر زمین میں مرے گا۔

۳۹- عذاب قبر

انتباہ:- قبر سے مراد مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ ہے۔

سے بھی آدمی نجس ہوتا ہے۔

۶- جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا۔ (الشوریٰ۔ ع۴)

۶- بُرائی کا بدلہ اُسی کے مثل ہے۔

۷- هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ○ (احقاف۔ ع۴)

۷- وہی قوم ہلاک ہوتی ہے جو فاسق اور نافرمان ہوتی ہے۔

۸- يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ (الرحمٰن۔ ع۲)

۸- اکثر مجرم اپنے قیافہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

۹- دیکھو "امثالِ قرآنی" ۱۲

۳۸- موت

۱- مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا (آل عمران۔ ع۱۵)

۱- ہر شخص صرف اللہ ہی کے حکم سے مرتا ہے۔ اور اسی وقت جو اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔

۴۰- دوبارہ پیدائش حشر ونشر- قیامت

۱- كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ

(اعراف - ع۱)

۱- جس طرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو جاؤ گے۔

۲- الَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ۝

(الزخرف - ع۱)

۲- اللہ وہی جو آسمان سے پانی ایک خاص مقدار میں برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین میں جان ڈال کر ہزاروں قسم کے نباتات و حیوانات پھیلا کر کھڑا کر دیتا ہے بس اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن) زمین سے نکالے جاؤ گے

۳- إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

(الشوریٰ - ع۲)

۳- جو لوگ قیامت کے متعلق شک رکھتے ہیں وہ یقیناً بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔

۴- دیکھو "اللہ" ۶۷

۵- دیکھو "جہالت" ۶

فرعون کے قصہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۝ (المومن-ع۵)

پھر اللہ نے اس کو (یعنی موسیٰ کو) ان لوگوں کی بری تدبیروں سے بچا لیا اور فرعون کی اولاد پر بری طرح کا عذاب چھا گیا۔ اب ایک خاص قسم کی آگ، کے سامنے وہ صبح و شام حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت ہوگی (حکم ہوگا کہ) اے آلِ فرعون سخت ترین عذاب کی جگہ داخل ہو جاؤ۔

اشارہ:۔ خط کشیدہ فقرہ غور طلب ہے۔ وہ قیامت سے متعلق نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کے بعد قیامِ قیامت کا ذکر آتا ہے

(پ۱ - ع۱۳)

۲- لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ

(پ۱ - ع۱۶)

۲- میرے لئے میرے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔

۳- لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۔ (پ۳ - ع۸)

۳- نفس انسان کے لئے وہی ہے جو کچھ اس نے کمایا اور اسپر وبال اس بدعملی کا ہے جسکا وہ مرتکب ہوا۔

۴- اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی

(آل عمران - ع)

۴- میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا عمل مرد ہو خواہ عورت ضائع نہیں کرتا۔

۵- لِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔

(انعام - ع۱۶)

۵- سب کے لئے درجے ہیں ان کے اعمال کے مطابق۔

۶- لَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا (انعام - ع۲)

۶- ہر آدمی اپنے کام سے جو کچھ کماتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔

۷- لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

۷- کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا

۴۱۔ شفاعت

۱۔ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ط۔ (السجدہ - ع ۱)	۱۔ اس (اللہ) کے سوا تمہارا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں ہے۔
۲۔ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ط (الزمر - ع ۵)	۲۔ سفارش تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔
۳۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (بقرہ - ع ۳۴)	۳۔ ایسا کون شخص ہے جو اُس کی جناب میں بغیر اُس کے حکم کے سفارش کر سکے؟

۴۲۔ پاداشِ عمل

۱۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط	۱۔ اور نیکی کی قسم سے دنیا میں جس عمل کا اقدام تم کرتے ہو اللہ کی جناب میں اسکا اجر پاؤ گے

هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا (لقمان - ع ۴)

اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کچھ دے سکیگا۔

۱۳- وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا۔

(سبا - ع ۵)

۱۳- مال و اولاد وہ چیز نہیں ہے کہ تمکو ہماری جناب میں مقرب بنا دے مگر ہاں جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں باعث قرب ہیں)

۱۴- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔

(حٰمٓ السجدہ - ع ۶)

۱۴- جو نیک عمل کرتا ہے، اپنے ہی لئے کرتا ہے جو بُرا کام کرتا ہے، اُس کا وبال اُسی پر ہے۔

۱۵- لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔ (النجم - ع ۳)

۱۵- انسان کو صرف وہی ملے گا جس کے لئے وہ جدوجہد کرے۔

۱۶- هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا

۱۶- احسان کا بدلہ سوائے احسان کے

(انعام - ع ۲)

بوجھ نہیں اُٹھاتا۔

۸- لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ

(یونس - ع ۵)

۸- میرا عمل میرے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے۔

۹- اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ (بنی اسرائیل - ع ۱)

۹- اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے ہی ذات کے لئے اچھا کرو گے۔

۱۰- اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ (کہف - ع ۴)

۱۰- ہم نیک کام کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔

۱۱- لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۝

(نور - ع ۲)

۱۱- اُن میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہی ہے جو گناہ اُس نے کمایا۔

۱۲- يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ

۱۲- اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ ادا کر سکے گا

لَا يَسْتَوِى الْخَبِيثُ وَ الطَّيِّبُ ط

ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے

قرانِ حکیم ۵ : ۱۳

الْإِحْسَانُ۔ (الرحمٰن۔ ع ۳)

نہیں ہو سکتا۔

۱۷۔ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ (الشوریٰ۔ ع ۵)

۱۷۔ برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔

۱۸۔ مَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا۔ (انعام۔ ع ۱۳)

۱۸۔ جو دیکھے اور سمجھے تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کے لئے ہے۔ اور جو اندھا بن جائے (بصیرت سے کام نہ لے) تو اس کا وبال اسی پر ہے۔

کرلے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ مقصد صفائی اور پاکیزگی سے ہے۔ اور بس۔ جو لوگ اس قسم کی جزئیات و فروعات کو اصولی حیثیت دے کر اختلاف و تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔

۲- اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (مائدہ - ع ۱)	۲- اگر تم (مباشرت وغیرہ سے) ناپاک ہو گئے ہو تو نہا کر پاک و صاف ہو جاؤ۔
۳- لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (مائدہ - ع ۱۳)	۳- ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے۔
۴- يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ۔ (انفال - ع ۲)	۴ اللہ تمہارے لئے اوپر سے پانی برساتا ہے تاکہ تم کو اس سے پاک و صاف رکھے۔
۵- لِيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ (حج - ع ۴)	۵ اُن کو چاہیئے کہ اپنے ناخن تراشیں اور میل دور کریں۔
۶- مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى	۶- جو پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ

۱۔ صفائی

۱۔ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

(مائدہ ۔ ع)

۱۔ جب نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو۔ اپنے سر٭ کا مسح کرو اور دونوں پاؤں ٹخنے تک دھولو۔

٭ بعض نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے "اپنے سر کا اور ٹخنے تک پاؤں کا مسح کرو" یہ ترجمہ بھی اصولاً صحیح ہے۔

(۲) "مسح" کے معنی (۱) دھونا (۲) ملنا ۔ رگڑنا (۳) آلودگی کو پونچھنا اور (۴) کسی عضو پر پانی ڈالنا ، ہیں۔

(۳) اللہ نے انسان کو عقل و تمیز دی ہے۔ موقع اور حالت کا اندازہ کرکے خود فیصلہ

۱- كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(بقرہ - ع ۶)

۱- عمدہ، صاف، پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں میں سے جو ہمنے تمکو روزی کی ہیں کھاؤ۔

۲- يَا اَيُّهَا النَّاسُ! كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا۔

(بقرہ - ع ۲۱)

۲ اے انسانو! زمین میں جو چیزیں حلال، پاک وصاف اور عمدہ ہیں، ان میں سے کھاؤ۔

۳- اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ۔

(مائدہ - رکوع ۱)

۳- سب اچھی چیزیں تم پر حلال کی گئی ہیں۔

۴- طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

(مائدہ - ع ۱)

۴- جن قوموں کو آسمانی کتاب دی گئی ہے (یعنی جو کسی پیغمبر کی امت ہیں) ان کا کھانا تمہارے لئے اور تمہارا انکے لئے حلال ہے

۵- لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ (مائدہ - ع ۱۲)

۵- اللہ نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کی ہیں، انکو اپنے اوپر حرام نہ کرو (استعمال کرو)

۶- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

۶- کھاؤ اور پیو۔ اور حدِ اعتدال سے نہ

لِنَفْسِهٖ (فاطر۔ ع۳)	کے لئے ہوتا ہے۔

اشارہ:۔ یہ آیت تزکیۂ ظاہری و باطنی دونوں پر حاوی ہے۔

۷۔ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿ (الفرقان۔ ع۵)	۷۔ اور ہم نے آسمان (ابر) سے پانی برسایا جو پاک و صاف کرنے والی چیز ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی پاک و صاف کرنے والی چیز ہے۔ اور دنیا میں کثیر مقدار میں رکھنے سے منشاء الٰہی یہ ہے کہ انسان اس کو خوب استعمال کرکے پاک و صاف رہے۔ اور اپنی چیزوں کو پاک و صاف رکھے۔

۸۔ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ (مدثر۔ ع۱)	۸۔ اپنے کپڑے پاک و صاف رکھ۔
۹۔ اَللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ۔ (توبہ۔ ع۱۳)	۹۔ اللہ پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۔ کھانا پینا

بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ

(نحل - ع ۹)

ہے کہ) اُس کے پیٹ سے شربت نکلتا ہے مختلف رنگوں کا جس میں انسان کے لئے شفا ہے۔

۹- فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ ۔

(کہف - ع ۳)

۹- پھر اسے چاہئے کہ دیکھے کونسی کھانے کی چیز پاک اور صاف ستھری ہے اسی میں سے لیکر تمہارے پاس آئے

۱۰- وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔

(انبیا - ع ۲)

۱۰- اور ہم نے پانی سے ہر جاندار کو پیدا کیا۔

۱۱- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۔

(نور - ع ۸)

۱۱- تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ سب اکٹھے مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

۱۲- اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ

۱۲- (اللہ نے) تمہارے لئے صرف (۱) مردار (۲) خون (۳) سور کا گوشت

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

(اعراف - ع ۱)

نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۷- وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ (نحل - ع ۹)

۷- اور تمہارے لئے چوپاؤں میں بھی عبرت و بصیرت کا سبق ہے تم کو ہم خالص اور خوشگوار دودھ پلاتے ہیں۔ جو اُن کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۸- وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ

۸- اور تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طبیعت میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں درختوں اور عمارات کی چھتوں میں اپنا گھر بنا اور پھلوں کا رس چوس اور اپنے مالک کے بتائے ہوئے طریقوں پر، فرماں بردار ہو کر کاربند رہ (اسی کا نتیجہ

۱۵ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(البقرہ - ع ۲۷)

۱۵ تجھ سے لوگ شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اُن سے کہدے کہ ان دونوں میں نیکیوں سے روکنے کی بہت بڑی قوت ہے۔ اور انسان کے لئے فائدے بھی ہیں۔ مگر اُن سے نقصانات فائدے کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

(اس لئے بچنا چاہیئے)

۳۔ قوّتِ جسمانی

۱۔ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِیْنَ

۱۔ تیار رہا کرو اُن (کافروں کے مقابلہ) کے لئے جس قدر بھی تم سے ہو سکے۔ قوت اور طاقت سے اور جنگی گھوڑوں سے۔ تاکہ اس شان و شوکت سے اللہ

مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

(النحل ۔ ع ۱۵)

(۴) اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور معبود کا
نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے۔ پھر جو شخص مجبور
ہو (ان میں سے کسی ایک چیز کے کھا لینے پر)
شریعت سے بغاوت اس کا ارادہ نہ ہو
اور نہ معمولی حالت میں اس کو استعمال
کرنے کا ارتکاب کرے (اس کے لئے
کوئی حرج نہیں) اللہ بہت بخشنے
اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۳ ۔ دیکھو عنوان "لباس" ۴

۱۴ ۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(مائدہ ۔ ع ۱۲)

۱۴ ۔ بے شک، شراب، جوا، جھوٹے
معبودوں کے پاس چڑھاوے اور پانسے
شیطانی عمل کی ناپاکی ہے۔ اس لئے
ان سے بچو۔ تاکہ تمہیں فلاح حاصل
ہو۔

دودھ دیتی ہو۔ اگر یہی آخری معنی یہاں لئے جائیں تو کہا جائے گا کہ ابر کو بکثرت دودھ دینے والی اونٹنی سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ جس کے کئی وجوہ ہیں:۔

۱ ۔ دودھ بہنے والی چیز ہے اور پانی بھی۔

۲ ۔ دودھ ایک لطیف غذا ہے اور پانی بھی لطیف شے ہے۔

۳ ۔ دودھ جسمانی قویٰ کی نشوونما کے لئے بہترین چیز ہے، اس میں سب ضروری اجزاء موجود ہیں ابر سے برسے ہوئے پانی کا بھی یہی حال ہے؛ کہ اس سے زمین میں مختلف قسم کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ میوہ جات، فواکہات، اناج، سبزی ترکاری وغیرہ۔ جن کے مناسب استعمال سے انسان کے جسمانی قوتوں کی پرورش اور نشوونما ہوتی ہے۔

اس سے صریح طور پر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آسمانی بارش سے جس قدر نباتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا مناسب استعمال ہماری قوتوں کی نمو کے لئے مفید ہے۔

مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۔ (انفال۔ عٓ)

کے اور اپنے دشمنوں کو ڈرائے رکھو۔ اور اُن کے علاوہ ان کو بھی جنھیں تم نہیں جانتے اللہ ہی انکو جانتا ہے (یعنی منافقین)

اشارہ:۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسلم پر حتی الامکان اپنی جسمانی قوتوں کو صحیح اور توانا رکھنا فرض ہے۔ تاکہ بروقت ضرورت دفاع و حفاظت کر سکے۔

۲۔ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ (ہود۔ عٓ)

۲۔ لوگو! اپنے پروردگار سے معافی مانگو۔ اور اُس کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ وہ تمہارے لئے اوپر سے پانی برساتا ہے جس سے تمہاری ہر قسم کی قوت کو نشو و نما دیتا ہے۔

اشارہ:۔ اس آیت میں خط کشیدہ الفاظ غور طلب ہیں مِدْرار کے معنی بہت بارش برسانے والا ہیں۔ مگر اُس اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو بہت

خَیْرٌ ط (اعراف ۔ ع۳) | جو اس سے بھی بہتر ہے۔

اشارات :۔ (۱) لباس کے دو مقاصد ہیں ایک تو شرمگاہ کو چھپانا اور دوسرے زینت۔ (جسم کی حفاظت بھی مقصد ہے جو دوسری آیت میں ہے)

(۲) تقویٰ کو لباس سے تشبیہہ دی ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے باطن اور ضمیر کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۳) دُنیا اور آخرت دونوں جگہ عزّت اور سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ اور چونکہ روح اور اخلاق کا مرتبہ جسم و جسمانیات سے بلند ہے، اس لئے اس کا لباس بھی زیادہ قابلِ قدر ہے۔

۲۔ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط (اعراف ۔ ع۴)

۲۔ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو سامانِ زینت (عمدہ عمدہ لباس) اور کھانے پینے کی اچھی اچھی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں اُن کو کس نے حرام کیا ہے؟ (یعنی یہ چیزیں حرام نہیں ہیں، اُن کو استعمال کرو)

۴۔ نیند

۱۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (الفرقان ۔ ع)

۱۔ وہ اللہ ہی جس نے تمہارے لئے رات کو ایک لباس کے مثل بنا دیا۔ اور نیند کو راحت و آرام کی چیز بنادی اور دن کو پیدا کر دیا کہ اس میں منتشر ہو کر ضروری کاروبار انجام دو۔

اشارہ :۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ رات راحت و آرام کے لئے ہی اور دن ضروری کاروبار انجام دینے کے لئے۔

۵۔ لباس

۱۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ

۱۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کئے، جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتے ہیں اور تمہارے لئے زیب و زینت ہیں۔ اور ایک لباس تقویٰ کا بھی ہے۔

إِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

اگر تم اصلاح کروگے اور برائیوں سے بچوگے تو اللہ تمہارے

سب کام بنادے گا اور تم پر رحم کرے گا

قران ۴ : ۱۹

۳۔ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ (نحل - ع۱۱)

۳۔ اللہ نے تمہارے لئے ایسی لباس پیدا کئے جو تمکو گرمی سے بچاتے ہیں۔ اور ایسے لباس بھی جو تم کو جنگ میں (اور دوسرے موقعوں) تکلیف سے بچاتے ہیں۔

۴ هُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا (نحل - ع۲)

۴۔ اللہ وہ ہے جس نے دریا اور سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اُن میں سے تم تازہ گوشت (مچھلی) کھاؤ اور (موتیوں کے) زیور نکالو اور پہنو۔

۶۔ سویرے اُٹھنا

۱۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ (ق - ع۳)

۱۔ طلوعِ آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ذریعہ پاکی بیان کر۔

اس سے یہ ثابت ہے کہ طلوعِ آفتاب سے قبل ہی اُٹھنا چاہئے کہ حوائجِ ضروری سے فراغت کے بعد حمد و ثنا بھی وقت مقررہ تک ختم ہو جائے۔

حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ (عنکبوت ۔ ع۱)

والدین کے ساتھ نیک سلوک کی۔ اور اگر وہ کوشش کریں کہ تو میری کسی قدرت یا صفت کے برابر کسی اور کو سمجھے جس کی دلیل تیرے پاس نہ ہو تو تو ان کی اطاعت نہ کر۔

۲۔ اولاد

۱۔ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ (انعام ۔ ع۱۹)

۱۔ اپنی اولاد کو مفلسی اور تنگی کی وجہ سے نہ مار ڈالو تم کو اور اُن کو روزی تو ہم دیتے ہیں۔

۲۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ (انفال ۔ ع۳)

۲ بے شک تمہارے مال و اسباب اور تمہاری اولاد باعث "فتنہ" ہیں۔

اشارہ :۔ "فتنہ" کے معنی "تجربہ" آزمائش اور امتحان کئے گئے ہیں۔ مگر بعض کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب اللہ غیب اور پوشیدہ امور کا بہتر جاننے والا ہے تو اسے

۱۔ والدین

۱۔ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ كِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل۔ ع ۳)

۱۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کر۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو "ہوں" بھی نہ کہہ اور نہ جھڑک ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کر۔ ان کے سامنے انکساری اور محبت سے جھکا رہ۔ اور دعا کر کہ اے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں مجھے پالا اور تربیت کی۔

۲۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۲۔ ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے اپنے

حمایت اور تعمیلِ حکم کا زبانی دعویٰ کرنے والے کثرت سے ملتے ہیں۔
مگر جب عملی تصدیق کا وقت آتا ہے، تب قلعی کھل جاتی ہے ؎

دَعْوَى الْاِخَاءِ عَلَى الرَّخَاءِ كَثِيْرَةٌ
بَلْ فِي الشَّدَائِدِ يُعْرَفُ الْاِخْوَانُ۔

یعنی آسائش کی حالت میں محبت اور بھائی بندی کا
دعویٰ کرنے والے بہت ہیں۔ مگر مصائب کے
وقت ایسے دوست اور بھائی
پہچانے جاتے
ہیں

پس اللہ بے شک باطن اور دل کی گہرائیوں کو جانتا ہے مگر خلقت
کہاں جانتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ ایمان کے دعوے
کرنے والے قوت و شوکت کے مدعی اور نیک عملی کے دعویداروں پہ
سختی اور مصائب کے مواقع پیش کئے جائیں۔

آزمائش کی کیا ضرورت ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ شبہ عربی زبان کی ناواقفیت کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم روزمرّہ گفتگو میں آزمائش اور تجربہ کے الفاظ جو استعمال کرتے ہیں، اُن سے "فتنہ" کا مفہوم مختلف ہے۔ عربی میں "فتنہ" دراصل کسی دھات کو دہکتی ہوئی آگ میں رکھ کر پگھلانے کو کہتے ہیں، تاکہ اس سے میل کچیل دور ہو جائے اور دھات کی اصلیت صاف طور پر نمایاں ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی آزمائش ہے، کیونکہ اس عمل سے اس کی طبعی کیفیت کو نمودار کرنا مقصود ہے۔

قرآن کریم میں بعض جگہ "فتنہ" کا لفظ اسی کے مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جو ایک وسیع مفہوم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ انسان کو محنت، مشقت، مصیبت اور سختی میں ڈالنا ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی اصلی حالت نمودار ہو جائے اور دنیا دھوکہ میں نہ رہے۔ زمانہ میں مختلف موقعوں پر گرم جوشی

الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ۝

(کہف - ع۶)

پروردگار کی جناب میں اجرِ نیک اور بہترین نتیجہ کے اعتبار سے اچھے ہیں۔

۴- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ

(ممتحنہ - ع۱)

۴- تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

۵- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ

۵- تمام آسمانوں میں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔ جو چیز چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اولاد نرینہ بخشتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں

دنیا کی ہر چیز اور اللہ کی عطا کی ہوئی ہر دنیاوی نعمت فتنہ
(یعنی باعثِ فتنہ) ہے ۔ پس مال و اولاد بھی "فتنہ" ہیں
مال اس لئے کہ اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی بدعملی کا ارتکاب
ہو سکتا ہے ۔ اور اس لئے بھی کہ اس کے لئے انسان محنت
و مشقت برداشت کرتا ہے ۔ اسی طرح اولاد بھی فتنہ ہے
کیونکہ اس کی پرورش، نگہداشت، تربیت اور تعلیم کی مہتم بالشان
ذمہ داریاں انسان پر ہیں ۔ ان میں معمولی سی کوتاہی کئی قسم
کی آفتوں کا موجب ہے ۔ ایک اور اعتبار سے بھی فتنہ ہے
کہ انسان اولاد کی کثرت پر، یا اُس سے موہوم توقعات
رکھ کر بسا اوقات غافل ہو جاتا ہے ۔

۴- اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ	۴- مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں ۔ اور غیر فانی اعمالِ صالحہ تیرے

(۲) بیج اگر اچھا ہو اور کھیت کی زمین ناقص ہو تو پھل ناقص ہوگی اس لئے جس عورت سے شادی کرنے کا خیال ہو پہلے تحقیق کر لو کہ اس کے قوائے جسمانی، اخلاقی اور دماغی صحیح ہیں یا نہیں۔

۲- هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (بقرہ۔ ع ۲۳)	۲- عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

اشارات:- (۱) لباس سے، (۱) گرمی اور سردی سے حفاظت ہوتی ہے (۲) جسم کا عیب ڈھکا رہتا ہے اور (۳) آرایش و زینت بھی ہوتی ہے

(۲) اسی طرح (۱) مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے راحت حاصل ہوتی ہے (۲) طرفین میں سے ہر ایک دوسرے کی زینت ہے اور (۳) دونوں کے تعلقات سے شہوت کو سکون ہوتا ہے اس لئے رسوائی اور شہوانی عیب سے بچے رہتے ہیں۔

بلاغت کی اس سے بہتر نظیر کہاں مل سکتی ہے؟ ایک معمولی لفظ "لباس" سے تشبیہہ دیکر معاشرت کا فلسفہ واضح کر دیا۔

ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝
(شوریٰ - ع ۵)

دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے۔ لاریب وہ بہت بڑا عالم اور بڑی زبردست قدرت والا ہے۔

اشارہ :۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ تخلیق سے متعلق اس کی مشیت یا اس کا ارادہ کسی خاص وجہ کی بنا پر ہوتا ہے جس کا علم صرف اُسی کو ہے۔

۳۔ عورت ــــ میاں بیوی

۱۔ نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ
(بقرہ - ع ۲۸)

۱۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔

اشارات :۔ (۱) کھیت میں جیسا بیج بویا جائے گا ویسی فصل پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے قوائے جسمانی کی حفاظت کرو کہ بیج اچھا رہے۔

(نساء - ع ۳)

۷- اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

(نساء - ع ۶)

۸- لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

(نساء - ع ۵)

۹- يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور حسنِ اخلاق سے زندگی بسر کرو۔

۷- مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس رُو سے کہ اللہ نے (دنیا میں) بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ مرد (محنت کرکے) اپنا روپیہ پیسہ ان پر خرچ کرتے ہیں (ورنہ یوں تو دنیا میں دونوں مساوی ہیں۔ البتہ ضرورتاً تمدن و معیشت بغیر ایک دوسرے کے ناممکن ہے)

۸- مرد کے لئے اس کے اعمال کے نتائج کا حصہ ہے اور عورت کے لئے اس کے اعمال کے نتائج کا حصہ ہے (عمل کے ذریعہ سے فضیلت و درجات حاصل کرنے کے راستے دونوں کے لئے کھلے ہیں) اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔

۹- ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال

۳- لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ۔

(البقرہ - ع ۳۰)

۳- ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے۔

(دونوں کے حقوق و احساسات کو نگاہ رکھنا چاہیے)

۴- لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ

(البقرہ - ع ۳۱)

۴- تم آپس میں فضل و احسان کو نہ بھولو۔

۵- فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ ط

(البقرہ - ع ۲۸)

۵- حیض کے زمانہ میں عورتوں سے الگ رہو (مباشرت نہ کرو) جب تک وہ پاک صاف نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ۔ جب وہ پاک ہو جائیں تو اللہ کے حکم کے مطابق انکے پاس آ و جاؤ (مباشرت کرو)

۶- عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

۶- عورتوں کے ساتھ، نرمی، مہربانی

اَلْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ ۚ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ (النور - ع۳)	کے لئے ہیں اور ناپاک اور گندے مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں

اشارہ۔ (۱) خبیث مرد و عورت سے مراد وہ ہیں جو اخلاقی و جسمانی دونوں لحاظ سے قابلِ نفرت ہوں۔

(۲) طیب مرد و عورت سے مراد وہ ہیں جو اخلاقی و جسمانی دونوں اعتبار سے پسندیدہ ہوں۔

۴۔ رضاعت (بچے کو دودھ پلانا)

۱۔ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ (بقرہ - ع۳۰)	۱۔ اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ اُس کے لئے ہے جو رضاعت کی پوری مدت چاہتا ہے۔

يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
كَرْهًا ط (النساء - ع ۳)

نہیں ہے کہ عورتوں کے جبراً وارث
بن جاؤ۔

۱۰- وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا
بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۵
(النساء - ع ۱۹)

۱۰- اور تم سے یہ ہرگز ممکن نہیں ہو کہ (ایک سے
زیادہ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کر سکو
(کیونکہ دل کا قدرتی رجحان تمہارے بس کا
نہیں) گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے۔ پس تم
ایک ہی طرف نہ جھک پڑو اور دوسری کو
لٹکتی ہوئی چھوڑ دو (کہ نہ تمہارے گھر کی ہو
اور نہ دوسرے گھر کی) اور اگر تم (عورتوں
سے متعلق) اصلاح و درستی پر رہو گے اور
بے انصافی سے بچو گے تو اللہ تمہارے کام کا بنانے والا
اور بہت رحم والا ہے۔

۱۱- اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ

۱۱- ناپاک اور گندی عورتیں، ناپاک آدمیوں

۵ - زنا

۱- وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝

(النساء ع۳)

تمہاری عورتوں میں سے جو بےحیائی کا کام کریں تو اُن کے متعلق تم اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو۔ اگر وہ گواہی دیدیں تو تم ان عورتوں کو گھروں میں بند کردو حتیٰ کہ موت ان کا خاتمہ کردے۔ یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ پیدا کردے۔

۲- وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝

(النساء ع۳)

۲- اور جو تم میں سے دو مرد بےحیائی کا کام کریں، ان کو جسمانی سزا دو، پھر اگر توبہ کریں اور اصلاح کرلیں تو چھوڑ دو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا ہے۔

۲- حَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط

(الاحقاف - ع۳)

۲- اس کے حمل سے، اس کے دودھ چھڑانے تک کی مدت تیس مہینے ہے۔

اشارہ- (۱) اس لحاظ سے گویا اکیس مہینے تک بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے۔

(۲) یہ مدت کم سے کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔ دیکھو یہ آیت پہلی۔

۳- وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط

(بقرہ - ع۳۰)

۳- اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی انا کا دودھ پلوانا چاہو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تم دستور کے مطابق بہت نرمی سے اس کا مقررہ حق ادا کر دو۔

لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (نور ع)	اس سے جو وطی کرتا ہے وہ یا تو زانی ہوتا ہے یا مشرک۔ کیونکہ یہ فعل مومن کے لئے حرام ہے۔

اشارات :۔ (۱) نکاح کے دو معنی ہیں (۱) عقد، بیاہ (۲) جماع، وطی۔

ترجمہ میں دوسرے معنی لئے گئے ہیں۔

(۲) آخر کا جملہ صراحت و دلیل کے لئے ہے کہ زنا مومن و مسلم کے لئے حرام کیا گیا ہے۔ اس لئے جو اس کا مرتکب ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ وہ کم از کم اُس وقت مسلم نہیں رہتا۔

(۳) پہلے جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جو زانی ہوتا ہے، اس کی بدکاری کے لئے ایک مسلمہ و مومنہ عورت تو مل نہیں سکتی۔ کیونکہ "مومنہ" ہونے کی وجہ سے وہ اس فعل کو حرام سمجھتی ہے۔ اُسے وہی عورت ملے گی جو زانیہ یا مشرکہ ہوگی۔

٣- لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل - ع ۴)

۳- زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ بے حیائی کا کام ہے۔ اور بدچلنی ہے۔

٤- اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النور - ع ۱)

۴- زنا کرانے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کے سَو۔ سَو۔ دُرّے مارو۔ تم کو ان دونوں پر تعمیلِ حکمِ الٰہی میں ذرا رحم نہ آنا چاہیے۔ اگر تم اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہو۔ اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

٥- اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ

۵- زانی صرف زانیہ یا مشرکہ عورت سے وطی کرتا ہے اور جو زانیہ ہوتی ہے

(iii) زانی خفیہ طور پر کار برآری چاہتا ہے، لوگوں سے ڈرتا ہے۔ اُسے ہر وقت بے اطمینانی رہتی ہے۔ اس طرح تھوڑے عرصہ میں اس کا ضمیر مُردہ ہو جاتا ہے۔ شجاعت، آزادی، خودداری جیسے اعلیٰ صفات اس سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

(iv) زانی کے ہوس کی حریص آنکھیں کبھی سیر نہیں ہوتیں۔ وہ دُنیا کی سب عورتوں کو ہوس پرستی کی آنکھ سے دیکھنے کا خوگر ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ سوسائٹی اور تمدّن کا دشمن ہے۔

(v) ہوس پرستی کے نشہ میں زانی کی عقل زائل ہو جاتی ہے اس لئے وہ عاقبت اندیش نہیں رہتا۔ وہ اپنی صحت اور جسمانی قوتوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ پس جس فعل سے اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہوں یا ہو سکتی

(۴) دوسرے جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جو عورت زانیہ و فاحشہ
ہوتی ہے اور اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے دوسروں
کو اپنے دام میں پھانستی رہتی ہے، اس کے ساتھ
بدکاری کا مرتکب یا تو زانی ہوگا یا مشرک ۔ مومن و مسلم
اس کا ارتکاب نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا ایمان و یقین
ہے کہ یہ فعل اللہ کی طرف سے حرام و ممنوع ہے۔

نتیجہ:۔ (۱) مرد و عورت جس وقت بدکاری کے مرتکب ہوتے
ہیں، مومن نہیں رہتے۔

(۲) زنا، شرک کے دوش بدوش جرم ہے۔ جس کے
وجوہ یہ ہیں:۔

(i) زانی جب کسی منکوحہ عورت سے زنا کرتا ہے تو
ایک شخص کی مقبوضہ چیز کو ناروا طریقہ سے
اپنی ہوس رانی کا ذریعہ بناتا ہے۔

مٹا دیے جائیں، اس لئے کہ ان تمام مہمات کا
وجود مرد و عورت کی تہذیب، انضباط نفس اور
میانہ روی پر ہے۔

۶۔ طلاق

۱۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ط (البقرہ۔ ع ۲۹)

۱۔ طلاق دو مرتبہ۔ اس کے بعد یا تو باقاعدہ (عورت کو) اپنے پاس روک رکھنا یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دینا ہے۔

۲۔ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ

۲۔ اور طلاق والی عورتیں خود تین حیض تک انتظار کریں۔ ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا

ہوں اس کے حرام ہونے میں کس متمدن انسان

کو شبہ ہو سکتا ہے۔

آج کل کے "بنے ہوئے" فلاسفر کہتے ہیں کہ

جب مرد اور عورت رسمی نکاح کے بغیر آپس کی رضامندی

سے یک جا ہو جائیں تو اس میں کیا خرابی ہے؟ بے شک

خرابی نہیں بشرطیکہ کتاب فطرت سے باپ،

بیٹے، بھائی، بہن وغیرہ تمام رشتے منقطع کر دیے

جائیں۔ مرد و عورت کے طبعی اوصاف و خصوصیات

جو انسانیت و حیوانیت کے درمیان معنوی اعتبار

سے حدّ فاصل ہیں نکال دیے جائیں، اور قوت عقلیہ

کو قوتِ حیوانیہ کی سطح پر لا کر محکوم و مغلوب

بنا دیا جائے۔ اور مدنیت و معاشرت کے

قوانین نقشِ باطل کی طرح صفحہ عالم سے

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْ
هُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْسَرِّحُوْ
هُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْ
هُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط

(بقرہ - ع ۲۹)

(عدت) تک پہنچیں تو اس
وقت یا تو باضابطہ و
باقاعدہ اس کو روک لو
یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دو
تکلیف دینے اور زیادتی کرنے کے
لئے نہ روکو - جو ایسا کرے گا
وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

۷- عدّت

۱- جو طلاق ۲

۲- وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

۲- اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور
بیویاں چھوڑ جائیں (وہ بیبیاں)
چار مہینے اور دس دن اپنے

إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرہ ع ۲۸)

ہے اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔

۳- فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ (البقرہ - ع ۲۹)

۳- پھر جب عورت کو طلاق دیدی تو اس کے بعد وہ حلال نہیں ہے جب تک وہ عورت اُس کے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے پھر دوسرا خاوند جب اسکو طلاق دیدے تب ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اگر مل جائیں۔ بشرطیکہ دونوں کا خیال احکام الہٰی کو قائم رکھنے کا ہو۔

۴- وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

۴- اور جب تم نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی اور وہ اپنی مقررہ مدت

سَرَاحًا جَمِيلًا ۝

(احزاب - ع۷)

سے رخصت کر دو۔

۴- وَالّٰئِی یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰئِی لَمْ یَحِضْنَ ط وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝

(طلاق - ع۱)

۴- تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے نا امید ہو چکی ہوں - اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے - اور اسی طرح ان کی جن کو حیض نہیں آیا (بوجہ کم عمری) اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک - اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کا ہر کام آسان کر دیتا ہے۔

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ
فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ
(البقرہ - ع ۳۰)

آپ کو انتظار میں رکھیں (نکاح نہ
کریں) پھر جب وہ مقررہ مدت تک
پہنچ جائیں تو تم پر کوئی
نہیں ایسی بات میں کہ وہ اپنے لئے
باقاعدہ جو کچھ کرلیں (یعنی نکاح
کرلیں) اور اللہ تمہارے ہر کام
کی خوب خبر رکھتا ہے۔

۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ
فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ

۲- اے ایمان والو! جب تم مومنہ
عورتوں سے نکاح کرو اور ان کو
چھونے سے پہلے ہی طلاق دیدو
تو تم کو ان کی عدت شمار کرنے کی
ضرورت نہیں۔ ان کو کچھ مال و
متاع دے دو اور خوش اسلوبی

هِنَّ عَلٰی جُیُوْبِہِنَّ وَ
لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ
ھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ ھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ
اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ
بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآءِ
ھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَا
نُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ
اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا
عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ + وَ

(مثلاً ہاتھ) اور اپنے گریبان (سینہ)
پر دوپٹہ ڈال رکھیں۔ اپنی زینت کی
چیزیں (اور حُسن) نہ دکھائیں، سوائے
اپنے خاوند، باپ یا خاوند کے باپ کے یا
اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے
یا اپنے بھائی، بھائی کی اولاد، بہن کی
اولاد اپنی قوم کی عورتوں اور لونڈیوں کے
یا اُس غلام مرد کے جس میں شہوت نہ ہو،
یا اس لڑکے کے جو عورتوں کی چھپی رہنے
والی چیزوں سے ناآشنا ہو۔ اور اپنے پیر زور
سے نہ ٹیکیں کہ اُن کی زینت (زیور کی قسم سے)
جو چھپی ہوئی ہو (بذریعۂ آواز ظاہر
ہو جائے۔

۸۔ پردہ

۱۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ
يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝
(نور۔ ع۴)

۱۔ ایمان والوں سے کہہ دے کہ اپنی
نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہ چھپائے
رہیں۔ یہ ان کے لئے بہت ہی اچھا
ہے (یہ خوب یاد رکھیں کہ) اللہ اچھی
طرح جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

۲۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِ

۲۔ ایمان والی عورتوں سے کہہ دے کہ
وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور شرمگاہ
کی حفاظت کریں۔ زینت وحسن کا اظہار
نہ کریں۔ مگر اس کا وہ حصہ (کھلا رکھنے
میں حرج نہیں) جو ہر وقت کھلا رہتا ہے

چوتھا حصہ

معاشیات

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ
ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ط

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے زمین و آسمان کی سب
چیزیں مسخر کر دیں اور اس طرح اپنی سب ظاہری و باطنی نعمتیں
پوری پوری عطا فرمائیں

قرآن حکیم ۳۱ : ۳

لَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ - (النور - ع ۴)

٣- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا
فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ
اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ
اِنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ
(النور - ع ۸)

٣- گھر میں بیٹھ رہنے والی عورتوں پر جن کو (بوڑھی ہو جانے کی وجہ سے) کسی کے نکاح میں آنے کی اُمید نہ رہی ہو، کوئی گُناہ نہیں اگر (باہر صرف) اپنے کپڑے (دوپٹے) ڈال لیں۔ بشرطیکہ اظہارِ زینت و حُسن مقصود نہ ہو۔

۴- يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (احزاب ع ۸)

۴- اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں۔

دیکھو عنوان "دولتمند" ۱

۲- لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ (انعام۔ ع ۱۸)

۲- یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ (یعنی اُسے ہرگز خرچ نہ کرو) مگر ہاں نہایت اچھے طریقے سے (جس میں یتیم کا فائدہ ہو)

۳- اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (انفال۔ ع ۳)

۳- تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے "فتنہ" ہیں

اشارہ:۔ "فتنہ" کی تشریح کے لئے دیکھو عنوان "اولاد"

۴- اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا (کہف۔ ع ۶)

۴- مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔ اور غیر فانی اعمال صالحہ تیرے پروردگار کی جناب میں اجر نیک اور بہترین نتیجہ کے اعتبار سے اچھے ہیں۔

۱۔ مال و دولت

۱۔ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا

(النساء ۔ ع۱)

۱۔ تم اپنا مال جسے اللہ نے تمہاری ہر طرح کی درستی کا ذریعہ بنایا ہے، بیوقوفوں اور نادانوں کو نہ دے دو۔

اشارہ :۔ "مال و دولت" انسان کی ہر طرح کی درستی کا ذریعہ" ہے۔ اس مختصر مگر جامع بیان سے دولت کی قدر و قیمت صاف ظاہر ہے۔ آج جو قومیں دولتمند ہیں، انہی میں ہر طرح کی بحد درستی بھی ہے، تعلیم، صحت، تہذیب، عزت، حکومت اور شان و شوکت ان کو حاصل ہیں۔ انہی سے غریبوں اور بے کسوں کی دستگیری اور رفاہِ عام کے بڑے بڑے کام انجام پاتے ہیں

کس قدر ذلیل ہے وہ آدمی جو محنت و مشقت سے پیسہ نہیں کماتا اور خاندان یا سوسائٹی پر اپنے کھانے اور پہننے کا بوجھ ڈالتا ہے

(۲) اجر نیک بہترین امیدوں کے حصول اور حسن عاقبت کے لئے مال اور اولاد بڑے بڑے وسائل ہوسکتے ہیں

۵- دیکھو عنوان "دولتمند"

۶- دیکھو عنوان "تجارت"

۲- دولتمند

۱- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؟

(نحل - ع۱۰)

۱- اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ ایک غلام ہے کسی کے قبضہ میں جس کو کسی چیز کا مقدور نہیں اور ایک وہ ہے جسکو ہمنے اپنی طرف سے خوب روزی (مال و دولت) دے رکھی ہے جسے وہ موقع و محل پر پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا رہتا ہے۔ کیا دونوں برابر ہیں ؟

اشارہ:- اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مال واولاد جب دنیادی زندگی کی زینت ہیں۔ توان کی قدر وقیمت کم ہے۔ نہیں۔ اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ مال اور اولاد اپنی اپنی جگہ دنیادی زندگی میں زینت ہیں۔ کیونکہ فانی ہیں۔ مگر انسان جو عمل نیک کرتا ہے وہ غیر فانی ہے۔ اگر مال و دولت کے ذریعہ سے عمل نیک کرے گا، اُسے معاشرتی واجتماعی امور میں اللہ کے مقرر کردہ اصول وقواعد کے ماتحت خرچ کریگا تو اس سے دولت تو صرف ہو کر فنا ہو جائے گی۔ مگر اس کے نتائج دُنیا میں رہ جائیں گے۔ اسی طرح اولاد فی نفسہٖ دُنیادی زندگی کی زینت ہے کیونکہ اس سے گھر کی آبادی اور رونق ہے۔ دیکھ دیکھ کر ماں باپ کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر والدین اس کی اچھی تعلیم وتربیت کر کے اُسے ایک متمدن فرد بنادیں کہ جسم عالم میں وہ عضو مفید کی حیثیت حاصل کرلے۔ تو یہ غیر فانی عمل صالح ہوگا اور اس کا اجر نیک اللہ کی جناب میں بہترین ہے

نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی

(طٰہٰ - ع ۷)

کے دن اُسے اندھا اُٹھائیں گے۔

۳- لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝

(الشوریٰ - ع ۳)

۳- اگر اللہ اپنے سب بندوں کو روزی مال اور دولت خوب دیدے تو وہ دنیا میں طوفان مچادیں۔ اس لئے وہ جس مقدار میں چاہتا ہے پیدا کرتا اور دیتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات اچھی طرح جانتا ہے۔

۴- قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(سبا - ع ۴)

۴- کہہ دے کہ میرا پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں (کہ ایسا کیوں ہوتا ہے)

۲- لَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (نور-ع۳)

۲- تم میں جو دولتمند اور صاحب مقدور ہیں وہ اقربا مساکین اور مہاجرین کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں (یعنی چاہیے کہ ضرور ان کی مدد کریں)

۳- دیکھو عنوان "مال و دولت"

۳- تنگی و فراخی

۱- ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ط (پ۱-ع۷)

۱- ان پر (موسیٰ کی قوم پر) ذلت اور افلاس کی مار پڑی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افلاس اور ذلت خدا کا عذاب ہے

۲- مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

۲- جو میری یاد ترک کریگا اس کی دنیاوی روزی تنگ ہوگی۔ اور ہم قیامت

(البقرہ - ع ۳۹)

اور نہ گواہ کو۔

۴۔ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ط (البقرہ - ع ۳۹)

۴۔ اگر لکھنے والا نہ ملے تو رہن کی چیزیں قبضہ میں کر لی جائیں۔

۵۔ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (النساء - ع ۵)

۵۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ ہاں اُس صورت میں کہ تمہاری باہمی رضامندی سے کوئی مشترکہ تجارت ہو (ہر شخص اپنا حق لیلے)

اشارہ :۔ اس آیت سے مشترکہ تجارت کا جواز ثابت ہے۔

۶۔ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ط (انعام - ع ۱۹)

۶۔ ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو۔

۷۔ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

۷۔ اللہ کا دیا جو کچھ (نفع کے طور پر تجارت میں) بچ رہے۔ وہی

۵ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۵ (حشر۔ ع۳)	۵ ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کل کے لئے کیا ذخیرہ کر رہا ہے۔

اشارہ :۔ ہر شخص کو اپنی آمدنی میں سے بطور پیش بینی کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرنا چاہئے۔

۶۔ دیکھو عنوان "کفرانِ نعمت"

۴۔ تجارت۔ لین دین

۱۔ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط (البقرہ۔ ع۳۹)	۱۔ جب آپس میں ایک مقررہ مدت کے لئے اُدھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لو۔
۲۔ اَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ (البقرہ۔ ع۳۹)	۲۔ خرید و فروخت کے وقت گواہ کر لیا کرو۔
۳۔ لَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ	۳۔ نہ لکھنے والے کو تکلیف دی جائے

اشارہ :- ان آخری دو آیات سے بحری تجارت کی ترغیب ثابت ہوتی ہے۔ آج دنیا میں کتنے مسلمان ہیں جو بحری تجارت کرتے ہیں۔

۹- زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ (الشعراء ع۱)

۹- سیدھی ترازو سے وزن کیا کرو۔

۱۰- لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ (الشعراء ع۱)

۱۰ لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو (پوری پوری دو)

۵- سود (بیاج)

۱- اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (بقرہ - ع۳۸)

۱- جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ (قیامت کے دن) ایسے (حواس باختہ) کھڑے ہوں گے جیسے وہ آدمی جسے بھوت شیطان لگا ہو۔

(ہود - ع ۵)

تمہارا بہتر مال ہے۔ اگر تم مومن ہو۔

۷۔ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(نحل - ع ۲)

۷۔ اللہ نے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت (مچھلی) نکال کر کھاؤ اور اس میں سے موتیوں کا زیور نکال کر پہنو۔ اور تو دریا میں کشتی کو دیکھتا ہے کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہے اس لئے کہ تم سب اس کے فضل (روزی و دولت) کو تلاش کرو۔ اور اسلئے کہ اسکا شکر ادا کرو۔

۸۔ رَبُّكُمُ الَّذِیْ يُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

(بنی اسرائیل - ع ۷)

۸۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو دریا میں تمہاری کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل (رزق و دولت) کو تلاش کرو۔

۶۔ رشوت

۱۔ لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

(البقرہ - ع ۲۳)

۱۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ اور مال دولت کو حاکموں کے دل اپنی طرف مائل کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اس غرض سے کہ دوسروں کے مال کا کچھ حصہ دیدہ و دانستہ کھالو۔

۷۔ خیانت

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ

۱۔ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔

۲۔ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ۔ ع۳۸)

۲۔ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

۳۔ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط

(البقرہ۔ ع۳۸)

۳۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے (اس لئے کہ سود سے مقصد خود فائدہ اُٹھانا اور دوسرے کو برباد کرنا ہے اور خیرات سے غرض دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہے)

۴۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ص وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران۔ ع۱۴)

۴۔ اے ایمان والو! دوگنا چوگنا سود نہ کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

۱۰۔ محنت ومشقّت

۳- دیکھو عنوان "جہاد" و "کامیابی"

نَارًا (النساء - ع)	
۲- لَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا (النساء - ع ۱۶)	۲- خیانت کرنے والوں کی طرف داری کرکے جھگڑا نہ کر۔
۳- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (النساء - ع ۱۶)	۳- اللہ اُن کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کرنیوالے عادی مجرم ہیں۔

۸- امانت

۱- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا (النساء - ع ۸)	۱- اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالک کے حوالہ کردو۔

۹- نفع و نقصان

۲- دیکھو عنوان "حوادث"

۱- اطاعتِ حق — آزادی

۱- اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ
(البقرہ-ع ۱۶)

۱- میں تمام جہانوں کے پروردگار کی جناب میں اپنی گردن جھکاتا ہوں -
(اسی کی اطاعت کرتا ہوں)

۲- لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ
(البقرہ - ع ۱۶)

۲- تم کو یہ تاکید کی جاتی ہے کہ جب مرو مسلم کی موت مرو۔

۳- نَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝
(البقرہ-ع ۱۶)

۳- ہم صرف اللہ ہی کی جناب میں گردن جھکانے والے ہیں (یعنی مسلم ہیں)

۴- نَحۡنُ لَہٗ عٰبِدُوۡنَ ۝
(البقرہ-ع ۱۶)

۴- ہم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہیں۔

۵- لَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ
(المائدہ-ع ۱)

۵- انسان سے نہ ڈرو - مجھ سے ڈرو۔

پانچواں حصّہ

اخلاقیات

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ط

سچائی کو جھوٹ کا لباس نہ پہناؤ، اور حقیقت کو نہ چھپاؤ

ایسی حالت میں جبکہ تم کو علم ہو

قرآن حکیم ۲ : ۵

مَوْلٰهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ط هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥

(النحل - ع ۱۰)

اور اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے کہ جہاں وہ بھیجتا ہے کوئی کام درست کر کے نہیں لاتا۔ کیا ایسا آدمی برابر ہے اُس دوسرے آدمی کے جو عدل و انصاف کا حکم جاری کرتا۔ اور راہ راست پر چلتا ہے؟

۱۱- اِعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ۔

(الحج - ع ۱۰)

۱۱- اللہ ہی کو مضبوط پکڑو (یعنی ہر امر میں اللہ ہی پر کامل بھروسہ رکھو۔ اور صرف اُسی کو اپنا وسیلہ اور کارساز یقین کرو)

۱۲- اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(المومن - ع ۷)

۱۲- مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف تمام جہان کے پالنے والے مالک ہی کے سامنے سر جھکاؤں۔

۱۳- دیکھو عنوان ”صرف اللہ سے ڈرو“

۱۴- دیکھو عنوان ”غیر اللہ سے استمداد“

۶- لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ○	۶- میں ڈوبنے والے (یا جن کو زوال ہو اُن) کو پسند نہیں کرتا۔

اشارہ :- یہ جملہ حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا۔

۷- اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ (یوسف - عٓ)	۷- اللہ کے سوا کسی کا حکم (ماننے کے لائق) نہیں۔
۸- لَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ○ (النحل - ع)	۸- اللہ ہی کی حکومت اور طاقت ہمیشہ رہنے والی ہے پھر بھی تم اس کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟

اشارہ :- دین کے معنی "مذہب" کے علاوہ "حکم" اور طاقت کے بھی ہیں۔

۹- دیکھو عنوان "دولتمند" ۔	
۱۰- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى	۱۰- اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ دو آدمی ہیں، جن میں سے ایک گونگا ہے۔ ایسا کہ کوئی کام نہیں کرسکتا

۱۷- دیکھو عنوان "سلطنت" ۱۵

۱۸- دیکھو عنوان "مسلم"

۲- سچّائی

۱- لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

(البقرہ - ع ۵)

۱- سچائی کو جھوٹ کا لباس نہ پہناؤ۔ اور حق کو نہ چھپاؤ۔ ایسی صورت میں جبکہ تم جانتے ہو۔

۲- لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط

(البقرہ - ع ۳۹)

۲- گواہی کو چھپاؤ۔ جو اس کو چھپائے بے شک اس کا دل مجرم ہے۔

۳- كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ط

۳- سچّے لوگوں کے ساتھ رہو۔

۱۵- اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

(النساء - ع)

۱۵- اللہ کی اطاعت کرو، یعنی رسول کا حکم مانو۔ اور (رسول نہ ہو تو) تم میں سے جو امر بنایا گیا ہو اُسکی متابعت کرو۔

۱۶- مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

(النساء - ع۱۱)

۱۶- جس نے رسولؐ کا حکم مانا، اُس نے گویا اللہ کی اطاعت کی (کیونکہ رسولؐ نے وہی حکم دیا ہے جو اللہ کی جناب سے ان کو وحی ہوا ہے۔)

اشارہ :- اوپر کی دونوں آیتوں سے یہ ظاہر ہے کہ :-

۱- اللہ کی فرمانبرداری کے معنی یہ ہیں کہ اس کی رسولؐ کے حکم کی تعمیل کیجائے

۲- رسول نہ ہونے کی صورت میں اپنے امیر کی اتباع کی جائے۔

۳- انہی احکام کی تعمیل کی جائے جن کو اطاعت الٰہی کہا جا سکے۔ یا جو از روئے وحی ثابت ہوں۔

(النساء - ع۲)	اس میں نفسانیت کی پیروی نہ کرو۔
۴۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا۔	۴۔ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس کے ساتھ ناانصافی پر نہ اُبھارے۔
(المائدہ - ع۲)	
۵۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی	۵۔ انصاف کرو! اس کو تقویٰ سے بہت قریبی تعلق ہے۔
(المائدہ - ع۲)	
۶۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ	۶۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔
(المائدہ - ع۶)	
۷۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ	۷۔ جو قرآن کے مطابق (کسی بات کا) فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔
(مائدہ - ع۶)	

اشارہ:۔ اسی رکوع میں ایسے لوگوں کو ظالم کے علاوہ کافر اور فاسق بھی فرمایا ہے۔

(توبہ ۔ ع ۱۴)	
۴۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ؕ	۴۔ بات پکی، سیدھی اور صحیح کہو۔
(احزاب ۔ ع ۹)	

۳۔ انصاف

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ	۱۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالک کو دیدیا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان کوئی فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔
(النساء ۔ ع ۸)	
۲۔ كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ ؕ	۲۔ انصاف پر پوری مضبوطی سے قائم رہو۔
(النساء ع ۲۰)	
۳۔ لَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا	۳۔ جب عدل و انصاف کرو تو

	گویا اللہ سے اقرار کیا۔
	ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے

۴۔ ایفائی وعدہ نیکی اور تقویٰ کا ایک جزو ہے دیکھو "متقی کون ہے؟"

۵ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (صف۔ عٓ)	۵۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس کو نہیں کرتے اللہ کی جناب میں یہ بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے کہ کہو اور پھر نہ کرو۔

۵۔ درگزر

۱۔ خُذِ الْعَفْوَ (الاعراف۔ ع ۲۴)	۱۔ درگزر کی عادت اختیار کرو۔
۲۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ	۲۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔

۸- اِعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (انعام - ع)	۸- انصاف کرو! خواہ تمہارا قریبی رشتہ دار ہو۔

۴- ایفائے وعدہ - بیعت

۱- اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط (مائدہ - ع)	۱- اقرار اور وعدے پورے کرو۔
۲- اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل - ع)	۲- وعدہ پورا کیا کرو۔ بیشک وعدے کے متعلق (قیامت میں) باز پرس ہوگی۔
۳- اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح - ع)	۳- اے رسول جنہوں نے تیرے ہاتھ پر بیعت کی (یعنی اپنے جسم و جان کو تیرے احکام کی تعمیل میں وقف کر دینے کا پکا اقرار کر لیا) انہوں نے

حَمِیْمٌ ط

(حم السجدہ - ع ۵)

وہ شخص جس میں عداوت ہے ایسا ہو جائے گا گویا گرمجوش دوست ہے۔

۲- دیکھو عنوان "جیسے کو تیسا"

۷۔ انکساری

۱- وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ - (الحجر - ع ۶)

۱- ایمان والوں سے نہایت تواضع اور شفقت سے پیش آؤ۔

۲- عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا -

(الفرقان - ع ۶)

۲- اللہ کے خاص بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں (تواضع سے) چلتے ہیں۔

(یوسف۔ ع ۱)

۳۔ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

(الحجر۔ ع ۶)

۳۔ بہتر طریقہ سے درگزر کردو۔

۴۔ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(الشوریٰ۔ ع ۵)

۴۔ جو شخص (اپنے کسی بھائی کی بدسلوکی کے بعد) صبر کرے اور اس کو معاف کردے تو بے شک اس کا یہ کام ہمت و استقلال میں سے ہوگا

۶۔ دشمن سے برتاؤ

۱۔ لَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ

۱۔ بھلائی اور برائی برابر نہیں ہیں (اس لئے) برائی کو احسن طریقہ سے دفع کر (یعنی اچھے برتاؤ سے دور کردے) اس سے

ہوگیا۔ پھر ایک ہی جوڑے کی یہ کثیر تعداد رفتہ رفتہ ضروریاتِ زمانہ یا مختلف اسباب کی بنا پر مختلف خطوں میں آباد ہوگئی خاندان اور قبیلے بنے، شہر آباد ہوئے اور تمدن وجود میں آیا۔

پس جب حقیقت یہ ہے اور دُنیا کے تمام افرادِ انسانی ایک ہی جوڑے کی اولاد ہیں۔ تو اس ایک حیثیت سے سب مساوی ہیں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ نہ مشرق کو مغرب پر اور نہ مغرب کو مشرق پر۔ مگر ہاں صرف ایک اعتبار سے دیکھو عنوان "انسانی شرافت" منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ دنیا کے لوگ باہم اس طرح رہیں گویا وہ ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔

۲۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

۲۔ اور اللہ نے رزق (مال و دولت) کے اعتبار سے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے ماتحتوں کو اپنی روزی میں سے نہیں دیتے کہ وہ

۸۔ مساوات

۱۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ج

(النسآء۔ ع ۱)

۱۔ اے افرادِ انسان! اپنے پالنے والے مالک (کی نافرمانی کے عذاب) سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اُس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں (کی نسل) سے مردوں اور عورتوں کی ایک کثیر تعداد (دنیا میں) پھیلا دی۔

نتیجہ :۔ (۱) اللہ نے پہلے ایک ہی شخص کو پیدا کیا۔

(۲) پھر اس کا جوڑا پیدا کر دیا۔

(۳) اِن دونوں سے نسلِ انسانی کا سلسلہ دنیا میں جاری

حکومت کا مالک ہے۔

۲۔ اللہ ہی میری (جسمانی اور روحانی) تربیت کرنے والا ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی جناب میں پناہ لیتا ہوں۔

۳ جو اللہ پر توکل کرتا ہے۔ تو وہ بھی اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔

...ینان۔ تسلّی

۱۔ یاد رکھو! اللہ کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

اَفَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ یَجۡحَدُوۡنَ ○

ان کے برابر ہو جائیں تو کیا وہ اللہ کی نعمت سے انکار کر رہے ہیں؟

۳- دیکھو عنوان "قصاص" ۱

۴- دیکھو عنوان "اختلاف" ۳

۹- ایثار

۱- یُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ وَ لَوۡ کَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ (الحشر-ع ۱)

۱ (جو سچے مومن ہوتے ہیں) وہ محتاجوں کی حاجت پہلے رفع کرتے ہیں گو ان کو فاقہ ہی کرنا پڑے۔

۱۰- توکل

۱- حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ○

۱- میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اُسی پر توکل کیا کیونکہ وہ عظیم الشان تخت

استعمال بہتر ہے۔ چھوٹے اور بڑے سب کے لئے اسی کلمہ کا استعمال ہونا چاہئے

۱۳۔ گفتگو۔ شیریں کلامی

۱۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(بقرہ ۔ ع)

۱۔ لوگوں سے بات چیت اچھے طریقہ سے کرو۔

۲۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى ط

(بقرہ ۔ ع ۳۶)

۲۔ نرم بات چیت اور (آڑے وقت میں) کسی کا کام بنا دینا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے بعد ایذا و تکلیف ہو۔

اشارہ :۔ (۱) مغفرت کے دو معنی ہیں (۱) کسی کی خطا بخش دینا

(۲) کسی کا کام بنا دینا

یہاں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(۲) بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ وہ کسی کے ساتھ کبھی سلوک

۴- دیکھو عنوان "امید و یاس"

۱۲- سلام

۱- اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

(نساء - ع ۱۱)

۱- جب تمہاری سلامتی کی دعا دی جائے تو تم بھی اس سے بہتر دعا دو۔ یا (کم از کم) اُسی کو لوٹا دو۔

۲- تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ

(ابراہیم - ع ۴)

۲- جنت میں اُن کی دعا (آپس میں ایک دوسرے کے لئے) لفظ "سلام" ہو گی۔

۳- اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً

(نور ع ۹)

۳- جب تم گھروں میں داخل ہو تو ایک دوسرے کو سلام کرو جو اللہ کی طرف سے سلامتی کی دعا ہے۔ جو باعث برکت اور پاکیزہ کلمہ ہے۔

اشارہ :- ان آیات سے ثابت ہے کہ لفظ "سلام" یا "سلامٌ علیکم" کا

چاہیے۔

۱۴۔ چلنا پھرنا

۱۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ
(لقمان۔ ع ۲)

۱۔ اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرو۔

۲۔ دیکھو عنوان "انکساری" ۲

۱۵۔ استقلال

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
(بقرہ۔ ع ۱۹)

۱۔ بے شک اللہ استقلال والوں کے ساتھ ہے۔

۲۔ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

۲۔ اکثر ایک قلیل التعداد جماعت، بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غالب آگئی ہے۔ اس لئے کہ اللہ

کرتے ہیں اور جب موقع آتا ہے تو چار آدمی کے سامنے گرما گرمی میں اس کا اظہار کر دیتے ہیں کہ "میاں ہم نے بھی دو فلاں فلاں موقع پر ہم نے یہ سلوک کیا تھا"، اس اظہار سے اس کو جو رنج ہوتا ہے وہی ایذا و تکلیف ہے۔

۳۔ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (لقمان۔ ع۲)

۳۔ اپنی آواز پست کر۔ (یعنی نرمی سے بات چیت کر) بے شک بہت ہی ناگوار آواز گدھوں کی ہوتی ہے۔

۴۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (الحجرات ع)

۴۔ تم اپنی آواز رسولؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور اس کے سامنے اس زور سے بات چیت نہ کرو جیسے آپس میں کرتے ہو۔

اشارہ :۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جو مرتبے میں ہم سے بڑے ہوں اُن سے گفتگو نرم اور پست آواز میں کرنی

۸- اَللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ - ع۱۰)	۸- اللہ تجھے بُرے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔
۹- اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا (انفال - ع۶)	۹- جب تم کسی جماعت سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو۔
۱۰- لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ (توبہ - ع۶)	۱۰- غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
۱۱- كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (یونس - ع۱۰)	۱۱- اسی طرح ہم پر ایمان والوں کو تکلیف سے نجات دینا، فرض ہے۔
۱۲- فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ط (ہود - ع۱۰)	۱۲ تُو اور تیرے ساتھ جو تیرے پیرو ہیں جیسا حکم دیا گیا ہے اُسی طرح اُسکی سختی سے پابندی کریں اور تم سب نافرمانی اور سرکشی نہ کرو۔
۱۳- لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى	۱۳- نہ ڈر! یقیناً تو ہی غالب رہیگا۔

آیت	ترجمہ
(البقرہ - ع ۲۳)	استقلال والوں کے ساتھ ہے۔
۳- لَاتَهِنُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ- (آلِ عمران - ع ۱۴)	۳- سست اور بددل نہ ہو، اور غم نہ کرو اگر تم مومن ہو تو تمہیں غالب اور بلند رتبہ ہو۔
۴- اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَاغَالِبَ لَكُمْ (آل عمران - ع ۱۷)	۴- اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔
۵- صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا- (آل عمران - ع ۲۰)	۵- معاملات میں ثابت قدم رہو اور مستعد رہو۔
۶- لَاتَهِنُوْا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ (النساء - ع ۱۵)	۶- مخالف قوم کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو۔
۷- لَاتَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ (مائدہ - ع ۴)	۷- دشمن کے مقابلہ میں پیچھے نہ پھرو ورنہ خسارہ میں پڑ جاؤ گے۔

اشارہ :- "فتنہ" کی تشریح کے لئے دیکھو عنوان "اولاد"

۱۸- دیکھو عنوان "کامیابی"

۱۶- پیش بینی

۱- وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج (الحشر-ع۳)	۱- ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کل کے لئے وہ کیا کر رہا ہے۔

۱۷- امید و یاس

۱- لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ٥ (یوسف-ع۱۰)	۱- اللہ کے فیض و رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک وہی اس کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔
۲- مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ	۲- کون اپنے پروردگار کی رحمت

(طٰہٰ - ع۳)	
۱۴- لَا تَکُنْ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ	۱۴- دشمن کے داؤ گھات اور تدبیروں سے تنگ دل نہ ہو۔
(النمل - ع۶)	
۱۵- وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ط اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ	۱۵- تجھ پر جو مصیبت اور سختی پڑے۔ اُسے استقلال سے برداشت کر۔ بے شک یہ ہمت کا کام ہے۔
(لقمان - ع۲)	
۱۶- اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔	۱۶- یاد رکھو! اللہ کی جماعت (مسلم) ہی کامیابی و فلاح پانے والی ہے۔
(مجادلہ - ع۳)	
۱۷- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (عنکبوت - ع۱)	۱۷- کیا لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے؟ کہ وہ زبانی ایمان پر ہی چھوڑ دیئے جائیں گے اور تکلیف و مصیبت میں نہیں ڈالے جائیں گے؟

لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰیۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ؕ

(روم - عٓ)

یقیناً وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔

۶- ھُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَیَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ وَھُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ

(شوریٰ - عٓ)

۶- وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد ابر سے پانی برساتا اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی کارساز اور حمد کے لایق ہے۔

۱۸- احتساب نفس

احتساب نفس کے معنی اپنے آپ سے اپنے اعمال کے متعلق حساب لینے کے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ آج اچھے کام کتنے ہوئے ہیں اور بُرے کام کتنے۔

إِلَّا الضَّآلُّونَ (حجر ع)

سے ناامید ہوتا ہی سوائے گمراہ لوگوں کے؟

۳۔ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (زمر۔ ع ۶)

۳۔ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے بے اعتدالی کرکے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ گناہوں کو معاف کر دیگا۔ کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

۴۔ لَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ (الحدید۔ ع ۳)

۴۔ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہے اس کا غم نہ کرو۔

۵۔ فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ

۵۔ ہاں! اللہ کی رحمت کے شواہد ونظائر دیکھو کس طرح وہ زمین کو اُسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے

۲- اِجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج - ع ۵)	۲- جھوٹ بات سے بچو۔
۳- اَلَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (نور - ع ۱)	۳- جو پردہ نشین خواتین پر الزام لگاتے ہیں اور چار گواہ نہیں لا سکتے ۔ ان کے اسّی کوڑے لگاؤ اور اُن کی گواہی ہمیشہ کے لئے قبول نہ کرو۔ کیونکہ وہ فاسق ہیں ۔ مگر ہاں جو اس سزا کے بعد توبہ کر کے اصلاح کرلیں (تو کوئی حرج نہیں) کہ بے شک اللہ بخشنے والا اور بہت رحم والا ہے۔
۴- لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	۴- ایک دوسرے کو عیب نہ

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (حشر۔ ع۳)

ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُس نے کل کے لئے پہلے ہی سے کیا تیاری کی ہے

پس ہر شخص کو چاہیئے کہ رات کو سونے سے پہلے بہت غور کر کے اپنا حساب کرلے کہ دن بھر میں کتنے کام اچھے اور کتنے کام بُرے کئے ہیں۔ دل میں کتنے خیالات اچھے اور کتنے بُرے آتے رہے ہیں جمع وضع کرنے کے بعد دیکھے، اگر بُرائیاں زیادہ ہیں تو ارادہ کرلے کہ کل کوشش ہوگی کہ ان میں کمی ہو، اور اگر نیکیاں ہوں، تو مزید اضافہ کی کوشش کرے حتیٰ کہ اسکا دل اور اسکے قوائے عملیہ سرتاسر نیک ہو جائیں۔

۱۹۔ اِلزام، بُہتان، جھُوٹ، تذلیل

۱۔ مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ؕ (النسآء۔ ع۱۶)

۱۔ جو خطا یا گناہ کرتا ہے، پھر اپنے بچاؤ کے لئے دوسرے پر الزام لگاتا ہے، وہ بہتان اور کھُلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لادتا ہے۔

۴ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ (قصص - ع ۶)	۴- ہم جاہل (کی صحبت) نہیں چاہتے یا ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے
۵- قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ (جاثیہ - ع ۳)	۵- (غافل اور جاہل) کہتے ہیں کہ سوائے اس دنیاوی زندگی کے اور کچھ نہیں ہے صرف یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہوتا رہتا ہے۔ اور سوائے زمانہ کے ہمیں کوئی ہلاک نہیں کرتا (بلکہ زمانہ کے حوادث سے یا مادی تغیرات کے باعث ہم مرجاتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس علم کا ذرا سا حصہ بھی نہیں ہے وہ ایسی باتیں صرف قیاس سے کہا کرتے ہیں۔

نتیجہ:- (۱) قیامت کا انکار محض جہالت پر مبنی ہے۔

(۲) ظن اور قیاس، علم کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

(حجرات - ع۲)

گناؤ۔

۵۔ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط

(حجرات - ع۲)

۵۔ ایک دوسرے کو بُرا لقب نہ دو۔

۶۔ دیکھو عنوان "سچائی"

۲۰۔ جہالت

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ ط

(بقرہ - ع۸)

۱۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ جاہلوں کی جماعت میں ہو جاؤں۔

۲۔ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْ مَا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ ط (آل عمران ع۷)

۲۔ جس بات کا تم کو علم نہیں، اس میں کیوں حجت کرتے ہو؟

۳۔ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ

(اعراف - ع۲۴)

۳۔ جاہلوں سے علیحدہ رہ۔

(نفرت کر)

اشارہ - خواہشاتِ نفسانی کو عقل کے ماتحت نہ رکھنا، اور ان کے پیدا ہوتے ہی حصول کے لئے جدوجہد کرنا "ہوس پرستی" ہے۔

۲۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۔ (قصص - ع ۵)

۲ - اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اپنی نفسانی خواہش کا تابع ہو اور اللہ کے احکام پر نہ چلے؟

اشارہ - جیسا کہ بعض لکھے پڑھے بزعمِ خود فلسفی بن کر قرآن کریم کے بعض مسائل کی اپنی خواہش اور قیاس کی پیروی کرتے ہوئے تاویل کرتے ہیں - اور اسی پر اُن کا عمل ہوتا ہے - ایسے لوگ قرآن کے معانی و مطالب کو اپنی خواہشات میں محدود و مقید رکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

۳ - جو اپنے نفس کے حرص سے محفوظ رہے وہی فلاح پانے والے

۶- دیکھو عنوان "علم و حکمت"۔

۲۱- نصیحت بلا عمل

۱- اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ۔

(البقرہ - ع۵)

۱- کیا تم، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود (جب نیکی کا موقع آتا ہے تو) بھول جاتے ہو،؟ حالانکہ تم اللہ کے کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔

۲- دیکھو عنوان "ایفائے وعدہ" ۵

۳- دیکھو عنوان "ظاہر خلافِ باطن"

۲۲- ہوا و ہوس

۱- اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ (فرقان - ع۴)

۱- کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا مالک و معبود بنا رکھا ہے؟

مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
(بقرہ - ع)

درجہ کی چیز چاہتے ہو؟ چلو نکلو شہر میں
جاؤ! وہاں یہ سب چیزیں مل جائینگی
(اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) ان پر ذلت اور
افلاس کی مار پڑی اور اللہ کے غضب میں آ گئے۔

٢- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ
مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى
قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
(انفال - ع)

٢- ..... اس کا سبب ہے کہ اللہ جو نعمت
کسی قوم کو عطا فرماتا ہے اسے نہیں
بدلتا جب تک اس قوم کے لوگ اپنی
طبیعتوں کو نہیں بدل لیتے۔

٣- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً
كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَا
قَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ

٣- اللہ ایک بستی کے باشندوں کی مثال
بیان فرماتا ہے کہ اس کے باشندے
بہت امن و اطمینان میں تھے۔ کھانے
پینے کی چیزیں بافراغت ہر طرف
سے پہنچا کرتی تھیں۔ پھر جب اللہ

(طلاق۔ ع۲)

ہیں۔

۴۔ دیکھو عنوان "نماز" ۳

۲۳۔ کفرانِ نعمت ۔۔ ناشکری

۱۔ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی! لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِھَا وَقِثَّآئِھَا وَفُوْمِھَا وَعَدَسِھَا وَبَصَلِھَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ؕ اِھْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ

۱۔ (اور اے یہود!) جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم تو ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز قناعت نہ کرینگے اپنے پروردگار سے دُعا کر کہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار میں سے چیزیں مہیا کی جائیں مثلاً سبزی ترکاری، ککڑی، گیہوں، مسور کی دال اور پیاز۔ موسیٰ نے جواب دیا کیا تم اچھی چیز کے بدلے، ادنیٰ

کی جڑ کاٹتا ہے۔ جو "بدترین" جرم ہے۔

۳۔ جو چوری کرتا ہے، وہ اپنی خدا داد معاشی قوتوں کو معطل کر دیتا ہے اس کی نیت ہمیشہ دوسروں کے مال میں ہوتی ہے۔

۴۔ جو چوری کرتا ہے اُسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔

۵۔ جو چوری کرتا ہے اس میں آزادی اور اطاعتِ حق کا جذبہ نہیں رہتا۔

۶۔ چوری کا مال چونکہ محنت کا ہوتا ہے۔ اس لئے چور ہوا و ہوس اور نفسانی خواہشات کے حصول میں اُسے بے دریغ صرف کرتا ہے اور اس طرح وہ دوسرے جرائم زنا اور شراب خوری کا مرتکب ہوجاتا ہے اور دوسروں کو بھی ان بدعملیوں میں شریک کرتا ہے، جس سے اُس کا یہ بُرا اثر متعدی ہوجاتا ہے۔

پس جس جرم سے دُنیا میں ظلم[1] و غضب[2]، وحشت و بربریت، قوتوں[3] کا تعطّل۔ بے اطمینانی[4]، غلامی[5] اور بداعمالی[6] جیسے مہلک نتائج

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (نحل - ع ۱۵)	کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کی تو اس نے بھی ان کی کرتوت سے بھوک اور خوف کو محیط کر دیا اور خوب مزا چکھایا۔

۲۴۔ چوری

۱۔ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا۔ (مائدہ - ع ۶)	۲۔ چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔

اشارہ۔ آج کل اس سزا کو بہت سخت کہا جاتا ہے۔ اور بعض تو (نعوذ باللہ) ظالمانہ سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

۱۔ جو چوری کرتا ہے وہ دوسرے کے مال پر ظالمانہ و غاصبانہ قبضہ کرتا ہے

۲۔ جو چوری کرتا ہے وہ تمدن اور تہذیب کا دشمن ہے۔ چونکہ مدنیت و تہذیب ہی اصل انسانیت ہے، اس لئے چور گویا انسانیت

۲۶- عیب کی تلاش

۱- لَا تَجَسَّسُوا (الحجرات - ع ۲)	۱- کسی کے عیب کی تلاش میں نہ رہو۔

۲۷- بدگمانی

۱- اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ (الحجرات - ع ۲)	۱- گمان سے اکثر بچا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔
۲- اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ (النجم - ع ۲)	۲- وہم و خیال یا قیاس دریافت حقیقت کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتا۔

۳- دیکھو عنوان "علم و حکمت" ۸ اور ۹

پیدا ہو سکتے ہیں، اس جرم کے انسداد کے لئے ایسا ہی سخت قانون ہونا چاہئے جس کے بعد مجرم کبھی ارتکاب کر ہی نہیں سکتا۔ زمانہ حاضرہ میں اس پر قید کی سزا دیجاتی ہے۔ مجرم پھر ماخوذ ہو کر آتا ہے۔ وہ سزا ہی کیا جو مؤثر نہ ہو۔

۲۵۔ تکبّر۔ غرور۔ شیخی

۱۔ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○

(بنی اسرائیل۔ ع۴)

۱۔ زمین پر اتراتا ہوا نہ چل۔ تجھ میں اتنی قوت نہیں ہے کہ زمین کو پھاڑ ڈالے اور نہ یہ قوت ہے کہ تن کر پہاڑوں کے برابر اونچا ہو سکے۔

۲۔ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○

(الحدید۔ ع۳)

۲۔ اللہ تم کو جو چیز عطا فرمائے اس پر نہ اتراؤ، وہ اترانے اور غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۲۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ (الفتح - ع۲)	۲۔ وہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہے۔
۳۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ط (الحشر - ع)	۳۔ تو اُن کو متفق خیال کرتا ہے حالانکہ اُن کے دل ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔
۴۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ط كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الصّف - ع۱)	۴۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ کہو اور پھر نہ کرو۔

۳۰۔ قساوتِ قلب

۱۔ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ	۱۔ لعنت ہے اُن پر جن کے دل

۲۸۔ غیبت

۱۔ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ

(الحجرات۔ ع۲)

۱۔ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اسکو تو تم ناگوار سمجھتے ہو (پھر غیبت کیوں گوارا ہے؟)

۲۹۔ ظاہر خلافِ باطن

۱۔ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

(آل عمران۔ ع۱۷)

۱۔ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو دل میں نہیں ہے۔

۳۱ - ریا

۱- لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۤءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(البقرہ - ع ۳۶)

۱- احسان جتا کر اور اذیت دیکر خیر خیرات ضائع نہ کرو مثل اس شخص کے جو محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے - اور اللہ و آخرت پر یقین نہیں رکھتا - ایسے آدمی کی مثال ایک چٹان کی ہے ، جس پر مٹی کی تہ ہو (اور اس پر تخم ریزی کی گئی ہو) جب زور کی بارش ہو جائے تو (مٹی اور بیج بہ جائیں) صرف چٹان ہی چٹان رہ جائے + ریاکار بھی خیرات کرکے جو کچھ نیکی کماتے ہیں (ریاکاری کی وجہ سے

مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (زمر - ع ۳)

ذکرِ خدا سے متاثر نہیں ہوتے۔

۲- .... ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؕ (بقرہ - ع ۹)

۲- پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ ایسے سخت جیسے پتھر بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ کیونکہ پتھروں میں سے تو بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو شق ہو جاتے ہیں اور اُن سے پانی نکل آتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

(۲) ریا کو شعلہ خیز آندھی سے تشبیہ دی ہے۔

(۳) جس طرح برسوں کی محنت کا نتیجہ سرسبز و شاداب باغ شعلہ خیز آندھی سے آنِ واحد میں جھلس کر تباہ ہو جاتا ہے اسی طرح دکھاوے کی نیکیاں چاہے کوئی عمر بھر کرتا رہے، آخرت کے دن اللہ کی جناب میں وہ ہیچ ہوں گی۔

۱۔ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ٥

(توبہ۔ ع ۱۰)

۳۔ وہ (منافق) تم کو اپنے منہ سے خوش کرتے ہیں حالانکہ اُن کے دل خلاف ہیں اور اُن میں سے اکثر شریر ہیں۔

۴ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَ

۴۔ تف ہے اُن نمازیوں پر جو اپنی نماز (کی حقیقت) سے غافل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ریا کرتے ہیں۔ اور (بخیل ایسے

انکو کچھ نہیں ملتا اور یہ اللہ انکی ہدایت نہیں کرتا جو کافر ہیں

۲- اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(البقرہ - ع ۳۶)

۲- کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ اس کے پاس کھجور اور انگور کا ایک باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اُسے اس باغ میں طرح طرح کے پھل میسر ہوں۔ پھر جب بڑھاپا آجائے اور اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے اور ناتواں ہوں تو اچانک ایک آندھی چلے جس میں شعلہ ہو۔ اور وہ باغ بالکل جل جائے۔ اللہ ایسی مثالوں سے تمہارے لئے دلائل واضح کر دیتا ہے تاکہ تم میں غور و فکر کی قوت پیدا ہو۔

اشارہ:- (۱) خیرات اور نیک عملی کو سرسبز و شاداب باغ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

(النساء - ع ۲۳)

کی حد سے نہ بڑھ جاؤ۔

۳- لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل - ع ۳)

۳- اپنی دولت بے موقع نہ اُڑاؤ۔ بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔

۴- دیکھو عنوان "بُخل" ۲

۳۴- بُخل

۱- اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی

۱ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کر رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کے حکم دیے ہوئے امور میں خرچ نہیں کرتے، اُن کو دردناک عذاب کی خوش خبری دیدے ایک دن اُسکو

یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝	کہ اپنے گھر کی) معمولی سے معمولی چیز
(ماعون ۔ ع ۱)	(بروقت ضرورت) نہیں دیتے ۔

۵۔ دیکھو عنوان "ظاہر خلاف باطن"

۳۲۔ خودکشی

۱۔ لَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ	۱۔ اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ۔
(النساء ع ۵)	یا
	تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو ۔

۳۳۔ حد سے بڑھ جانا ۔ اسراف

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ	۱۔ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو
(پ ۲ ۔ ع ۲۴)	پسند نہیں کرتا ۔
۲۔ لَاتَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	۲۔ اپنے مذہب میں حقیقت و میانہ روی

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (النساء-ع ۸)

کرو۔ اگر تمہارا ایمان اللہ اور روز قیامت پر ہے۔ اس لئے کہ یہی بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہوگا۔

۲- لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (الانفال-ع ۶)

۲- آپس میں نہ جھگڑو کہ اس سے ہمت ہار جاؤ گے اور تمہارا وقار اور زور جاتا رہے گا۔

۳- وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا۔ (یونس-ع ۲)

۳- انسان (اصل میں) ایک ہی جماعت ہے۔ مگر پھر علیحدہ علیحدہ ہو کر مختلف ہو گئے۔

۴- لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

۴- ان مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے مذہب کے کئی فرقے بنا ڈالے اور کئی گروہ میں منقسم ہو گئے۔ ہر گروہ کے پلّے اب جو

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (توبہ۔ ع۵)

دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا اور ان لوگوں کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ داغی جائیگی + ہاں لو! یہی ہے جو تم نے جمع کیا تھا۔ اب مزا چکھو جو ذخیرہ کیا تھا

۲۔ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا ۝ (بنی اسرائیل۔ ع۳)

۲۔ تو اپنا ہاتھ گردن میں نہ باندھ لے (یعنی بخل نہ کر) اور نہ اسے بہت کھول دے (نہ فضول خرچی کر) کہ اس سے تو قابلِ ملامت اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے گا۔

۳۵۔ اختلاف۔ جھگڑا۔ نااتفاقی۔ خانہ جنگی

۱۔ إِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ

۱۔ کسی بات میں تنازع ہو جائے۔ تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع

هُمُ الْبَيِّنٰتُ ۝

(آل عمران - ع۱۱)

۹- دیکھو عنوان "سیاست" ۱۱

اختلاف کیا اور فرقہ فرقہ

میں منقسم ہو گئے۔

(الروم ۔ ع۴)

کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے۔

۵۔ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْ مَا لَیْسَ لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ (آل عمران ۔ ع۷)

۵۔ جس بات کا تم کو علم نہیں، اس میں کیوں جھگڑتے ہو؟

۶۔ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ۔

(الشوریٰ ۔ ع۲)

۶۔ جس بات میں تم کو اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ پر (یعنی اس کے کلام مقدس قرآن پر) رکھو۔ (تاکہ تمہارے اتحاد میں فرق نہ آئے)

۷۔ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

(الانعام ۔ ع۱۹)

۷۔ مختلف طریقوں کی پیروی ہرگز نہ کرنا ورنہ تم امن و اطمینان کے راستہ سے ہٹ کر متفرق اور پراگندہ ہو جاؤ گے۔

۸۔ لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ

۸۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کے واضح احکام کے باوجود

۱۔ انسان کی پیدائش

۱۔ يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنْ كُنْتُمْ
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا
خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط وَنُقِرُّ فِي
الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

۱۔ لوگو! اگر تم کو مر کر دوبارہ اُٹھنے میں
شک ہے تو اس بات پر غور کرو کہ
ہم نے تم کو پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر
نطفہ سے اس کے بعد ایک چھوٹے
سے کیڑے سے۔ زاں بعد گوشت
کے لوتھڑے سے مکمل اعضا یا نامکمل
اعضا کے ساتھ۔ یہ اس لئے کہ
اپنی قدرت تم پر ظاہر کریں۔ اور جس کو
ہم چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں
مدت معینہ تک ٹھیراتے ہیں۔ پھر
تم کو بچہ کی شکل میں نکالتے ہیں پھر

چھٹا حصّہ

اجتماعیات

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

اُس قوم کے لئے جو قرآن کی حقانیت پر یقین رکھتی

ہے اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے؟

قرآن حکیم ۵ : ۷

مطلب ہوگا کہ۔ کوئی گورا ہے، کوئی سانولا، کوئی جسمانی ساخت کے لحاظ سے خوش منظر ہے تو کوئی کریہ المنظر علیٰ ہٰذا القیاس۔

۴۔ دیکھو عنوان "خاندانی شرافت"

۵۔ دیکھو عنوان "مساوات" ا

۲۔ خاندانی شرافت

۱۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

(الحجرات۔ عٓ۲)

۱۔ اے دُنیا کے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تم کو مختلف شاخوں (ذاتوں، قوموں) اور خاندانوں میں منقسم کر دیا، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو ورنہ درحقیقت

لِكَيْلَا يَعْلَمُ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ط (حج - ع)	ہماری ہی ربوبیت سے تم اپنی قوت اور جوانی کو پہنچتے ہو۔ پھر تم میں سے بعض مر جاتے ہیں اور بعض بڑھاپے کو پہنچ جاتے ہیں۔ حتی کہ جاننے کے بعد بے خبر ہو جاتے ہیں۔
۲۔ اَللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔ (نوح - ع)	۲۔ اللہ نے تم کو زمین سے نباتات کی طرح اگایا۔
۳۔ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ط (نوح - ع)	۳۔ اللہ نے تم کو کئی حالتوں سے (یعنی کئی مدارج سے گزار کر) پیدا کیا ہے

اشارہ:۔ (۱) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان بتدریج ادنیٰ درجہ سے ترقی کر کے اشرف المخلوقات کے درجہ میں آیا ہے۔

(۲) اگر "اَطْوَارًا" کے معنی "طرح طرح کا" لئے جائیں تو یہ

لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ○

(ابراہیم - ع ۵)

لئے مسخر کر دیا۔ اور جو چیز تم نے مانگی وہ دی حتیٰ کہ اگر اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو تو نہ کر سکو گے + بیشک انسان بے انصاف اور ناشکرا ہے

۲۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

(بنی اسرائیل - ع ۷)

۲۔ اور بیشک ہم نے آدم کی اولاد (انسان) کو عزت دی اور خشکی اور تری پر قابض کر دیا۔

۳۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ

(لقمان - ع ۳)

۳۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا، اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم کو پوری پوری دے دیں۔

تم میں وہی زیادہ معزز اور شریف ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

۲- دیکھو عنوان "سلطنت" ۱۵

۳- قوّتِ انسانی

۱- سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ

۱- کشتی اور جہاز کو (اللہ نے) تمہارے لئے مسخر بنادیا کہ وہ دریا اور سمندر میں اسی کے حکم سے چلتے ہیں۔ دریا اور ندیاں بھی تمہاری مطیع ہیں۔ سورج اور چاند کو مسخّر کردیا جو ہمیشہ نقل وحرکت میں ہیں۔ رات اور دن کو تمہارے

(بنی اسرائیل ۔ ع)

۵۔ کَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا

(کہف ۔ ع ۹)

۵۔ تو کس طرح (اُن باتوں کو دیکھ کر) صبر کر سکے گا جو تیرے علم کے احاطہ سے باہر ہوں گی۔

اس سے ثابت ہوا کہ دُنیا میں غیر معمولی حوادث کے کنہ و اسرار ہر شخص نہیں جانتا (۲) مادہ پرست روحانی اسرار سے ناواقف ہوتے ہیں اسی لئے بسا اوقات قدرت کے افعال پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔

۶۔ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔

(لقمان ۔ ع)

۶۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔

۷۔ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَاِنْ

۷۔ جب ہم انسان کو اپنی نعمت و رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اس سے

۴- انسانی کمزوری

۱- خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ط

(النساء - ع ۵)

۱- انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔

۲- اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ

(یونس - ع ۲)

۲- جب انسان کو کوئی تکلیف یا ضرر پہنچتا ہے تو سوتے بیٹھتے اور اُٹھتے ہم کو پکارتا ہے۔ اور جب ہم اس (تکلیف یا ضرر) کو دور کر دیتے ہیں تو ایسا چلنے لگتا ہے گویا اس نے ہم کو تکلیف کے وقت پکارا ہی نہ تھا

۳- كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل - ع ۲)

۳- انسان جلد باز ہے۔

۴- وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝

۴- اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ
عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل - ع۴)

۴- قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج
كَذٰلِكَ ج لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝

(فرقان - ع۳)

۵- ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(الذاریات - ع۳)

نہ پڑ۔ (یعنی علم سے پہلے عمل نہ کر)
بیشک ایک دن کان، آنکھ اور دل
سب سے باز پرس ہوگی (یعنی ہر شخص سے
پوچھا جائیگا کہ ان قوتوں کا تمنے کیا استعمال کیا

۴- کافر کہتے ہیں قرآن بیک وقت پورا کیوں
نہیں نازل کیا جاتا۔ ہاں اسلئے کہ
تیرے دل (قوائے دماغی، اخلاقی
اور عملی) کو اس طرح ہم بہت اچھی
طرح قوی اور محکم کر دیں (اچھی
تربیت کر دیں) بہت آہستہ آہستہ پڑھکر سنایا ہے

۵- نصیحت کرتا رہ ۔ کیونکہ نصیحت
ایمان والوں کو مفید ہوتی ہے
یا (بھولے ہوئے سبق کو بار بار) یاد

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ

(الشوریٰ - ع۶)

وہ خوش ہو جاتا ہے اور جب اسی کے کرتوت سے کوئی مصیبت اس پر آجاتی ہے تو وہ ناشکری کرتا ہے۔

۵۔ تعلیم

۱۔ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔

(النحل - ع۶)

۱۔ اگر تم نہیں جانتے تو جن کو یاد ہے یا جو اہلِ علم ہیں اُن سے پوچھ لو۔

۲۔ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط

(النحل - ع۱۶)

۲۔ تو لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلا حکمت و دانائی سے اور عمدہ مؤثر نصیحت سے۔ اور نہایت عمدہ طریقہ سے انکے ساتھ بحث کر

۳۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

۳۔ جس کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے

۵۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰاۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

(الجمعہ۔ ع ۱)

۵ اُن لوگوں کی مثال جن پر کتاب تورات کی تعمیل فرض کی گئی اور اُنھوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اُس گدھے کی ہے جس پر اسفار (یعنی تورات کے حصے) لدے ہوں۔ اللہ کی آیات کو جس قوم نے بھی جھٹلایا اس کی مثال بہت بُری ہے۔ اور اللہ ظالم قوم کی رہنمائی نہیں کرتا۔

۱۔ یہ آیت گو یہودیوں کی عملی کیفیت کے انکشاف کے لئے نازل ہوئی مگر اس کا اطلاق ہر اُس قوم پر ہو سکتا ہے جو آسمانی کتاب رکھتی ہے۔ مگر اس پر عمل نہیں کرتی۔

۲۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کتابِ الٰہی پر عمل نہ کرنا۔ اسے حقیقتاً جھٹلانا ہے۔ اور یہ ظلم ہے۔ اس کا مرتکب ہدایت الٰہی

دلاتا رہ کیونکہ اس سے ایمان والوں کو فائدہ ہوتا ہے

۶۔ دیکھو عنوان "علم و حکمت"

۶۔ علم و حکمت

۱۔ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ط

(البقرہ ۔ ع ۳۷)

۱۔ جسے علم باعمل دیا گیا یقیناً اسے بہترین دولت دی گئی۔

۲۔ وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا

(اعراف ۔ ع ۱۱)

۲۔ ہمارے مالک کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

۳۔ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ط

(کہف ۔ ع ۹)

۳۔ ہم نے اُسے اپنی جناب سے علم سکھایا۔

۴۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

(طہٰ ۔ ع ۶)

۴۔ اے پالنے والے! میرے علم کو بڑھاتا رہ۔

(الجاثیہ - ع۳)	ہیں۔

اشارہ :- (۱) یہ آیت اصل میں قیامت کا انکار کرنے والوں کے لئے ہے۔

(۲) اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم وہی ہے جس میں ظن و قیاس

کا شائبہ نہ ہو۔ شک و شبہ سے قطعی پاک ہو۔ یقین کے درجہ تک ہو۔

۹- اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (النجم - ع۲)	۹- ظن و قیاس دریافت حقیقت کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتے۔

اشارہ :- کسی بات کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے ظن سے کام نہیں

چلتا "علم" کی ضرورت ہے۔ اور علم وہی ہے جو قرآن

کی ہدایت سے حاصل ہوا ہو۔ جس کی تصدیق حواس ظاہری

اور عقل کریں۔

(دیکھو آیت ۶)

سے محروم رہتا ہے۔

۶۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○ (بنی اسرائیل ع۴)

۶۔ جس بات کا تجھے علم نہیں اُس کی پیروی نہ کر۔ یاد رکھ کان، آنکھ، اور دل سب سے اس بات کی پرسش ہوگی۔

اشارات:۔ (۱) پیروی اسی بات کی کرنا چاہئے جس کا علم ہو۔ (۲) کان (قوت سامعہ) آنکھ (قوت باصرہ) اور دل (عقل صحیح) جس بات کی تصدیق کریں وہی علم ہے (۳) یہ تینوں قوتیں تحصیل علم کے ذرائع ہیں۔

۷۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (الزمر۔ ع۱)

۷۔ پوچھ۔ کیا جاننے والے (عالم) اور نہ جاننے والے (جاہل) برابر ہیں؟

۸۔ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

۸۔ اُن کو اس بات کا کچھ علم نہیں ہے وہ تو صرف وہم و گمان رکھتے

کروٹ کوٹتے ہیں۔

اشارہ:۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر با ایمان شاعر کلام میں اپنے صحیح جذبات، تاثرات، اور واردات بیان کرتا ہے، اور وہی کہتا ہے جس پر اُسکا عمل ہو تو گمراہی نہیں ہے۔

۲۔ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ

(یٰسٓ۔ ع ۵)

۲۔ ہم نے اُس کو (یعنی محمد رسول اللہ کو) شعر و شاعری نہیں سکھائی نہ یہ اُس کی شان کے لائق ہے

۸۔ اتفاق و اتحاد

۱۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

(آل عمران۔ ع ۹)

۱۔ تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔

اشارہ:۔ حبل اللہ (یعنی اللہ کی رسّی) سے مراد قرآن کریم، احکام الٰہی یا توحید خالص ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر سب اسی پر متفق ہو جائیں اور

۷۔ شعر و شاعر

۱۔ اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ
يَّهِيْمُوْنَ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ
مَا لَا يَفْعَلُوْنَ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ
انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ.

(الشعراء ۔ ع ۱۱)

۱۔ شاعروں کی باتوں پر گمراہ ہی چلتے
ہیں۔ کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا
وہ وہم و خیال کے میدان میں
بھٹکے پھرتے ہیں۔ اور جو کام خود
نہیں کرتے زبان سے کہتے ہیں۔
مگر وہ ان سے مستثنیٰ ہیں جو باایمان
ہیں، نیک عمل کرتے ہیں اللہ کو
بہت یاد کرتے ہیں۔ اور جب اُن پر
ظلم کیا جاتا ہے تو (خود دار و غیور
ہو کر) انتقام لیتے ہیں۔ عنقریب
ظالموں کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس

۹۔ صُلح کُل

۱۔ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (لقمان۔ ع۲)	۱۔ لوگوں سے اپنا مُنہ نہ پھیر۔

۱۰۔ اچھے کام میں مدد کرنا

۱۔ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا (النساء۔ ع۱۲)	۱۔ جو شخص (دوسرے کی) نیکی میں مددگار ہوتا ہے۔ اُسے اُس نیک کام (کے اجر و نتائج) میں سے حصّہ ملیگا۔
۲۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (مائدہ۔ ع۱)	۲۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔
۳۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ (توبہ۔ ع۱۵)	۳۔ سچّے لوگوں کے ساتھ رہو۔

فروع یا انسان کی ذہنی وقیاسی مسائل وفیصلہ جات کو ایک طرف رکھ دیں، تو کوئی جھگڑا ہی نہ رہے۔ سینکڑوں فرقوں میں فرضی طور پر منقسم ہونے کے باوجود، قرآن ہی پر اگر سب کا اتفاق ہو جائے تب بھی بہت سی کمزوریاں رفع ہو سکتی ہیں۔

۲۔ اَلصُّلْحُ خَيْرٌ (النساء۔ ع [19])

۲۔ صلح واتفاق اچھی چیز ہے۔

۳۔ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا۔ (یونس۔ ع [2])

۳۔ انسان اصل میں ایک ہی جماعت ہے۔ مگر اس نے باہم اختلاف کر لیا۔

۴۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات۔ ع [1])

۴۔ بے شک مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

۵۔ دیکھو عنوان "مذاہب عالم" اور "اختلاف"

۸۔ کس مجلس میں نہ جانا چاہیے

۱۔ دیکھو پہلے حصہ کا عنوان "کس مسجد میں نہ جانا چاہیے"

سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	میں جد و جہد کرو تاکہ تم کو کامیابی
(مائدہ - ع ۶)	حاصل ہو۔
۳۔ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ	۳ سلامتی اسی کو ہے جس نے
الْهُدٰى (طٰہٰ - ع ۲)	سیدھا راستہ اختیار کیا۔
۴۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	۴۔ یقیناً اُن ایمان والوں نے
هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ	فلاح پائی۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ	(۱) جو اپنی نماز میں عاجزی و
مُعْرِضُوْنَ - وَالَّذِيْنَ هُمْ	زاری کرتے ہیں۔
لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ	(۲) جو بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ -	(۳) جو زکوٰۃ دیتے اور خلوص سے
اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا	کام کرتے ہیں۔
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ	(۴) جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت
غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى	کرتے ہیں (بدکاری نہیں کرتے)

۱۱۔ بُرے کام میں مدد کرنا

۱۔ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا۔ (النساء۔ ع ۱۱)	۱۔ جو شخص (دوسرے کی) بُرائی میں مددگار ہوتا ہے۔ اُسے اُس بُرے کام کے نتیجہ سے حصہ ملیگا۔
۲۔ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۔ (مائدہ۔ ع ۱)	۲۔ گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

۱۲۔ کامیابی

۱۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ (البقرہ۔ ع ۱۸)	۱۔ تم مجھے یاد کرو، میں تم کو (اپنے انعام و بخشش سے) یاد رکھونگا۔
۲۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ	۲۔ اللہ سے ڈرو۔ اُس تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرو۔ اُس کی راہ

(یعنی فلاح و کامیابی کے طریقے) اُن کو سمجھا دیں گے۔

۶- كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الروم - ع ۵)

۶- اہل ایمان کی مدد کرنا ہمارے ذمّہ ہے۔

۷- اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (مائدہ - ع ۵)

۷- یقیناً اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔

۸- دیکھو "نجات"

۱۳- ناکامی

۱- لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ (البقرہ - ع ۱۵)

۱- میرا اقرار ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

۲- هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۞ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ

۲- کیا ہم تم کو وہ آدمی بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے بہت خسارہ میں ہیں؟

وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى
صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ
فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔

(المومنون۔ ر۱)

سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے کہ
اس صورت میں وہ قابل ملامت نہیں۔ مگر
جو اسکے علاوہ شہوت رانی کی جگہ تلاش
کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔

(۵) جو امانت کا اور اپنے اقرار کا
بہت خیال رکھتے ہیں۔

(۶) جو نماز کی پابندی
کرتے ہیں۔ یہی لوگ فردوس
کے مالک ہوں گے جس میں ہمیشہ
رہیں گے۔

۵۔ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط

(عنکبوت ر۷)

۵۔ جو لوگ ہمارے احکام کی تعمیل میں
محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں ہم
ضرور اُن کو اپنے راستے دکھائیں گے۔

وَتُسَلِّمُوا عَلٰی اَهْلِهَا

(النور - ع۴)

جب تک اس کے مالک سے اجازت نہ حاصل کر لو اور سلام نہ کر لو۔

۳۔ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط

(احزاب - ع۷)

۳۔ جب تم کو بلایا جائے تب اندر جاؤ اور جب کھا چکو تو منتشر ہو کر چلے جاؤ۔ اور باتوں میں جم کر نہ بیٹھے رہو۔

۴۔ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ

(المجادلہ - ع۲)

۴۔ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو۔

۵۔ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط

(آل عمران - ع۷)

۵۔ جس بات کا تم کو علم نہیں، اس میں کیوں حجت کرتے ہو؟

۶۔ دیکھو عنوان "تعلیم"

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ؀

یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی زندگی میں محنت اکارت گئی اور وہ اسی خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(کہف۔ ع ۱۳)

۳۔ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا

۳۔ جس نے (اپنے اوپر) ظلم کا بوجھ لادا (یعنی ظلم کیا) وہ ناکام رہا۔

(طہٰ۔ ع ۶)

۴۔ دیکھو عنوان "حوادث" ۷

۱۴۔ آدابِ مجلس

۱۔ وَأْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا

۱۔ گھر کے دروازے سے آؤ۔

(بقرہ۔ ع ۲۴)

۲۔ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا

۲۔ تم اپنے گھر کے سوا اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو

۳۔ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ط (الحج۔ ع ۲)	۳۔ جسے اللہ ذلیل کرتا ہے اُسے کوئی عزّت نہیں دیتا۔
۴۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات۔ ع ۲)	۴۔ اللہ کی جناب میں تم میں سب سے زیادہ معزّز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔
۵۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝ (المجادلہ۔ ع ۳)	۵۔ جو لوگ اللہ کی یعنی اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت ہی ذلیل لوگوں میں ہیں۔

۱۷۔ نوکر ــــ نوکری

۱۔ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ۔ (القصص۔ ع ۳)	۱۔ بیشک تمہارا اچھا نوکر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔

۱۵۔ جادو

۱۔ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى (طٰہٰ۔ ع۳)	۱۔ جادوگر فلاح نہیں پاتا کہیں جائے۔

۱۶۔ عزّت و ذلّت

۱۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران۔ ع۳)	۱۔ اللہ! تو جس کو چاہتا ہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلّت دیتا ہے۔ تیرے ہی دستِ قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے۔ یقیناً تو ہر بات پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے
۲۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ (یونس۔ ع۷)	۲۔ سب قسم کی عزّت اور غلبہ یقیناً اللہ ہی کے لئے ہے۔

۲- وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ؕ

(زخرف - ع ۲)

۲- اسی طرح تجھ سے پہلے جب بھی ہم نے کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگ یہی کہتے رہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اس مذہب پر دیکھا ہے اور انہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔" (اس پر پیغمبر نے) کہا اور اگر میں اُس سے بہتر طریقہ یا اس سے بہتر مذہب بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو دیکھا تھا تب؟

اشارہ: - (۱) ملازم رکھنے سے پہلے دو باتیں دیکھ لینی چاہئیں - ایک تو یہ کہ جسمانی لحاظ سے صحیح الاعضا، قوی اور توانا ہو - دوسرے سچا اور دیانتدار ہو۔

(۲) ملازم کی کامیابی اور ترقی کا انحصار انہی دو چیزوں پر ہے -

۱۸ - بُری رسم کی پابندی - باپ دادا کی پیروی

۱- وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ

(بقرہ - ع ۲۱)

۱- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل کئے ہیں ان کی تعمیل کرو تو کہتے ہیں - نہیں - ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم اپنے باپ دادا کو دیکھتے رہے - ہاں کیا ایسی حالت میں بھی جبکہ انکے باپ دادا کسی بات کو نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں؟

ایسے منکرینِ احکام کیلئے دردناک تکلیف تیار کر دی۔

۴۔ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○

(حج - ع۶)

۴۔ کئی بستیاں ہمنے تباہ کر دیں، جنکے باشندے ظالم اور نافرمان تھے۔ اب ان کی عمارتیں گری پڑی ہیں۔ کنوئیں اور بلند محلات ویران پڑے ہیں۔

۵۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ○ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ○

۵۔ اور بہت سی بستیاں تھیں، جن کے باشندوں نے اپنے پروردگار کی یعنی اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ تو ہم نے اُن سے سخت حساب لیا۔ یعنی بہت شدید عذاب دیا۔ اور اس طرح انھوں نے اپنی بدعملی کا وبال چکھ لیا۔ اور

۱۹- قومی تباہی - قومی ہلاکت

۱- دیکھو عنوان "کفرانِ نعمت" ۱، ۲، ۳

۲- دیکھو عنوان "عبرت و بصیرت" ۱، ۲، ۱۱، ۱۴

۳- فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(النساء - ع ۲۲)

۳- یہود کے کئی بڑے بڑے گناہ کی وجہ سے ہم نے کئی اچھی چیزیں ان پر حرام کردی تھیں جو پہلے ان کے لئے حلال تھیں۔ اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے سود لیتے تھے حالانکہ اُس سے اُن کو منع کیا گیا تھا۔ اور لوگوں کا مال ناجائز طریقہ سے کھاتے تھے، ہم نے

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط (النور - ع)

نیک کام کئے ہیں اُن کو زمین کی حکومت عطا فرمائیگا جس طرح ان سے پہلے کے لوگوں کو حکومت دی ۔ اور ان کے دین و طریق کو جو ان کے لئے پسندیدہ ہے محکم کردیگا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا ۔

۵- اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً ج (النمل - ع)

۵ - جب بادشاہوں کا کسی آبادی پر دخل ہوجاتا ہے تو اُس کو تباہ و برباد اور اس کے معزز باشندوں کو ذلیل کردیتے ہیں۔

اشارہ ۵ :۔ اس سے شخصی حکومت کے عواقب و نتائج پر روشنی پڑتی ہے۔

۶- اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

۶- جب کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو

(طلاق۔ ع ۲)

۶۔ دیکھو عنوان "نماز" ۳

انجام کار خسارہ میں رہے۔

۲۰۔ سیاست ــــ سلطنت

۱۔ كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ (النساء۔ ع ۲۰)

۱۔ انصاف کے ساتھ سلطانی و حکومت کرو۔

۲۔ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (اعراف۔ ع ۱۵)

۲۔ بیشک یہ دنیا اللہ ہی کی ہے۔ اس کی حکومت اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

۳۔ إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ (انبیاء۔ ع ۷)

۳۔ یقیناً زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے۔

۴۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم

۴۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے جو ایمان والے ہیں اور جنھوں نے

۱۰- دیکھو عنوان "قوت جسمانی" ۱

۱۱- وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

(الحجرات - ع ۱)

۱۱- اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم جنگ کریں تو اُن کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو تم اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے۔ اور جب رجوع ہو جائے تو دونوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دو۔ انصاف کا خیال رکھو یقیناً اللہ انصاف والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۲- دیکھو عنوان "بجلیے کو تیا"

فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

(محمد۔ ع ۱)

گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب اچھی طرح خونریزی کر چکو تب مضبوطی سے گرفتار کرو۔ اس کے بعد یا تو ان پر یہ احسان کرو کہ ان کو بلا معاوضہ چھوڑ دو یا معاوضہ لے کر چھوڑ دو کہ لڑنے والے اپنے ہتیار ڈال دیں۔

۷۔ دیکھو عنوان "قصاص"، "انتقام" اور "خونِ ناحق"

۸۔ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ۔

(محمد۔ ع ۴)

۸۔ اگر تم قوانین الٰہی سے منہ پھیر لوگے تو اللہ تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لے آئیگا جو تم جیسی نہ ہوگی۔

۹۔ دیکھو "دنیا و آخرت کی خوش حالی" ۴

إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ط وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا ط قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ
لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ
اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ
يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط
قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط وَاللّٰهُ
يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ط
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

گھروں سے نکالے گئے، اور
بال بچوں سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔
پھر جب اُن کو جنگ کا حکم دیا گیا، تو
ایک قلیل تعداد کے سوا سب پھر گئے!
(حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ظالم اور نافرمان
لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔
اُن کے نبی نے کہا کہ اللہ نے
طالوت کو بحیثیت بادشاہ مقرر کردیا ہے
اُنہوں نے کہا (واہ!) یہ کیونکر
ہوسکتا ہے کہ وہ ہم پر بادشاہ ہو
جبکہ بادشاہی کے حق دار اُس سے
زیادہ ہم ہیں۔ اور (دوسرے
یہ کہ) اُسے مال ودولت کی فراخی

۱۳- دیکھو عنوان ”دشمن سے برتاؤ“

۱۴- دیکھو عنوان ”قوموں سے دوستی و دشمنی“

۱۵- اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

۱۵ کیا تو نے بنی اسرائیل کی اُس جماعت (کے واقعہ) پر غور نہیں کیا جو موسیٰ کے بعد ہوئی ؟ جب اُس جماعت کے لوگوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک سردار مقرر کردو ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے۔ نبی نے کہا اگر تمہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو شاید تم نہ لڑو۔ کہا (واہ!) ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کریں گے۔ ایسی صورت میں جبکہ ہم اپنے

استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

(۴) حکومت اور سرداری کی اہلیت جس میں ہوتی ہے، اللہ اسی کو عطا فرماتا ہے۔

(۵) حکومت اور سرداری کے لئے مال و دولت کی فراوانی ضروری نہیں۔ اور نہ نسل و خاندان کو ترجیح ہے۔

(۶) حکومت اور سرداری کے لئے صرف دو ہی چیزیں ضروری ہیں

(ا) علم۔ یعنی دل و دماغ کی صحت و قوت۔ جس سے مراد اخلاق کی پاکیزگی اور قوائے عقلیہ کی پختگی ہے۔

(ب) جسم۔ یعنی جسمانی صحت و طاقت۔

(۷) حاکم اور سردار کا جب احکامِ الٰہی کے لحاظ سے بلا امتیازِ قومیت و نسل و خاندان انتخاب ہو جائے تو اس کی اطاعت سب پر فرض ہے۔

(البقرہ - ع ۳۲)

بھی نہیں + بنی نے کہا، اللہ نے طالوت

کو تم پر ترجیح دی اور برگزیدہ کیا ہے۔

اور علم و جسم دونوں باتوں میں خوب

وسعت دی ہے اور حقیقت یہ ہی

کہ اللہ جسے چاہتا ہی بادشاہی عطا

فرماتا ہی۔ وہ بہت بڑی وسعت و قدرت

رکھتا ہی۔ اور اُسکا علم بھی بہت وسیع ہے

اشارات:۔ اس "بیان" سے مندرجۂ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) عمل، ایثار اور قربانی کا جذبہ کبھی کبھی کسی قوم میں پیدا ہو جاتا ہے،
مگر عملی ثبوت کا جب وقت آتا ہے تو بہت کم ثابت قدم رہتے ہیں۔

(۲) انسان کو چاہئے کہ اپنے ہنگامی جذبہ سے متاثر ہو کر زبان سے
کوئی ایسی بات نہ کہے جس پر آیندہ عمل نہ کر سکے۔

(۳) اپنے سردار کے سامنے جب کسی بات کا عہد کر لے تو اُس پر

۲۲- اپنی حفاظت

۱- لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ط (البقرہ - ع ۲۴)

۱- تم اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

۲- لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ (النساء - ع ۵)

۲- تم اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔

۳- خُذُوْا حِذْرَكُمْ (النساء، ع ۱۵)

۳- اپنی حفاظت اور ہوشیاری میں رہو۔

۴- دیکھو عنوان "قوت جسمانی" ۱

۵- دیکھو عنوان "قصاص" ۲

۲۳- تحقیقات

۱- اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ

۱- اگر تمہارے پاس ایک شریر آدمی کوئی

۲۱۔ مشورہ

۱۔ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ؁

(آل عمران - ع ۱۷)

۱۔ اُن سے (مسلمانوں سے) خاص خاص امر میں مشورہ کر۔ اور اس کے بعد جب عزم کر لے تو اللہ پر توکل کر کے اقدام کر، اللہ توکل والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۔ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

(شوریٰ - ع ۴)

۲۔ اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا حکم مانا، نماز کی پابندی کی، اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کئے اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے نیک کاموں میں خرچ کرتے رہے (انہی کے لئے بہتری ہے)۔

الْمُقْسِطِیْنَ (الممتحنہ - ع۲)

۲- اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰۤی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(الممتحنہ - ع۲)

۳- دیکھو عنوان "مذاہب عالم"

نہیں نکالتے - اللہ انصاف کرنے والے کو تو بہت پسند کرتا ہے -

۲- اللہ تو صرف اُن لوگوں سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے اسلام کے معاملہ میں جنگ کی ہو، تم کو گھروں سے نکالا ہو، اور تمہارے نکالنے میں کسی کی مدد کی ہو، تم میں سے جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا وہ ظالموں میں شمار کیا جائے گا -

بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (الحجرات - ع ۱)	خبر لائے تو اُس کی تحقیقات کرو۔ تاکہ ایسا نہ ہو نادانستہ کسی قوم کو ضرر پہنچا دو اور بعد میں ندامت اُٹھانی پڑے۔
۲- يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ (الرحمٰن - ع ۲)	۲- اکثر مجرم اپنے قیافہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

۲۴- قوموں سے دوستی و دشمنی

۱- لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	۱- اللہ تم کو اُن لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے اسلام کے معاملہ میں جنگ نہیں کرتے۔ اور تم کو گھروں سے

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط (النّور - ع۲)	لئے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

۲۶۔ قصاص

۱۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰیؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰیؕ فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍؕ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ	۱۔ اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص (یعنی بدلہ لینا) فرض کیا گیا ہے۔ آزاد آدمی کو آزاد کے بدلے، غلام کو غلام کے عوض اور عورت کو عورت کے بدلے (قتل کرو)۔ اور اگر قاتل کو جو (عالمگیر رشتۂ انسانی کے اعتبار سے) مقتول کا بھائی ہے معافی مل جائے۔ تو اس صورت میں خوش اخلاقی اور نرمی کی

۲۵۔ فتنہ و فساد

۱۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ۔ ع ۲۴)	۱۔ فتنہ و فساد خوں ریزی سے زیادہ سخت ہے۔
۲۔ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ۔ ع ۲۷)	۲۔ فتنہ و فساد خونریزی سے بڑا گناہ ہے۔
۳۔ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۔ (الاعراف۔ ع ۷)	۳۔ زمین پر امن و امان کے بعد فساد نہ پیدا کرو۔
۴۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (یونس۔ ع ۸)	۴۔ اللہ فساد برپا کرنے والوں کے کام درست نہیں کرتا۔
۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	۵۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیل جائے بیشک اُن کے

۲- وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

۲- اے علم و عقل والو! قصاص میں تمہاری زندگی ہے۔ تاکہ تم برائیوں سے بچو۔

قصاص میں ایک جان کے بدلے، دوسرے کی جان لینے یعنی قاتل کو قتل کردینے کا حکم ہے۔ یا باہمی رضامندی سے خوں بہا کا حکم ہے۔ اس سے مقصود زندگی کی حفاظت ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں بدامنی اور فساد ہو جائے اور طاقتور کمزوروں کو پامال کردیں (دیکھو آیت ۱)

۲۷- خونِ ناحق

۱- مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (النساء - ع ۱۳)

۱- جو کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر (ناحق) جان سے مار یگا۔ اسکی سزا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اس نے اسکے لئے بڑا عذاب تیار کر

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(بقرہ - ع ۲۲)

اتباع کی جائے۔ اور (مقتولوں کا خون بہا اس کے وارث کو) خوش معاملگی سے ادا کر دیا جائے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک قسم کی رعایت اور نرمی ہے۔ اسکے بعد بھی جو یادتی کریگا اسکے لئے بہت دردناک عذاب ہے۔

اشارات: - (۱) چھوٹے، بڑے، غریب، امیر اور شریف و ذلیل، انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ اس لئے قصاص میں یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دولتمند طاقتور اور بڑے خاندان کا آدمی کسی کو قتل کر دے اور اپنے بدلے قصاص کے لئے کسی اور کو دیدے۔ وہی قتل کیا جائیگا جس نے قتل کیا ہے۔ جان بخشی کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ مقتول کے ورثاء کو خون بہا پر راضی کر لے۔

(۲) کیا مساوات کی اس سے بہتر تعلیم ہو سکتی ہے؟

(النساء - ع ۱۲) لگاتار دو مہینے روزہ رکھے (دیکھو اشارہ ذیل)

۳۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط (مائدہ - ع)

۳۔ جو کسی شخص کو بغیر کسی کو قتل کئے یا بغیر فسادِ ملک قتل کرے، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔ اور جس نے کسی کی جان بچالی، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔

اشارہ:۔ دنیا کے تمام انسان ایک ہی کُنبہ کے افراد ہیں۔ ہر فردِ نوعِ انسانی کے تمام افراد کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ پس جس فرد نے کسی شخص کو ناحق قتل کیا گویا اس نے سلسلۂ نوعِ انسانی میں مسلسل فساد و خونریزی کی بنیاد ڈال دی، جس کا نتیجہ عام تباہی و ہلاکت ہے۔ تاریخ میں ہزاروں واقعات ملتے ہیں، کہ ایک ہی شخص کے ناحق قتل سے خوں ریزی کا بازار گرم ہو گیا، ہزاروں لاکھوں

رکھا ہے۔

۲ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ۔

۲۔ جو کسی مومن کو غلطی سے مار ڈالے وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارث کو خون بہا دے لیکن وہ معاف کر دیں تو اور بات ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے، اگر مومن ہے تو ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو جس کے ساتھ صلح کا پیغام ہو چکا ہو تو مقتول کے وارثوں کو خون بہا دو اور ایک مسلمان غلام آزاد کرو۔ جسے غلام میسر نہ ہو وہ (اس کے عوض)

دونوں عنوانوں کو غور سے پڑھو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ:۔

(۱) قرآن پاک دو حالتوں کے سوا کسی کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیتا۔

(۱) جنگ یا جہاد میں یا (۲) قاتل کو قتل کے بدلے، قصاص کے طور پر

(۲) جن بادشاہوں نے (خواہ وہ کسی ملک، قوم اور مذہب کے ہوں) اپنے اغراضِ نفسانی کی ماتحت آپس میں معرکۂ قتال گرم کرکے لاکھوں کا خون بہایا ہے۔ خیال کرو اُن کی کیا حیثیت ہونی چاہئے۔

۲۸۔ انتقام

۱۔ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ٥ (نحل۔ ع ۱۶)

۱۔ اگر تم بدلا لو تو اتنا ہی لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر تم صبر کروگے تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہت اچھی بات ہے۔

جانیں ضائع ہوئیں۔ نفاق و شقاق کی خلیج پیدا ہو گئی۔ اور وطنیت و قومیت امارت و محکومیت نے اس عالمگیر قبیلۂ انسانی کو متفرق و منتشر کر کے روئے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا۔

اس کے خلاف ایسے بھی واقعات ملتے ہیں کہ ظالم اور سفاک کے پنجہ سے کسی ایک فرد کو بچا دینے سے خلقت میں امن و اطمینان ہو گیا۔ اور لاکھوں کی جانیں بچ گئیں۔

۴۔ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط (انعام۔ ع ۱۸)	۴۔ کسی کی جان نہ مارو، جس کو خدا نے حرام کر دیا ہے مگر ہاں حق کی بنا پر۔

اشارہ ۔ نشان ۲ کو عنوان "قصاص" کے نشان ۱ سے تعلق نہیں۔

یہاں غلطی سے اور نادانستہ کسی کو قتل کر دینے کا ذکر ہے۔

اور وہاں دیدہ و دانستہ ناحق مار ڈالنے کا بیان ہے۔

۵۔ دیکھو عنوان "قصاص"

۳۔ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ط

(عنکبوت - ع۱)

۳۔ جو جدوجہد کرتا ہے وہ صرف اپنی ہی ذات کے لئے کرتا ہے۔

۴۔ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط

(عنکبوت - ع۷)

۴۔ جو لوگ ہمارے احکام کی تعمیل میں محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں، ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے (یعنی فلاح و کامیابی کے طریقے انکو سُجھا دیں گے)

۵۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا م بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥

(الطور - ع۱)

۵۔ جو کچھ کام تم کرتے تھے اب اس کے عوض میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔

۶۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

(النجم - ع۳)

۶ انسان کو صرف وہی ملے گا جس کے لئے وہ جدوجہد،

۲- دیکھو عنوان "سیاست" ۱

۳- دیکھو عنوان "خون ناحق"

۴- دیکھو عنوان "جیسے کو تیسا" (۳)

۲۹- جہاد۔ محنت و مشقت

۱- اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ (توبہ۔ ع۳)

۱- کیا حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد تعمیر کرنا برابر ہے اللہ اور آخرت پر یقین کرنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے؟ نہیں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔

۲- جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج۔ ع۱۰)

۲- اللہ کی خوشنودی کے لئے خوب محنت و مشقت کرو۔

تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞	بھلی معلوم ہو مگر تمہارے لئے بُری ہو ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

۳۰۔ جیسے کو تیسا

۱۔ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (توبہ۔ ع ۱)	۱۔ جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں تم بھی ان کے لئے سیدھے رہو۔
۲۔ دیکھو عنوان "دشمن سے برتاؤ"	
۳۔ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص	۳۔ جو کوئی تم پر زیادتی کرے، تو تم بھی اُسی کی طرح اور اتنا ہی اس کے ساتھ معاملہ کرو۔ مگر اس حالت

کرے گا۔

۷۔ دیکھو عنوان "دنیا و آخرت کی خوش حالی" (۵)

۸۔ دیکھو موت اور کامیابی کے عنوان

۹۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(التوبہ - ع ۶)

۹۔ نکل چلو! تھوڑا سامان لے کر یا بہت سا لے کر اور اللہ کی فرمائے ہوئے طریق میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ دار ہو۔

۱۰۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ

۱۰۔ جنگ (جہاد) تم پر فرض کی گئی ہے گو وہ تم کو ناگوار ہے۔ ممکن ہے ایک چیز تم کو ناپسند ہو مگر تمہارے لئے بہتر ہو، اور ایک چیز تمہیں

۳۲-الٰ- اِسترحام

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا - اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اے ہماری تربیت کرنے والے مالک! اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو، تو اس پر گرفت نہ کر۔ اے ہمارے آقا! ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے پہلے والوں پر تو نے رکھا۔ اے ہمارے رب! جس بات کی ہم میں طاقت نہ ہو اس کی ذمہ داری ہم پر نہ رکھ۔ ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں کافروں کے مقابلہ میں غالب رکھ۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (البقرہ - ع)

میں خاص طور پر اللہ سے ڈرو (کہ تمہاری طرف سے کہیں زیادتی اور بے انصافی نہ ہو جائے) اور یاد رکھو اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے

۴- اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ (بنی اسرائیل - ع)

۴ اگر تم (اپنے قول و عمل سے) پھرے تو ہم بھی پھر جائیں گے۔

اشارہ:- یعنی اگر تم نے ہمارے احکام سے سرتابی کی تو ہم بھی سزا دیں گے۔

۳۱- بُرائی کا دفیعہ

۱- اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ ط (المومنون - ع)

۱- برائی کا دفیعہ ایسے طریقہ سے کرو جو احسن ہو۔

۲- دیکھو عنوان "دشمن سے برتاؤ"

ناشر :- محمد خلیل زمیندار۔ نیر پر سونپت۔ ضلع یوت محل
طابع :- منشی عبدالعزیز خاں، منیجر عزیزی پریس آگرہ